نواب صدیق حسن خاں بھوپالی رح

کی

معرکۃ الآراء تصنیف

الداء والدواء

باہتمام :-

منیجر: محمد سعید "مکتبۃ التوحید"

غفار منزل ایکس ٹینشن جامعہ نگر اوکھلا نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

تقسیم کار:

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز جامع مسجد دہلی ۶

بسم الله أرقيك والله يشفيك من كل داء يؤذيك

لله الحمد والمنة کہ درین زمان سعادت و برکت اقتران رسالہ نافعہ مؤلفہ
عالم فاضل عامل کامل جناب مولوی سید محمد صدیق حسن صاحب مغفور مسمی بہ

الداء والدواء

زیر اہتمام
منیجر محمد سعید، مکتبۃ التوحید غفار منزل اکیٹنشن جاگر نئی دہلی ۲۵
تقسیم کار: مسجد اہلحدیث نمبر ۲۲۴۲ عقب جی بی روڈ دہلی ۶
ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز جامع مسجد دہلی ۶



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَا اَنْزَلَ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْقَائِلِ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ لِاَرْضِ الْاِیْمَانِ سَمَاءٌ **امابعد** اس مختصر تحریر میں بعض ادعیہ ماثورہ و اعمال صحیحہ کا ذکر کیا جاتا ہے جنکا تعلق عوارض و آفات سے حیات میں تا ممات ہے مجھکو اپنے مشائخ حدیث و علماء دین سے انکی اجازت حاصل ہے یہ وہ احوال ہیں جو صغار و کبار بنی آدم کو اکثر عارض ہوتے رہتے ہیں اور وہ اسقام ہیں جنسے عافیت کمتر حاصل ہوتی ہے اللہ تعالی نے جسطرح ہر مرض کیلیے ایک دارو نازل کی ہے اسیطرح ہر بیماری کے لیے ایک دعا بھی اتاری ہے دفع امراض و آلام و اوجاع و اسقام کے لیے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں دوا یا دعا سو کتب حدیث شریف میں طب نبوی مذکور ہے لیکن لوگ اپنی بے شعوری و ضعف ایمان کی وجہ سے اسپر عمل نہیں کرتے ہیں اطباء کی طرف رجوع لاتے ہیں طب ایمانی کو چھوڑ کر طب یونانی میں گرتے ہیں اسی لیے انکو تجربہ اسکے نفع کا نہیں ہے لیکن دعا کی طرف اکثر خلق کا اعتماد ہوتا ہے

از طرفِ خاکسار فقیر محمد اسحاق | **گذارش** | وفقہ اللہ لاحسن الاعمال و الاوفاق

بزرگان اہل علم و عمل و علمای صاحب بصیرت و ادراک کی خدمت میں گذارش ہی کہ اعلی حضرت
جناب مولوی سید محمد صدیق حسن خان صاحب جنت آشیان نی یہ رسالہ **الداء والدواء**
نہایت عمدہ و جامع تالیف فرمایا اسکی دعائیں اور تعالیق و تعاویذ بلاشک و شبہہ تیر بہدف
ہیں۔ الحق کہ اکثر علمای ذوی العقول کی کتب معتبرہ سی ان دعاؤں کو اخذ فرمایا ہی۔ کسی
مسلمان کو ان اعمال پر عمل کرنے میں نہ دقت و دشواری ہی نہ حجت اسلیے کہ تمام ترکیبیں
کلام مجید و سنت نبوی سے اخذ کی گئیں اور اکثر مسلمان قرآن مجید تو پڑھے ہی ہوتی ہیں
لہذا کچھ دشواری بھی نہیں۔ جناب مرحوم نے جیسا کہ خود آخر کتاب میں تحریر فرمایا ہی۔ جناب
مولوی محمد یعقوب صاحب مغفور مہاجر مکہ معظمہ سی اور دیگر مشائخ و علما سی اجازت ان اعمال کی
حاصل فرمائی تھی اور یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ اکثر انہیں خود انکے تجربہ کیے ہوئے ہیں۔ اگرچہ
وقت تالیف کے حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے اعمال کی اجازت اپنی اولاد
و احفاد کو دی تھی اور یہی آخر کتاب میں تحریر بھی فرمایا تھا۔ مگر طبع کتاب کے بعد ایک موقع
پر اس خاکسار کو بھی بکمال شفقت اجازتِ خاص عنایت فرمائی تھی چونکہ اس کتاب کو چھپے
ہوے ۲۴ برس گذر گئے اور اب اسکی نسخے بہت کمیاب ہیں اسلیے خاکسار نے نظر بہ اجازتِ خاصہ
و نفع عام اس رسالۂ نافعہ کو بصرفِ زر کثیر و اہتمام و اقتضای طبع بار دگر چھپوایا ہی اور تمام مؤمنین
و مؤمنات کو اجازتِ عامہ دیتا ہوں اللہ تعالی شافی مطلق و مؤثر برحق اسکی تاثیرات سی سب کو محفوظ فی

فہرست مقاصد کتاب الداء والدواء

وقت لحوق عوارض کے اطفال وغیرہم کو گنڈے تعویذ وغیرہا تلاش کرتے پھرتے ہیں اور کوئی جاہل فقیر یا عابد بے علم انکو ایسی دعا بتا دیتا ہے جو ماثور نہیں ہی یا اسمیں شرک ہوتا ہی سو ہر چند اعلی درجہ کا احسان یہ ہی کہ انسان رقیہ نہ کرے اور نہ کرائے کیونکہ اسپر وعدہ دخول جنت کا بلا حساب حدیث صحیح میں آیا ہے لیکن اکثر خلق متوکل علی اللہ نہیں ہوتی ہی اسلیے شارع نے رقیہ کو جائز رکھا ہے مگر اس شرط سے کہ آیت یا حدیث سے ہو اور عربی زبان میں مفہوم المعنی ہو و لہذا مشائخ واہل علم نے اس طرح کے رُقے بہم ذکر کیے ہیں اور خلق میں انکا نفع دیکھا گیا ہے میں بھی بچوں کی بیماری میں اکثر ان اعمال کو جو کتاب قول جمیل تالیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں مذکور ہیں استعمال میں لاتا ہوں مجھکو انکی اجازت بھی مولوی محمد یعقوب مرحوم مہاجر مکۂ معظمہ نواسۂ شاہ عبد العزیز دہلوی سے حاصل ہی وقس علی ہذا حضرتؐ نے فرمایا ہے اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَیْہِ اَنْفَعُھُمْ لِعِبَادِہٖ اور ارشاد کیا ہی اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ اور علماء کا اسپر اجماع ہی کہ نوافل علم افضل ہیں نوافل عبادت سی اسلیے کہ نفع علم کا متعدی الی الناس ہوتا ہے اور نفع عبادت کا قاصر علی العابد رہتا ہے بنا بر علی ہذا میںنے اس رسالۂ مختصر میں بعض ادعیہ و رُقے کو جو مجھے پہونچے ہیں اور بعض اعمال کو جو صحیح طور پر علمای ربانیین سے ثابت ہوئے ہیں لکھا ہے تا کہ گھر میں یہ رسالہ موجود رہے اور وقت عوارض و آفات کے بحول اللہ وقوتہ اس سے نفع لیا جاے میں ان اعمال وادعیہ کی اجازت اپنی اہل بیت واولاد واحفاد کو دیتا ہوں لیکن انکو یہ چاہیے کہ براہ سہل انگاری اس تعامل کو لہو ولعب نہ ٹھیرالیں بلکہ ساتھ حسن عقیدت وکمال ادب وحضور دل کے ہر رقیہ و دعا کو اسکے موقع پر موافق ترتیب وقاعدۂ مقررہ کے بلا کم وکاست استعمال میں لائیں ✣

حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج ✣ ز از زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند ✣

پھر اللہ تعالی کو شافی و کاشف سوء و ضر و نافع سمجھیں اور جو گنڈے و تعویذ یا وشمانی نکالی ہیں یا ان کو حروف ابجد یا ہندسے میں لکھا ہے یا انمیں اسماء غیر ابدی سے استعانت لیجاتی ہے یا وہ واسطے کسی ضرر یا امر ناجائز کے مستعمل ہوتے ہیں اس سے محترز رہیں شرجی نے فرمایا ہے جمعت فی ذلك ما نقل عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعن الصحابۃ وعن جماعۃ من العلماء والاولیاء مما جرب وصح بحمد اللہ تعالی والمسئول من اللہ سبحانہ وتعالی ان ینفع بذلك من استعملہ فی طاعۃ اللہ ونفع المسلمین وان یحجب نفعہ عمن استعملہ فی ضر احد من الناس اجمعین انتہی

اس رسالے میں اول ان اعمال کو ذکر کیا ہے جو اللہ و رسول کے کلام میں آئے ہیں پھر علما و مشائخ کے اعمال کا بیان کیا ہے یہ رسالہ ایک مقدمہ پانچ باب اور ایک خاتمہ پر متضمن ہے اور اسکا نام **اَلدَّاءُ وَالدَّوَاءُ** رکھا ہے مرض دو طرح کے ہوتے ہیں ایک قلبی دوسرے قالبی دل کی بیماری اوصاف مہلکات سے ہوتی ہے وہ دس مرض ہیں جیسے حسد و غضب و کبر و حرص و عجب و ریا وغیرہ انکا بیان اور انکے علاج رسالہ لسان العرفان میں مذکور ہیں بدن کی بیماری غالبا اکل و شرب سے ہوتی ہے اسکو شہوت طعام کہتے ہیں اسی کا نتیجہ شہوت فرج بھی ہے اسکا بیان مع علاج کتاب احیاء العلوم میں مرقوم ہے لیکن وہ علاج شرعی ہے اور عرفی علاج ایسے امراض کا وہی جو حشائش و عقاقیر سے اہل طب کیا کرتے ہیں اس جگہ جس علاج کا ذکر ہوگا وہ ادعیہ و اعمال سے ہوگا نہ مجاہدہ و ریاضت و طب سے کہ اس کا محل دوسرا ہے واللہ المستعان

مُقدمہ اس بیان میں کہ دُعا نافع ہوتی ہے اور دُعا کرنے کا حکم شرعاً ثابت ہے

حدیث نعمان بن بشیر میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین

اخرجہ ابن ابی شیبۃ وصححہ الترمذی وابن حبان والحاکم انس کا لفظ نزدیک ترمذی کے رفعا یہ ہے الدعاء مخ العبادۃ آیت و حدیث دونوں دلیل ہیں اس بات پر کہ دعا عین عبادت ہے اور ترک دعا استکبار ہے ابن عمر رفعا کہتے ہیں من فتح لہ فی الدعاء منکم فتحت لہ ابواب الاجابۃ رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی جسکو توفیق دعا کی ملتی ہے اسکے لیے دروازہ اجابت کا کھل جاتا ہے سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر رواہ الترمذی وصححہ ابن حبان دوسرا لفظ یہ ہے لا یرد القدر الا الدعاء الخ یہ دلیل ہے اسپر کہ دعا دافع بلا ہوتی ہے اگرچہ اس بلا کے اترنے کا حکم ہو چکا ہو اس باب میں اور احادیث بھی آئی ہیں آیہ کریمہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب بھی اسی پر دلیل روشن ہے و للہ الحمد عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یغنی حذر من قدر والدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل وان البلاء لینزل فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیامۃ اخرجہ الحاکم والبزار والطبرانی والخطیب معلوم ہوا کہ دعا بھی ایک قدر و قضای الہی ہے اللہ کبھی کسی بندے کے لیے ایک حکم مقید جاری کرتا ہے کہ وہ دعا نہ کریگا لیکن جب بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس بلا کو اس دعا کی وجہ سے دفع کر دیتا ہے دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء اخرجہ الترمذی و ابن حبان واحمد والبخاری فی التاریخ وابن ماجۃ وصححہ الحاکم واقرہ الذہبی وجہ مکرم ہونے دعا کی یہ ہے کہ دعا دلیل ہے اللہ کی قدرت اور بندے کے عجز پر یا اس لیے کہ دعا مغز عبادت اور عین عبادت ہے اسی لیے اللہ تعالی اس کا اکرام کرتا ہے حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعا آیا ہے من لم یسأل اللہ یغضب علیہ رواہ الترمذی وفی روایۃ من لم یدع اللہ غضب علیہ رواہ ابن ابی شیبۃ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ پکارنا بندے کا اپنے رب کو اہم واجبات و

اعظم مفروضات سے ہے کیونکہ واجب ہونے میں تجنب کی غضب خدا کی کسی کا خلاف نہیں
ہے آیات کتاب اللہ بھی اسی پر دلیل ہیں ادعونی استجب لکم امن یجیب المضطر اذا دعاہ
ویکشف السوء واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان
شوکانی نے فرمایا ہے فان ھذا التعلیل بالقریبۃ الوعد بعدہ بالاجابۃ یقطع کل معذرۃ
ویدفع کل تعلۃ انتہی حدیث انس میں فرمایا ہے لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک مع الدعاء احد
اخرجہ ابن حبان وصححہ والحاکم والضیاء فی المختارۃ اسمیں نہی ہے ترک دعا کی اور بشارت
ہے اس بات کی کہ ہمراہ دعا کے کوئی ہلاک نہیں ہوتا ہے پھر حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے
جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اسکی دعا وقت سختی وکرب کی قبول کرے تو وہ حالت رخا میں
بہت دعا کیا کرے رواہ الترمذی اکثر لوگ مصیبت کے وقت تو دعا کیا کرتے ہیں اور حالت
امن وصحت ورفاہیت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں اسلیے انکی دعا جلد قبول نہیں ہوتی حدیث
ابو ہریرہ میں دعا کو سلاح مومن وستون دین ونور آسمان وزمین فرمایا ہے رواہ الحاکم دعا
کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جسطرح ہتھیار سے مقابلہ دشمن کا کرتے ہیں اسی طرح دعا
سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے پھر تیسری حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنا
مونھ سامنے اللہ کے واسطے دعا کے استادہ نہیں کرتا لیکن اللہ اسکا سوال پورا کرتا ہے یا تو
تعجیل کرتا ہے یا اسکے لیے ذخیرہ کر رکھتا ہے رواہ احمد بہرحال اثر دعا کا ضائع نہیں جاتا خواہ
یہاں قبول ہو یا آخرت میں ذخیرہ ہو وللہ الحمد **ف** یہ بیان دعا کا تمام ہوا رقیہ سو جابر کہتے
ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ
رواہ مسلم یہ حدیث اگرچہ خاص حق میں رقیہ کژدم کے آئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے
نہ خصوص سبب کا اور حدیث عوف بن مالک اشجعی میں فرمایا ہے لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک

رواہ مسلم اور نظر کا عمل خود حدیث ابن عباس میں نزدیک مسلم کے آیا ہے مگر ابن مسعود نے
کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک رواہ ابو داؤد مراد اس سے
وہ رقیہ وتمیمہ ہے جسمیں شرک ہو تمیمہ کہتے ہیں تعلیق خرزات کو بچے کے گلے میں واسطے دفع نظر
وغیرہ کے پھر ہر تعویذ کو تمیمہ کہنے لگے مجازاً تولہ ایک نوع ہے سحر کی جس سے درمیان بی بی و
میاں کے محبت پیدا ہو اسی طرح حدیث جابر میں نشرہ کو عمل شیطان فرمایا ہے رواہ ابو داؤد
حاصل یہ ہے کہ جو رقی جاہلیت واہل کفر وشرک کے ہیں وہ ممنوع ومنہی عنہ ہیں اون کا ذکر
کتاب دعایۃ الایمان میں کیا گیا ہے اور جو رقی اسلام کے ہیں اور قرآن وحدیث
صحیح سے ثابت ہیں یا علماء اہل توحید سے ماثور ہیں اور انمیں استعانت بغیر اللہ نہیں
ہے وہ بلاشک جائز ہیں خود حضرت نے اس طرح کا رقیہ حسنین علیہما السلام کے لیے کیا
تھا اور سب سے بہتر رقیہ قرارت سورۂ فاتحہ واخلاص ومعوذتین ہے تفصیل اس مسئلے
کی ہمنے کتاب دلیل الطالب میں لکھی ہے شرجی نے فائدہ ہشتاد وہشتم میں کچھ اوفاق
اسمائے الٰہی کے بھی حروف مقطعہ وہندسہ میں ذکر کیے ہیں اس نظر سے کہ وہ اسمائے الٰہی
ہیں انکا نفع یقینی ہے لیکن اس وجہ سے کہ یہ طریقہ کتب سنت میں نہیں آیا ہے اور بعض اوفاق کا
تعلق طوالعات کواکب سبعہ سے بیان کیا ہے اسلیے ترک انکا فعل سے افضل ہے تاکہ علم نجوم کے
لوث سے طہارت حاصل رہے یہی حکم خطوط رمل کا ہے اور انتساب جفر کا طرف اہل بیت
رسالت کے صحت کو نہیں پہنچا الحاصل جو علم ایسا ہے کہ اخذ اسکا مشکوۃ نبوت سے نہیں
ہے اس سے گو دنیا میں نفع متصور ہو لیکن درحقیقت وہ ضرر محض ہے اعمال آیات واحادیث
میں اللہ پر توکل اور اللہ سے استعانت ہوتی ہے اور رمل وجفر ونجوم میں غیر اللہ پر توکل ہوتا
ہے اور مدارک غیوب سے مدد لیجاتی ہے خالی ہونا ان اشیا کا انواع شرک جلی یا خفی سے

شکل ہو ایمان سی چیز کو اشتباہ میں ڈالنا کوئی عقل نہیں ہی بلکہ المؤمنون وقافون عند الشبہات

باب اول بیان میں فوائد تلاوت قرآن کریم اور بعض سور و آیات فرقان عظیم کی

شیخ احمد شرجی حنفی یمنی رحمہ نے کتاب الفوائد فی الصلوٰۃ والعوائد میں لکھا ہے اسمیں شک نہیں ہے

کہ تلاوت قرآن شریف کی بہت سی عبادات سی افضل ہی ترمذی نی ابن مسعود سی رفعًا روایت

کیا ہی مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حرف ولکن الف

حرف ولام حرف ومیم حرف مراد حرف سی اس جگہ حرف بسیط منفرد ہی نہ کلمہ وھذا اجر کبیر

وثواب عظیم وللہ الحمد ابن عباس نی کہا ہے تم قرآن پڑھا کرو جس دل نی قرآن یاد کر لیا اسکو

عذاب نہ ہوگا۔ اور صحابہ قرآن کا مصحف میں پڑھنا دوست رکھتے تھے اسلیے کہ اسمیں نظر کی

عبادت زیادہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ ہر دن قرآن میں نظر کرتے اور کہتے یہ کتاب ہے

میرے رب کی بندے کو ضرور ہے کہ جب اسکے پاس کتاب اسکے سید کی آئے تو ہر دن

اسمیں نظر کرے اور جس بات کا حکم ہوا اسکو بجا لائے اور جس بات کو منع کیا ہو اس سی

بچے امام ابن ابی الضیف نی کتاب بلغۃ المسافر میں کہا ہی عبادات میں سی اتنا ہی کافی ہے

کہ قرآن کی تلاوت کرے اور سات بار حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيْمِ صبح وشام کہہ لیا کرے اسلیے کہ جو عبادت اسکے سوا ہے اسمیں حضور قلب شرط ہی اور

تلاوت قرآن کے بارے میں یوں آیا ہے کہ یہ اعظم قرب ہے فہم کے ساتھ ہو یا بے فہم

اور جو کوئی حسبی اللہ کہتا ہے اللہ اسکی فکر کو دور کر دیتا ہے صادق ہو یا کاذب بعض علماء

نے حضرت کو خواب میں دیکھا پوچھا قرآن خواں کو کتنا ثواب ملتا ہے۔ بہت سی چیزیں دنیا

و آخرت کی گن کر بتائیں کہا ساتھ حضور قلب کے یا بے حضور فرمایا بفہم او بغیر فہم حدیث

ابو سعید میں آیا ہے جسکو مشغول کیا قرآن نی میرے ذکر و سوال سی میں دونگا اسکو بہتر اس سے

جو سائلین کو دونگا اور بزرگی اللہ کے کلام کی ساری کلام پر ایسی ہی جیسی بزرگی اللہ کی

ساری خلق پر رواہ الترمذی انتھی کلام الشرجی رح ابو امامہ باہلی رفعًا کہتے ہیں تم قرآن پڑھا کرو

کہ وہ دن قیامت کے اپنے لوگوں کا شفیع ہو کر آئیگا اخرجہ مسلم یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر

کہ قرآن کریم شافع اصحاب قرآن ہوگا مراد اصحاب سی وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف پڑھا کرتے ہیں

صحاح ستہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سی مرفوعًا روایت ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ وسیاتی بیانہ انشاء اللہ تعالیٰ

فضل بسملہ

حدیث ابو ہریرہ میں رفعًا آیا ہے كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَجْذَمُ رواہ ابو داود

والنسائی وابن ماجۃ علما نے کہا ہے اے مقطوع البرکۃ اور یہ بھی آیا ہی کہ جس دعا کی اول میں

بسم اللہ ہوتی ہے وہ دعا پھیری نہیں جاتی علی مرتضی نے ایک شخص کو بسم اللہ لکھتے ہوے

دیکھا تھا کہا جَوِّدْهَا فان رجلا جودها فغفر لہ یعنی اسکو خوب بنا کر لکھ ایک شخص نی اسکو خوب

بنا کر لکھا تھا وہ بخشدیا گیا ابن عباس نے کہا ہے لوگ ایک آیت کتاب اللہ سی غافل ہیں حالانکہ

وہ سوا حضرت کے کسی اور پر نہیں اتری مگر سلیمان علیہ السلام پر ابن مسعود نی کہا ہی جو شخص

چاہے کہ وہ زبانیہ دوزخ سی نجات پائے وہ بسم اللہ پڑھے ہر حرف کی عوض ایک زبانیہ سی نجات پائیگا

حکایت قیصر روم نے عمر بن خطاب کو لکھا تھا مجھکو درد سر رہا کرتا ہے تھمتا نہیں کوئی دوا

بھیجدو عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ اسکو بھیجی وہ جب سر پر رکھتا تو درد تھم جاتا جب اتار لیتا

تو پھر ہونے لگتا اسکو تعجب ہوا دیکھا تو کلاہ میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا تھا نہ اور کچھ اسنے

کہا ما اکرم ھذا الدین واعزہ شفانی اللہ بآیۃ واحدۃ منہ پھر وہ سچا پکا مسلمان ہو گیا

حکایت خالد بن ولید نے ایک قلعہ کفار کا محاصرہ کیا تھا اہل حصن نے کہا تمکو یہ اعتقاد

ہے کہ دین اسلام حق ہے بھلا ہمکو کوئی نشانی دکھاؤ کہ ہم مسلمان ہو جائیں کہا اچھا تم میرے

پاس سم قاتل لاؤ وہ ایک پیالے میں زہر لائے انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور اسکو پی گئے کچھ اثر نہوا صحیح سالم کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے کہا بیشک یہ دین حق ہے سب کے سب اسلام لے آئے **حکایت** بشر حافی رح نے ایک پرچہ کاغذ پر بسم اللہ لکھی ہوئی زمین پر پڑی پائی اسکو اٹھا لیا انکے پاس سوا دو درہم کے کچھ نہ تھا خوشبو خرید کرکے اس پرچہ کاغذ کو مطیب کیا خواب میں حق سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھا فرمایا یا بشر طیبت اسمی لاطیبن اسمك فی الدنیا والاخرۃ شیخ احمد بونی رح نے لطائف الاشارات میں لکھا ہے اِنَّ شَجَرَةَ الوُجودِ تفرعت عَن بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ وان العوالم كُلَّهَا قائمة بها جُملةً وتفصيلاً فلذلك من اكثر من ذكرها رزقه الله الهيبة عند العالم العلوى والسفلى ومن علم ما اودع فيها من الاسرار واكتتبها لم يحترق بالنار انتهى **حکایت** ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ جو کوئی ساری بسم اللہ چھ سو پچیس بار لکھکر اپنے ساتھ رکھیگا اللہ اسکو ہیبت عظیم دیگا کوئی شخص اسکو ستا نہ سکیگا باذن اللہ تعالیٰ شرجی کہتے ہیں وجربت ذلك وصح والله الحمد میں کہتا ہوں دارقطنی نے ابن عمر سے رفعا روایت کیا ہے کان جبریل اذا جاءنی بالوحی اول ما یلقی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ دلیل ہے اس بات پر کہ بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن پاک کی بلکہ ہر سورت قرآن کی عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت سے حال بسملہ کا پوچھا تھا فرمایا هو اسم من اسماء الله وما بينه وبين اسم الله الاكبر الا كما بين سواد العين وبياضها من القرب رواه ابن ابی حاتم والحاکم والبیہقی وابوذر الهروی والخطیب البغدادی عن ابن عباس شعبی نے بسملہ کو اسم اعظم الٰہی کہا ہے بخاری کا لفظ جابر سے یہ ہے اسم الله الاعظم هو الله الا ترى انه فی جمیع القرآن یبدأ به قبل کل اسم علی مرتضیٰ رفعا کہتے ہیں اذا وقعت فی ورطة فقل بسم الله الخ

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فان الله تعالى يصرف بها ما يشاء من انواع البلايا رواه ابن السنی والسیوطی فی الدر المنثور عن ابن عباس نجوم مطلق ۱۲

فضل سورۂ فاتحہ

اس سورت میں جو فوائد ومنافع ہیں انکا حصر کرنا ممکن نہیں ہے صحیحین میں آیا ہے وما يدريك انها رقية ایک جماعت اہل علم نے اسکے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کیے ہیں جو شخص اسکی قرارت پر مداومت رکھتا ہے وہ عجائب دیکھتا ہے ہر امید پاتا ہے ابو سعید بن المعلی رفعا کہتے ہیں اَلفاتحۃ اعظم سُورۃ من القرآن هي السبع المثانى والقرآن العظيم رواه البخاری یہ تصریح ہے جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے بڑی سورت قرآن میں یہی فاتحہ ہے اب کسی اور سورت کو مثل فاتحہ کے عظیم میں کہنا زیبا نہیں ہے اس دلیل سے کہ فلاں سورت کے پڑھنے کا ثواب عظیم ہے کیونکہ ثواب اور شے ہے اور عظم منصوص جو اس سورت کے لیے ہے وہ اور شے ہے اسکا ثواب بقیہ سورتوں سے اعظم تر ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھکو فاتحہ زیر عرش سے دیگئی ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی سورۂ بقرہ ذکر اول سے اور طٰہٰ وطواسین وحوامیم الواح موسیٰ علیہ السلام سے دیئے گئے ہیں اور یہ خاص عرش کے نیچے سے آئی ہے یہ دلیل روشن ہے شرف پر اس سورت کے یہ مزیت دوسری سورت کو نہیں ہے حدیث انس میں اسکو افضل قرآن فرمایا ہے رواہ ابن حبان والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اہل علم نے اس سورت کے تیس نام ذکر کیے ہیں یہ دلیل ہے کمال شرف پر

رقیۂ درد چشم وغیرہ بسورۂ فاتحہ

درمیان سنت صبح وفرض صبح کے اکتالیس بار فاتحہ کا درد چشم پر پڑھنا فی الفور باذن خدا صحت بخشتا ہے بلکہ کچھ درد چشم پر منحصر نہیں ہے اور اوجاع کو بھی نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ شرجی

کہتے ہیں وقد جربت ذلك مرارًا وصح والحمد لله والشان كله في حسن الظن بالوجيع والعازم اسی طرح اکتالیس بار پڑھنا اسکاحق میں مسافر کے واسطے سلامت پھرنے کے مجرب ہے اسی طرح اگر کوئی شخص مقید اسکو ایک سو گیارہ بار پڑھکر ہر دس بار کے بعد قید پر پھونکیگا تو وہ قید اس سے جدا ہو جائیگی باذن اللہ تعالی وقد جربه من كان مقيدًا وعليه ترسيم فانفك القيد وخرج ونجى من غير تعب بلطف الله وبركة هذه السورة فقیہ صالح بن محمد نے کہا ہے جسکو ڈر پیاس کا ہو اور وہ وقت صبح کی فاتحہ پڑھکر اور دونوں ہاتھوں پر دم کرکے مونھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرلے تو اسدن اسکو پیاس نہ لگیگی اور بعض علمانے کہا ہے جو شخص ہر سحر فاتحہ اکتالیس بار ہمیشہ پڑھا کریگا اللہ اسپر بغیر تعب و مشقت کے فتح باب کریگا باذن اللہ اسکے سوا اور فوائد بھی بہت ہیں جنکا ذکر بضمن دیگر فوائد انشاء اللہ تعالی آئیگا انتہی میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے الفاتحة شفاء من كل داء یہ لفظ بعموم خود شامل ہی شفاء ہر داء قلب و قالب کو وللہ الحمد لکن اعتقاد صحیح و حسن ظن درکار ہی و باللہ التوفیق

رقیۂ طاعون بفاتحہ

ملتان میں ایک بار وبا آئی شیخ تیمی نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ مریض طاعون پر فاتحہ ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھو اور اسپر دم کردو چنانچہ اکتالیس بار پڑھکر دم کیا اللہ نے شفا دیدی اسکو فتاوی صوفیہ میں مجربات سے لکھا ہے وللہ الحمد ابن القیم رح نے لکھا ہے کل داء له دواء و انا احسنت المداواة بالفاتحة فوجدت لها تاثيرا عجيبا في الشفاء وذلك اني مكثت بمكة مدة يعتريني ادواء لا اجد طبيبا ولا دواء فقلت يا نفسي دعيني اعالج نفسي بالفاتحة ففعلت فاري لها تاثيرا عجيبا وكنت اصف ذلك لمن يشتكي الما شديدا فكان كثير منهم يبرؤن سريعا ببركة الفاتحة یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جو اثر و فضل جس آیت یا حدیث

کا کتاب و سنت سے ثابت ہے اسکی لیے اجازت شیخ کی حاجت نہیں ہے وہ بے اجازت بھی تاثیر کرتی ہے اجازت خاص ان اعمال کے لیے درکار ہے جو مشائخ نے ترتیب دیئے ہیں ابن القیم نے کہا ہے وقد يختلف الشفاء لضعف همة الفاعل او لعدم قبول المحل ان يتداوى بكتابة الفاتحة او ان يتداوى بقراءة الفاتحة فكذلك يختلف الشفاء لضعف همة القاري او لتغيير القاري في المخرج والصفات او لعدم قبول المحل والا فالايات والادعية في نفسها نافعة شافية انتهى امیری تجربہ میں یہ بات ہے کہ کوئی عمل فاتحہ کا کسی مرض و الم قلبی و قالبی میں تخلف نہیں کرتا ہے وللہ الحمد

سورہ بقرہ

حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جسمیں یہ سورت پڑھی جاتی ہے اخرجه مسلم لکن دوسری حدیث سہل بن سعد میں یوں آیا ہے کہ تین دن تک پھر اس گھر میں نہیں آتا ہے خواہ رات کو پڑھے یا دن کو رواہ ابن حبان ابو امامہ باہلی کا لفظ رفعایہ ہے کہ ان اخذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة رواه مسلم مراد بطلہ کے جادوگر ہیں الحاصل قرارت اس سورت کی شیطان و آسیب و جادو کو گھر سے دور کرتی ہے جس گھر میں ان چیزوں کا خلل ہو وہاں گھر والوں میں سے کوئی شخص ایک بار اسکو روزانہ پڑھ لیا کرے پھر اس گھر میں کوئی بلا نہ رہیگی یہ سورت حضرت کو کتب انبیاء متقدمین سے دیگئی ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے اعطيت البقرة من الذكر الاول رواه الحاكم في المستدرك

آیۃ الکرسی

اسکو حدیث ابی بن کعب میں اعظم آیت کتاب اللہ فرمایا ہے اخرجه مسلم دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس آیت کی

ایک زبان اور دو لب ہیں، تقدیس کرتی ہے اللہ کی نزدیک ساق عرش کے اس زیادت
کو احمد وابو داؤد وابن ابی شیبہ نے باسناد مسلم روایت کیا ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ
شیطان اسکی پڑھنے والے کے پاس نہیں پھٹکتا حدیث ابو ہریرہ میں اس کو سید آیات
قرآن کہا ہے رواہ ابن حبان وصححہ والترمذی وقال غریب حاکم کا لفظ النسی رفعا یوں
ہے۔ سورۂ بقرہ میں ایک آیت ہی جو سردار ہے آیات قرآن کی وہ جس گھر میں پڑھی جاتی
ہے شیطان وہاں سی نکلجاتا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے شوکانی فرماتے ہیں فی اثبات السیادۃ
لھذہ الایۃ علی جمیع آیات القرآن شرف عظیم فان سید القوم لا یکون الا اشرفھم
خصالا واکملھم حالا واکثرھم جلالا انتھی یہ سورت کسی مال یا ولد پر رکھی نہیں جاتی لکن ہم
کبھی شیطان اسکی پاس نہیں آتا رواہ ابن حبان عن ابی ایوب الانصاری رفعا اسکو ترمذی
نے حسن ونسائی نے صحیح کہا ہے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شیطان اس سی بھاگتا ہے پڑھنے
والے کے پاس نہیں آتا حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ شیطان نی انسی کہا تھا کہ تو اسکو پڑھ
فانہ لا یزال علیک من اللہ حافظ ولن یقربک شیطان حتی تصبح حضرت نے سنکر فرمایا
قد صدقک وھو کذوب اخرجہ البخاری میں کہتا ہوں مجھے اکثر خواب خوفناک نظر آتے
تھے شیطان نیند میں اکثر ڈرا جاتا تھا جب سی میں نے رات کو اسکا پڑھنا لازم کیا تب سی بالکل
میں خواب میں نہیں ڈرتا ہوں اور نہ خواب پریشان اس کثرت سی دیکھتا ہوں وللہ الحمد
حضرت نے فرمایا ہے من قرأ آیۃ الکرسی عند کل صلوۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت
رواہ النسائی الحمد للہ تعالی کہ میں بعد ہر نماز فرض کے یہ آیت مع تسبیح فاطمہ علیہا السلام
پڑھا کرتا ہوں امام یافعی رحمہ اللہ نے فضائل میں اس آیت شریف کے ایک مصنف مفید لکھا ہے
اسمیں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو ہزار بار بعد نماز عصر کے دن جمعہ کے جا ی خالی میں

پڑھیگا وہ اپنے دل سی ایک ایسی حالت پائیگا جو معہود نہ تھی پھر اس حالت میں جو دعا مانگیگا
وہ قبول ہوگی اور جو شخص اسکو تین سو تیرہ بار پڑھیگا اسکو بے قیاس خیر حاصل ہوگی اور جب
حرب میں یہ اتنی ہی بار پڑھی جائیگی وہ لوگ غالب رہیں گے شرجی فرماتے ہیں اس عدد میں
ایک سر عظیم ہے انبیاء مرسلین کا عدد یہی تھا اصحاب طالوت بھی اتنی ہی تھے جنکی حق میں اللہ نے کہا
ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ حضرت کے اصحاب بھی دن بدر کے اسی قدر
تھے جو اضعاف کفار پر اس دن غالب آئے فمن قرأ ھذہ الایۃ وغیرھا من الایات
والاسماء کالفاتحۃ لم یحط احد بما یحصل لہ من الخیرات والفوائد باذن اللہ تعالی

آیتین آخر سورۂ بقرہ

یعنی آمن الرسول تا آخر سورہ یہ کسی گھر میں تین شب نہیں پڑھی جاتیں پھر وہاں شیطان
آئے رواہ الترمذی عن النعمان بن بشیر وقال حسن غریب وصححہ ابن حبان واخرجہ
النسائی والحاکم وصححہ ابو مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی انکو رات میں پڑھے یہ اسکو کفایت
کرتی ہیں اخرجہ اصحاب الصحاح الستۃ یعنی اس رات سارے آفات سی یا قرب شیطان سے
یا قیام لیل سی کافی ہیں یا فضل واجر میں بسند ہیں شوکانی نے فرمایا ہے ان الاولی حملہ علی جمیع
ھذہ المعانی لان حذف المتعلق مشعر بالتعمیم کما تقرر فی علم المعانی حدیث ابوذر میں آیا ہے کہ حضرت
نے فرمایا ہے یہ مجھکو اس خزانے سی ملی ہیں جو نیچے عرش کے ہے تم انکو سیکھو اور اپنی بیبیوں اور بچوں کو سکھاؤ کہ
یہ قرآن ونماز ودعا ہیں رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری اسکو ابو داؤد نے مراسیل میں جبیر
بن نفیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے مطلب یہ ہوا کہ نمازی نماز میں تالی تلاوت میں داعی دعا میں پڑھے

سورۂ انعام

جب یہ سورت اتری حضرت نے تسبیح کی اور فرمایا اسکے ساتھ اتنی فرشتے آئے کہ افق بھر گیا اخرجہ الحاکم

من جابر وقال صحیح علی شرط البخاری یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ یہ ساری سورت ایک بار میں اتری ہے

سورۂ کہف

حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے جو شخص اسکو شب جمعہ میں پڑھیگا مابین ہر دو جمعہ اسکی لیے نور چمکیگا اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد دوسری روایت میں بجائے شب جمعہ یوم الجمعہ آیا ہے یہی ٹھیک ہی مطلب یہ ہی کہ اثر و ثواب اسکا تمام ہفتہ نمایاں رہیگا وللہ الحمد تیسری روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی دس آیتیں آخر سورۂ کہف کی پڑھیگا اگر دجال نکلیگا تو اس پر مسلط نہوگا اخرجہ الحاکم والنسائی وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم حدیث ابو الدرداء کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جو کوئی دس آیتیں اول سورۂ کہف کی یاد کرلیگا وہ فتنۂ دجال سی محفوظ رہیگا اخرجہ مسلم وابو داؤد والترمذی اور حدیث ترمذی میں تین ہی آیت اول کو فرمایا ہے ترمذی نے کہا ھذا حدیث حسن صحیح مسلم و ابو داؤد میں کہا ہے مِنْ اٰخِرِ الکہف انمیں کچھ منافات نہیں ہی اسلیے کہ عمل زیادت پر واجب ہی اور اول و آخر مین یوں جمع ممکن ہی کہ دس اول سورت کی اور دس آخر سورت کی پڑھے اور جسکو تحصیل کمال منظور ہو وہ دن جمعے کے یا شب جمعہ میں پوری سورت پڑھے میں کہتا ہوں یہ سورت جبکہ فتنۂ دجال سی محفوظ رکھتی ہی اور یہ اتنا بڑا فتنہ ہی کہ آدم ابو البشر کے عہد سے لیکر تا قیام ساعت نہوگا تو پھر جو فتنہ کسی اور دجال کا ہے اس سی بالاولیٰ محفوظ رکھیگی حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے یَکُوْنُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رواہ مسلم ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ دجاجلہ قریب تیس نفر کے ہونگے چنانچہ اس عدد

میں سے اس تیرہ سو سال کے اندر بہت سے گذر گئے اس زمانے میں بھی بعض دجاجلہ دیکھے گئے اللّٰھم احفظنا غرضکہ واسطے حفظ فتنۂ دین بلکہ فتنۂ دنیا کے تلاوت و قراءت اس سورت کی بحمدہ تعالیٰ مجرب و صحیح ہے وللہ الحمد والمنة

سورۂ طٰہٰ وغیرہا

حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھکو طٰہٰ و طواسین و حوامیم الواح موسیٰ سے دیئی ہین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد

سورۂ یٰسٓ

اس سورت کی برکت ظاہر اور اسکی فضیلت مشتہر ہے معقل بن یسار رفعًا کہتے ہیں قرآن کا دل یٰسٓ ہے کوئی شخص اسکو بارادۂ دار آخرت نہیں پڑھتا لکن بخشدیا جاتا ہے تم اسکو اپنے مُردوں پر پڑھو اخرجہ النسائی وابو داؤد وابن ماجة وابن حبان وصححہ واحمد والحاکم وصححہ ہر چیز کا دل وہ ہوتا ہے جو اسکا لب و خالص ہو سو یہ سورت لب لباب و خالص کتاب ہی مُردوں پر پڑھنے کو اسلیے فرمایا ہے کہ اسمین ذکر احیاء موتیٰ و نفخ صور کا ہے یا ایک خاصیت تخفیف کی ہی مردوں پر حدیث انس میں ایک بار پڑھنا اسکا برابر دس بار قرآن پڑھنے کے آیا ہے اخرجہ الترمذی وقال حدیث غریب حدیث جندب میں فرمایا ہے کہ جو کوئی اسکو رات میں ابتغاء لوجہ اللہ پڑھتا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے رواہ ابن حبان وابن السنی شرحی فرماتے ہیں بعض احادیث میں آیا ہی یٰسٓ لما قرئت لہ یعنی اسکو جس مطلب کے لیے پڑھو وہی مطلب حاصل ہو ایک فائدہ اسکا یہ ہی کہ جس کام کے لیے اکتالیس بار پڑھی جائے وہ ضرور پورا ہو کوئی سا بھی کام کیوں نہو سہیلی نے شرح سیرت میں ذکر کیا ہے کہ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی سند میں رفعًا روایت کی ہی کہ جو کوئی یٰسٓ

پڑھیگا اگر خائف ہی تو امن میں ہو جائیگا اور اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا اگر بھوکا ہے تو
شکم سیر ہو جائیگا اس طرح کے بہت سی خصال ذکر کیے ہیں دارمی نے بسند صحیح تا عطار روایت
کی ہی کہ مجھی حضرت سے یہ بات پہونچی ہی مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَاجَتُهٗ بعض
نے کہا ہی جو کوئی اس سورت کو اول روز میں پڑھیگا وہ شام تک فرحان و شادان
رہیگا اور جو اول شب میں پڑھیگا وہ صبح تک فرح و مسرور رہیگا بعض علما نے کہا ہے
اس سورت میں ذکر رحمن کا چار جگہ اور ذکر جلالہ کا تین جگہ آیا ہے اسی طرح سورہ تبارک الذی
میں سو جو شخص اس سورت کو پڑھے اور ذکر رحمن پر پہونچے تو ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے
اور جب ذکر جلالہ پر پہونچے تو بائیں ہاتھ کی انگلی عقد کرے اور جب سورہ تبارک پڑھے تو
ذکر رحمن پر انگلی داہنے ہاتھ کی اور ذکر جلالہ پر انگلی بائیں ہاتھ کی کھولدے جو کوئی اسطرح کریگا
اسکی حاجت قضا اور اسکی دعا مستجاب ہوگی لیکن اللہ سے ڈرے اور سوا خیر کے کچھ دعا نہ کرے
ورنہ اسکی برکت سے محروم رہیگا یہ عقد و فتح خنصر کا لگاتار ہو انتہی کلام الشرحی رحمہ اللہ

سورۂ فتح

حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے آج کی رات مجھپر ایک سورت اتری ہی وہ مجھکو دوست تر ہے
اس چیز سے جسپر سورج نکلا ہی پھر انا فتحنا پڑھی اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی مراد یہ ہی کہ دنیا
و ما فیہا سے محبوب تر ہے شوکانی نے فرمایا و فی ذٰلک فضیلۃ عظیمۃ لھٰذہ السورۃ انتہی کلامہ

سورۂ ملک

حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہی قرآن
کی تیس آیت اسنے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا اخرجہ اھل السنن
و ابن حبان وھذا لفظ الترمذی وقال حدیث حسن وصححہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد

ایک روایت ابن حبان اس لفظ سے ہے کہ یہ سورت استغفار کرتی ہے اپنے صاحب کے لیے
یہانتک کہ وہ بخشا جاتا ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہی کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہی عذاب قبر سے بچا
دیتی ہی میں چاہتا ہوں کہ یہ دل میں ہر مومن کی ہو رواہ الحاکم وقال ھذا اسناد عندہ الیمانیون
صحیح ترمذی کا لفظ فقط اتنا ہے وَدِدْتُ اَنَّھَا فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ وقال حدیث حسن غریب
ابن مسعود نے کہا یہ سورت توراۃ میں ہی من قرأھا فی لیلۃ فقد اکثر و اطاب حاکم نے کہا
یہ صحیح الاسناد ہے نسائی کا لفظ یہ ہے جو شخص اسکو ہر رات پڑھتا ہے اللہ اسکو عذاب قبر سے بچا تا ہے
حکایت امام یافعی کہتے ہیں بعض اولیاء زبید نے کہا ہی میں ہمراہ ایک جنازے کے قریب
مغرب نکلا جب لوگ دفن کرکے پھرے رات ہو گئی تھی مینے ایک شخص کو کتے کی صورت دیکھا
کہ قبر میں گھسا پھر ہانپتا ہوا تعب کے ساتھ نکلا داہنی آنکھ اسکی کانی تھی مینے کہا تیرا کیا قصہ
ہے اسنے کہا مینے اس میت کو ستانا چاہا تھا مجھکو سورہ یٰسٓ نے روکا اور میری آنکھ نکال لی
اور مجھسے کہا گیا کہ اگر یہ مردہ سورہ تبارک پڑھتا تو تیری دوسری آنکھ بھی نکال لیجاتی انتہی میں
کہتا ہوں کہ بعض ائمہ اہل بیت اس سورت کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشا پڑھا کرتے تھے
بعض علما نے کہا ہی جو کوئی وقت رویت ہلال کے اس سورت کو پڑھیگا وہ اس ماہ میں ہر خیر پائیگا اور ہر
شر سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ اذا زلزلت

اسکو حدیث انس میں ربع قرآن فرمایا ہے اخرجہ الترمذی وقال حسن لکن مسلم نے کتاب التمییز
میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے اسکی سند میں سلمہ بن وردان ضعیف ہی یحیی بن معین نے کہا
لیس حدیثہ بذاک یہی حال دوسری حدیث ابن عباس کا ہی کہ اسمیں اس سورت کو
برابر نصف قرآن کی کہا ہی رفعًا رواہ الترمذی والحاکم مگر ترمذی نے غریب اور حاکم نے

صحیح الاسناد بتایا ہے لیکن اسکی سند میں یمان بن مغیرہ عنزی سخت ضعیف ہی حاکم سے تصحیح کرنا اسکا تعجب ہے یہ فضیلت اس لیے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہی احوال آخرت پر آخرت بہ نسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورت میں یہ آیت ہی فَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ خَیرًا یَّرَہٗ وَمَن یَّعمَل مِثقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ظاہر یہ ہے کہ اس ربع کا علم اللہ ہی کو ہے ہم مکلف ساتھ اس علم کے نہیں ہیں

سورۂ الھاکم التکاثر

حدیث ابن عمر میں رفعًا آیا ہے کہ کیا تم میں کوئی ہر دن ہزار آیت نہیں پڑھ سکتا کہا آنا کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا الھاکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا اخرجہ الحاکم منذری نے کہا رجال اس کی اسناد کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اس کو نہیں پہچانتا ہوں۔

سورۂ کافرون

اسکو حدیث انس میں ربع قرآن کہا ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے کہ برابر ربع قرآن کے ہے مگر دونوں کی سند ضعیف ہی عائشہ کہتی ہیں حضرتؐ فرماتے تھے کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو دو رکعت میں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں اخلاص و کافرون اخرجہ ابن حبان وصححہ لیکن کافرون پہلی رکعت میں اور اخلاص دوسری رکعت میں پڑھے بعض نسخ میں یہی ترتیب آئی ہے اور یہی صواب ہی ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے شرجی کہتے ہیں جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع آفتاب کے پڑھے ساری دنیا کی شر سے اس دن محفوظ رہی وجدت فی الحیٰوۃ بعض العلماء ولا اخال لك مجرب ذلك فیہ

سورۂ اذا جاء نصر اللہ

اسکو حدیث ابن عباس میں ربع قرآن فرمایا ہے رواہ الترمذی لیکن اسکی سند ضعیف ہے

واللہ اعلم ابن شہاب زہری نے کہا ہی تم یہ سورت اور کافرون پڑھا کرو یہ فقر کو دور کرتی ہیں

سورۂ اخلاص

حدیث ابو سعید وغیرہ ایک جماعت صحابہ کی احادیث میں اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے رواہ الشیخان اور برابر ثلث قرآن کی فرمایا ہے رواہ البخاری وابو داؤد والنسائی ابو الدرداء کا لفظ رفعًا یہ ہے کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا بھلا ہم رات کو ثلث قرآن کس طرح پڑھ سکتے ہیں فرمایا قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ثلث قرآن ہی رواہ الشیخان وغیرھما شوکانی فرماتے ہیں وقد علّل کونھا ثلث القرآن بعلل ضعیفۃ واھیۃ والاحسن ان یقال ان ھذا سر لم نطلع علیہ ولیس لنا الکشف عن وجھہ وھکذا سائرما نقدم انتھی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص کو سنا کہ اسنے یہ سورت آخر تک پڑھی فرمایا وجبت وجبت یعنی واجب ہوگئی پوچھا کیا چیز فرمایا جنت اخرجہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب واخرجہ مالك فی المؤطا والنسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد اس سورت کے حق میں احادیث کثیرہ آئی ہیں وہ دلیل ہیں عظم فضل پر اس سورت میں صفت رحمٰن ہی جو کوئی اسکو پڑھتا ہے اللہ اسکو دوست رکھتا ہی حدیث انس میں آیا ہے ایک شخص اسکو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا پوچھا تو کہا میں اسکو دوست رکھتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا حُبُّكَ اِیَّاھَا اَدخَلَكَ الجَنَّۃَ یعنی اسکی محبت تجھکو جنت میں لیگئی اخرجہ البخاری **حکایت** ابو امامہ باہلی کہتے ہیں حضرت تبوک میں تھی جبریل علیہ السلام آئے انکے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرتؐ باہر نکلے جبریل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑوں پر رکھدیا وہ جھک گئے حضرتؐ نے مدینے کو دیکھا اور معاویہ پر مع ملائکہ نماز پڑھی پھر کہا اے جبریل معاویہ اس رتبے کو کسطرح پہونچے کہا قرات قل ہو اللہ احد

کھڑے بیٹھے سوار پیادہ رواہ ابن السنی والبیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ حضرت معوذتین کو
پڑھکر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ بدن پر وقت خواب کے پھیرتے اور اگر دردمند ہوتی تو دوسرے
کو حکم کرتے بعض علما نے کہا ہے مَنْ وَاظَبَ عَلٰی قِرَاءَتِھَا نَالَ کُلَّ خَیْرٍ وَکُفِیَ کُلَّ شَرٍّ فِی الدُّنْیَا
وَالْآخِرَۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی یہ وہ سورت ہی جو بھوکا اسکو پڑھے سیر شکم ہو جاوی پیاسا پڑھے
سیراب ہو جاے۔ اسم صمد لائق ارباب ریاضات ہی جو اسکا ذاکر ہوتا ہی اسد اسکو اکل و شرب
سے بے نیاز کر دیتا ہے یا صمد یا صمد کہے تو تھکے نہیں بعض نے تعداد اسکی ایک سو پینتیس
بار بتائی ہے وحکی لہ انہ جربہ وصح خلوت میں اس اسم کی تکرار جہانتک بن سکی کرنے سے
تعب گرسنگی و تشنگی محسوس نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اس سورت کو رق ارنب یعنی خرگوش کی
جھلی پر لکھکر اپنی پاس رکھی تو ہوام و جن و انس کے ضرر سے امن میں رہی باذن اللہ تعالے
اور اگر گھر میں جاتے وقت پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہو کر بسط رزق ہو جائے قرطبی نی کتاب التذکرۃ
میں لکھا ہی کہ جو کوئی سورہ اخلاص مرض موت میں پڑھیگا تو فتنۂ قبر میں نہ پڑیگا او ضغطۂ قبر سے
امن میں رہیگا ملائکہ اسکو اپنی بازوؤں پر اٹھا کر پل صراط سے پار کرینگی وہ جنت میں جا پہونچیگا
انتہی امینی اپنی ماں سی مرض موت میں کہدیا تھا کہ اس سورت کو پڑھا کرو وہ بہت پڑھتی تھیں غفر اللہ لہا و لنا

سورۂ فلق و ناس

عقبہ بن عامر سے فرمایا تھا الا اعلمک خیر سورتین قرئتا رواہ ابو داود والنسائی دوسری
روایت میں یوں ہے یا عُقْبَۃُ تَعَوَّذْ بِھِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِھِمَا واخرجہ ابن حبان
والحاکم بنحو ھذا وقال صحیح الاسناد اصل اس حدیث کی عقبہ سی مسلم میں یوں ہی اَلَمْ تَرَ اٰیَاتٍ
اُنْزِلَتْ اللَّیْلَۃَ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حاکم کا لفظ یہ
ہے۔ یا عقبہ اقْرَءْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَاِنَّکَ لَنْ تَقْرَءَ سُوْرَۃً اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ وَاَبْلَغَ مِنْھَا فَاِنْ

اِسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَکَ فَافْعَلْ یہ احادیث دلیل ہیں انکی مزید فضل پر عقبہ کہتی ہیں مجھے
فرمایا تھا تو ان دونوں کو سوتے اور اوٹھتے وقت پڑھا کر کسی سائل نی سوال اور کسی مستعید
نے انکی برابر استعاذہ نہیں کیا رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والحاکم وصححہ السیوطی
حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ حضرت پناہ مانگتے تھے جان و عین انسان سی یہانتک
کہ معوذتین اتریں تب سی انکو لیا اور انکے ماسوا کو چھوڑ دیا اخرجہ الترمذی وقال حسن
غریب وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ جن اور چشم زخم کے لیے انکی برابر کوئی استعاذہ نہیں ہی حدیث
ابی بن کعب میں فرمایا ہے من قرء المعوذات فکانما قرأ جمیع ما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم رواہ ابن منیع فی مسندہ ابن مسعود انکو مصحف میں ثابت نہ رکھتے تھے بلکہ حک
کر دیتے اور کہتے تھے کہ اِنَّھُمَا لَیْسَتَا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تعالی لکن بزار نی کہا ہی لَمْ یُتَابِعْہُ اَحَدٌ مِّنَ
الصَّحَابَۃِ وَقَدْ صَحَّ عَنْہُ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَرَأَ بِھِمَا فِی الصَّلٰوۃِ وَاُثْبِتَتَا فِی الْمُصْحَفِ انتہی
شوکانی رح نے فرمایا ہے اَجْمَعَ عَلٰی ذٰلِکَ الصَّحَابَۃُ وَجَمِیْعُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ طَبَقَۃً بَعْدَ طَبَقَۃٍ
وَالْعِبْرَۃُ بِمَا اِلٰی بَشَرٍ وَلَیْسَ قَوْلُہٗ حُجَّۃً فِیْ مِثْلِ ھٰذَا عَلٰی فَرْضِ عَدَمِ مُخَالَفَتِہٖ لِمَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ
فَکَیْفَ وَقَدْ خَالَفَ ھُھُنَا السُّنَّۃَ الثَّابِتَۃَ وَالْاِجْمَاعَ الْمَعْلُوْمَ انتہی

سورۂ الم تنزیل

جابر کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رات کو نہ سوتے جبتک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑھتے
رواہ الترمذی ابن عمر نی کہا ہی کہ ان دونو سورتوں کو اکثر سورتوں پر ستر درجہ فضیلت ہی انس نی کہا جو ان دونوں کو
رات میں اندر دو رکعت کی پڑھتا ہی اسنی گویا لیلۃ القدر پائی طاؤس انکو کبھی سفر و حضر میں ترک نہ کرتے

سورۂ حشر

جو کوئی اس سورت کو ہمیشہ پڑھیگا وہ اعداء سی امن میں رہیگا اور کید کائدین و مکر ماکرین

وجور ظالمین سے محفوظ رہیگا علی مرتضے اسکو ہر رات پڑہتے کسی نے پوچھا تو کہا مجھکو یہ سورت آخرت یاد دلاتی ہے اور دنیا و آخرت میں امن دیگی

حکایت

ایک شخص کے کان میں قراد گھس گئی تھی اس کو سخت تعب تہا بعض علمانے آب زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورۂ حشر پڑہکر وہ پانی اسکو پلادیا جب پیٹ میں گیا کان سے بلطفہ تعالی باہر نکل آئی اس سورت کو اسم اعظم بہی کہا ہے

سورۂ واقعہ

اس سورت کی لیے ایک سر عظیم و خاصیت عجیب ہی جلب غنا و نفی فقر میں عثمان رضی اللہ عنہ نی ابن مسعود کو کچھ مال دینا چاہا نہ لیا کہا تم اپنی لڑکیوں پر خرچ کرنا کہا کیا تم انپر خوف فقر کا کرتے ہو مینے انکو کہدیا ہے کہ وہ سورۂ واقعہ پڑہا کریں مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے تہے جو کوئی سورۂ واقعہ ہر رات پڑہا کریگا اسکو کبھی فاقہ نہو گا۔ امام بن عبد البر نے کتاب التمہید میں رفعا روایت کیا ہے مَنْ قَرَءَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ يَوْمٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا بعض علما نے کہا ہی جو شخص اس سورت کو ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑہیگا اسکی حاجت پوری ہوگی خصوصًا وہ حاجت جو متعلق طلب رزق ہی اور جو شخص اسکو بعد عصر کے ہمیشہ پڑہتا رہیگا اسکو اسباب مسرت نظر آتی رہینگی اسی طرح سورۂ انا انزلنا جلب غنا میں مشہور ہے۔

سورۂ انا انزلناہ فی لیلة القدر

بعض علمانے کہا ہی جسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے ہو وہ اکتالیس بار اس سورت کو پڑہکر اکتالیس بار یہ دعا کری اور اپنی حاجت مانگی انشاء اللہ تعالی وہ حاجت پوری ہوگی پہر کہا کہ یہ مجرب ہے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ يَكْفِيْ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِهٖ يَا اَحَدُ يَا مَنْ لَا اَحَدَ لَهٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِيْكَ وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَيْكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ

سورۂ الم نشرح

بعض علما نے کہا ہی جو کوئی اس سورت کو تین بار اور فاتحہ کو ایک بار اور انا انزلنا کو گیارہ بار پڑہیگا اللہ اسپر فتح بغیر تعب کے ان شاء اللہ تعالی کریگا۔

سورۂ طٰہٰ

جو اس سورت کو ہر دن وقت طلوع فجر کے پڑہیگا اونے برکت اسکی یہ دیکھیگا کہ ہر دن رزق جدید اسکو ملیگا جسکی تاک میں وہ نہ تھا اور اس دن ساری حوائج اسکی پوری ہونگی دل اسکے لیے نرم ہوجائینگے اعداء پر نصرت ملیگی اسکے فضائل لاتحصی ہیں۔

باب دوم بیان میں ان عوارض و آفات کی جو انسان کو حیات و ممات میں فکرمند کرتی ہیں

دعاء کرب

حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وقت کرب کی یہ دعا پڑہتے تہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ رواہ البخاری و مسلم و ابو عوانة والنسائی والترمذی و ابن ماجة وغیرہم ابن عوانہ نے اتنا زیادہ کیا ہی کہ پہر اسکی بعد دعا کرتے ایک روایت بخاری میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تہے تو آخر قول انکا یہی کلمہ تہا۔ رواہ البخاری اور جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کہا گیا کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہوئے ہیں تم ڈرو تو صحابہؓ نے یہی کلمہ کہا مسلم کا لفظ یہ ہے حضرتؐ پر جب کوئی امر مہم آتا تو اسکو کہتے انتہی میں کہتا ہوں اللہ نے قرآن میں کہا ہی اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ یہ دلیل ہی اس بات پر

کہ اس کلمہ کے قائل کو کوئی برائی نہ لگیگی میںنے اسکا تجربہ کیا ہمیشہ مجرب پایا قرآن پاک سے یہی دو عمل ثابت ہیں ایک تو یہ کلمہ دوسرے دعاے یونس علیہ السلام اسپر بھی وعدہ نجات کا کیا ہے اور یہ دونوں عمل حدیث سے بھی ثابت ہیں مثل انکے کوئی دوسرا عمل جسپر اجماع کتاب وسنت واتفاق قرآن وحدیث ہو سوا ان دونوں کلمات کی اور معلوم نہیں ہوتے اگرچہ ادعیہ دیگر زبان انبیاء علیہم السلام سے قرآن پاک میں منقول ہیں فسبحانہ کما اعظم شانہ ایک روایت بخاری میں یوں آیا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اسمیں یہ بات ہے کہ پہلے اس ذکر کو کہے پھر استعاذہ کرے پھر کلمہ حسبنا الخ پر ختم کرے

دعاء کرب ایضاً

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں حضرت نے مجھسے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تو وقت کرب کے کہا کرے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا رواہ ابو داود والنسائی وابن حبان طبرانی نے تین بار کہنا اتنا زیادہ کیا ہے واخرجہ ابن ماجۃ ایضاً عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے اپنے اہل بیت کو جمع کر کے فرمایا تم میں جب کسی کو غم یا کرب پہونچے تو وہ یوں کہے اللہ اللہ الخ رواہ ابن حبان وصححہ طبرانی کا لفظ عائشہ سے یوں ہے حضرت نے کچھ نفر سے بنی ہاشم کے کہا تمہارے ہمراہ کوئی غیر تمہارا ہے کہا نہیں مگر ابن اخت یا مولی ہمارا فرمایا اذا اصاب احد کم ھم ولا واء فلیقل ابن عباس کہتے ہیں حضرت نے دونوں کواڑ دروازے کے پکڑے اور ہم گھر میں تھے فرمایا اے بنی مطلب اِذَا نَزَلَ بِکُمْ کَرْبٌ اَوْ جَھْدٌ اَوْ لَاْوَاءٌ فقولوا الخ اسکی اسناد میں ابو یحیی ضعیف ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط

میںنے اس کلمہ مبارک کا تجربہ کیا تریاق مجرب پایا وللہ الحمد

دعاء کرب ایضاً

ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھکو کسی امر میں کرب نہوا مگر جبریل نے متمثل ہوکر مجھسے کہا کہہ تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد

دعاء کرب ایضاً

ابوبکرہ رفعاً کہتے ہیں دعاء مکروب یہ ہے اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رواہ ابن حبان اطلاق لفظ شان کا امر وحال وخطب اور جملہ شئون پر ہوتا ہے اس جگہ مراد اصلاح حال وامر محتاج الیہ ہے حیات وممات میں اس حدیث کو طبرانی نے بھی کبیر میں روایت کیا ہے اس لفظ سے کلمات المکروب اللھم الخ مجمع الزوائد میں کہا ہے واسنادہ حسن

دعاء ہم وغم یعنی فکر و رنج

ابن مسعود کہتے ہیں حضرت کو جب کوئی ہم وغم ہوتا تو کہتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والترمذی من حدیث انس والنسائی من حدیث ربیعۃ بن عامر علی بن ابی طالب کہتے ہیں دن بدر کی کچھ دیر تک میںنے قتال کیا پھر آیا کہ دیکھوں حضرت کیا کرتے ہیں دیکھا تو آپ سجدے میں پڑے ہوے یا حی یا قیوم کہتے تھے میں پھر کر چلا گیا پھر دوبارہ آیا پھر سجدے میں پایا یہی یا حی ویا قیوم کہہ رہے تھے اللہ نے آپکو فتح دی رواہ النسائی وقال الحاکم صحیح الاسناد میں نے اسکو بھی تجربہ کیا صحیح پایا یہ کلمہ اسم اعظم الٰہی ہے وللہ الحمد

دعای ذوالنون علیہ السلام

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں حضرت نے فرمایا دعوت ذوالنون بطن حوت میں وقت
دعا کے یہ تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کوئی مسلمان کسی شی میں
کبھی یہ دعا نہیں کرتا ہے لیکن اللہ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے ھذا لفظ الترمذی قال
الحاکم صحیح الاسناد دوسرے طریق میں اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ ایک شخص نے کہا اے
رسول خدا کیا یہ دعا خاص ساتھ یونس علیہ السلام کے ہے یا واسطے عامۂ مومنین کی فرمایا
تو نے اللہ کی بات نہیں سنی فَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ورواہ احمد و
ابو یعلی الموصلی ایضا وردلہ النسائی وابن جریر ایضاً بلفظ اسم اللہ الاعظم الذی اذا
دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی دعوۃ یونس بن متی سیوطی نی جامع کبیر وصغیر میں اسکی
تخریج پر حدیث سعد سے اسی لفظ پر اقتصار کیا ہے لیکن مناوی نی شرح میں کہا ہے
باسناد ضعیف شوکانی رح کہتے ہیں ولعلہ تبع فی ذلک رمز السیوطی ومثل ذلک لا یوثق بہ
اسم اعظم کی تعیین میں جزری نے تین حدیثیں لکھی ہیں انمیں سی ایک یہ حدیث ہی ذکر
اسکا آئیگا بہر حال پڑھنا اس آیت شریف کا ہم وغم ومصائب میں تریاق مجرب ہے
مشائخ نے ترکیب اسکی بیان کی ہی ذکر ترکیب مذکور کا آئیگا انشاء اللہ تعالے
مجرب سنہ ۱۳ ہجری میں ہجوم مخاوف کا تھا میں اس دعا کو پڑھا کرتا اللہ نے کشف غمہ فرمایا
اسکے مجرب ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہی اور پہلی یہ بات گذر چکی ہی کہ یہ وہ دعا ہی جو قرآن
وحدیث دونوں سے ثابت ہی ایسی دعا سوا اسکے اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کی دوسری نہیں

دعا ہم وحزن

ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہی نہیں کہا کسی بندے نے وقت پہونچنے ہم وحزن کے

اللھم انی عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماضٍ فیَّ حکمک عدل فیَّ
قضاؤک اسألک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او
علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القران
ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذہاب غمی وہمی لیکن اللہ تعالی اسکی فکر و
دور کر دیتا ہے اور بجای حزن کے فرح بخشتا ہی رواہ ابن حبان واحمد والبزار
اسکی آخر میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت سے کہا گیا ہمکو ان کلمات کا سیکھنا چاہیے فرمایا ہاں
جو کوئی انکو سنے وہ سیکھ لے وصححہ ابن حبان والحاکم وصححہ مجمع الزوائد میں کہا ہے
رواہ احمد وابو یعلی والبزار والطبرانی ورجال احمد وابی یعلی رجال الصحیح غیر ابی سلمۃ
الجہنی وقد وثقہ ابن حبان انتہی اسکو طبرانی وابن السنی نے بھی حدیث ابو موسی سی بہمین
لفظ روایت کیا ہی اور آخر میں کہا ہی کہ ایک قائل نے کہا یا رسول اللہ المغبون من غبن
ہؤلاء الکلمات فرمایا اجل فقولوھن وعلموھن فانہ من قالھن وعلم الناس ما فیھن اذھب اللہ
عنہ کربہ واطال فرحہ مجمع الزوائد میں کہا ہے وفیہ من لم اعرفہ انتہی

دوا ہر دا خصوصا ہم

ابوہریرہ رفعاً کہتے ہیں جسنے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یہ اس کے لیے دوا ہے
ننانوے دا سے سب میں کم ایک ہم ہے اخرجہ الحاکم والطبرانی شوکانی رح
فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ ذکر شفا ہے عدد مذکور سے یا خارج مخرج مبالغہ ہو تو مراد
شفا جمیع امراض وعلل سے ہوگی جنمیں کمتر ہم ہے انتہی میں کہتا ہوں لفظ دا اس
جگہ عام ہے دا قلب وقالب سی اس کی تکرار ہر دا جان وتن کو دور کرتی ہے مینے
بھی اسکا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد

دعاء مخرج ضیق و فرج ہم و بسط رزق

ابن عباس نے رفعاً کہا ہے جسنے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسکو ہر تنگی سی باہر نکالتا ہے اور ہر فکر سے کشادگی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ وہاں سی گمان بھی نہو اخرجہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان وصححہ وابن ماجۃ نسائی کا لفظ یہ ہے مَن اَکثَرَ مِنَ الاِستغفارِ شوکانی رح نے لکھا ہے وفی الحدیث فضیلۃٌ عظیمۃٌ وہیَ اِنَ الاِستِکثارَ مِنَ الاِستغفارِ فیہ المُخرجُ مِن کُلِ ضِیقٍ والفرجِ مِن کلِّ ہمٍّ و حصولِ الاَرزاقِ لہٗ مِن حیثُ لَا یحتسِبُ ولَا یکتسِبُ ومَن اِجتمعَ لہٗ ذٰلکَ عاشَ فی نعمۃٍ سالماً مِن کلِ نقمۃٍ انتہی ہمنے اسکا تجربہ بھی کیا صحیح پایا بلکہ اس زمانے میں دوہی چیز کو دفع ہم و حزن میں قوی التاثیر سریع الاثر دیکھا ایک کثرت استغفار دوسرے صدقہ و خیرات الفاظ استغفار کے کئی طرح پر آئے ہیں سب کافی شافی ہیں لیکن سید الاستغفار کی بہت صفت و ثنا آئی ہے اسکا ذکر انشاء اللہ تعالی آئیگا اور یوں تو ہر کلمہ استغفار جو بطریق صحیح ماثور ہے اپنا کام کرجاتا ہے

دعاء کرب و شدت

ابو امامہ رفعاً کہتے ہیں مؤذن جب اذان دیتا ہے تو دروازے آسمان کے کھلجاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے سو جس کسی شخص پر کرب یا شدت نازل ہو تو وہ مؤذن کا جواب دے اور حی علی الفلاح کے بعد یوں کہے اللھم ربَّ ھذہِ الدعوۃِ الصادقۃِ الصادقۃِ المستجابِ لہا دعوۃِ الحقِ وکلمۃِ التقویٰ اَحیِنا علیہا واَمِتنا علیہا وابعثنا علیہا واجعلنا مِن خیارِ اہلِہا احیاءً واموتاً پھر اسکے بعد سوال اپنی حاجت کا کرے اخرجہ الحاکم شوکانی رح فرماتے ہیں ای یَسأَلُ حاجتہٗ کائنۃً ماکانت لیکن اسکی سند میں عفیر بن معدان

منذری نے اسکو واہی کہا ہے یعنی ضعیف مگر حدیث سہل بن سعد رفعاً اسکی موید ہے فرمایا ہے ثنتانِ لاتُردّانِ الدعاءُ عندَ النداءِ وعندَ الباسِ حینَ یُلحِمُ بعضُہم بعضاً رواہ مالک فی المؤطا وابو داؤد وابن حبان والحاکم وصححاہ اسی طرح اوقات اجابت میں مابین اذان و اقامت ہی اور وقت اقامت یہ بحث بین الحیلتین میں ہو چکی واللہ اعلم

توقع بلا و امر ہولناک

ابو سعید کہتے ہیں حضرت نے کہا مجھکو چین کیونکر آوے صاحب قرن مونہ میں قرن لیے ہوے کان رکھے ہے کہ کس دم حکم ہو کہ میں اسکو پھونکوں۔ اصحاب حضرت پر یہ بات گراں گذری فرمایا تم یوں کہو حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا رواہ الترمذی و قال حدیث حسن سو جبکہ صور سے امر ہولناک کو یہ کلمہ کہنا کفایت کرتا ہے تو پھر کسی اور بلائے حقیر کی کیا ہستی ہے۔ یہ شامل ہی ہر امر مہول کو اور اگر کوئی نا یاب امر واقع ہو تو یوں کہے بقدرِ اللہِ وما شاءَ فعلَ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رفعاً نسائی کا لفظ یہ ہے فان غلب علیک امر فقل قدر اللہ وما شاء صنع

دعاء غلبہ امر

عوف بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں حضرت نے درمیان دو شخصوں کے فیصلہ کیا مقضی علیہ نے کہا حسبیَ اللہُ ونعمَ الوکیلُ فرمایا اس شخص کو بلاؤ وہ آیا فرمایا تو نے کیا کہا اسنے عرض کیا کہ میںنے یہ کہا فرمایا اللہ ملامت کرتا ہی عجز پر لیکن تجھپر کیس یعنی ہوشیاری واجب ہے اور جب تجھپر کوئی امر غلبہ کرے تب تو یوں کہہ حسبی اللہ ونعم الوکیل رواہ ابو داؤد شوکانی فرماتے ہیں الحدیث دلیل علی انہ لا یقال ھذا الدعاء الا اذا غلبہ الامر وعجز عن دفعہ انتہی یعنی معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اسپر اس کلمے کا کہنا کیا اسکو تو

وقت مغلوبیت امر مہم کے کہ تلاعب نہ کری اسکی قدر سمجھے

دعاء مصیبت

حدیث ابی سلمہ میں فرمایا ہے تم میں جب کسیکو مصیبت پہونچے تو وہ یوں کہے انا للہ
وانا الیہ راجعون اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا وابدلنی منہا خیراً
رواہ الترمذی وقال غریب من ھذا الوجہ والحاکم وابن ماجۃ مسلم کا لفظ ام سلمہ سے
یوں ہے ما من عبد یصیبہ مصیبۃ فیقول انا للہ الخ اللھم اجرنی فی مصیبتی
واخلف لی خیرا منہا الخ یہ دعا ہر مصیبت میں کہنا چاہیے موت ہو یا اور کچھ اللہ تعالی
اسکے کہنے سے خلف خیر عطا فرماتا ہے اہل علم کو اسکا تجربہ ہوا ہے بلکہ خود ام سلمہ نے اسکا
تجربہ پایا کہ بعد موت ابی سلمہ کے یہ دعا کی تھی اللھم اجرنی الخ وہ کہتی ہیں فقلت کما امرنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاخلف لی خیرا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دعای استصعاب امر

جب کوئی امر دشوار پیش آوے تو یوں کہے اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا وانت
تجعل الحزن سھلا رواہ ابن حبان عن انس رفعا وصححہ شوکانی فرماتے ہیں وفی الحدیث
الدعاء بان اللہ سبحانہ یجعل کل ما صعب من الامور سھلا یمکن الوصول الیہ بلا صعوبۃ انتھی

دعاء درماندگی و زیادت قوت

اگر شغل سے تھک جاوے اور زیادہ طاقت چاہے تو وقت خواب کے ہر شب ۳۳ بار
سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر کہے رواہ الشیخان واحمد والطبرانی من
حدیث علی فاطمہ علیہا السلام نے حضرتؐ سے خادم مانگا تھا فرمایا سوتی وقت یوں کہا
کر بخاری کا لفظ یہی کہ انکے ہاتھ میں چکی پیسنے سے گٹا پڑ گیا تھا اسکی شکایت پر یہ

ہدایت فرمائی سبحان اللہ بنت سید المرسلین اس شقت و تعب سے نہیں کہ اپنے ہاتھ
چکی پیستیں کھانا پکاتیں ہماری کیا ہستی ہے کہ ہماری مستورات ایسے کاموں سے عار کریں
لکن بات یہ ہے کہ ہم سے اللہ کی نعمت بسط رزق کا شکر ادا نہیں ہو سکتا ہے جسنے ہمکو اور
ہماری مستورات کو محتاج اس شقت و شغل کا نہیں رکھا ثم لتسألن یومئذ عن النعیم
سوہان روح ہے اللھم مغفرا

دعاء خوف از سلطان یا ظالم

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو جب پاس کسی بادشاہ ہیبتناک کے جاوے
جسکی سطوت سے تو ڈرتا ہے تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر من خلقہ جمیعا اللہ اعز مما اخاف
واحذر اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ھو الممسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ
من شر عبدک فلان وجنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس اللھم
کن لی جارا من شرھم جل ثناؤک وعز جارک ولا الہ غیرک تین بار اسی طرح کہے
رواہ الطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے ورجالہ رجال الصحیح انتھی یہ موقوف ہی ابن عباس پر
نزدیک ابن ابی شیبہ کے اور تین بار کہنا بھی انھیں کی روایت ہے نہ طبرانی کی ورواہ
ابن خزیمۃ موقوفا ایضا اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعا بھی روایت کیا ہی اس لفظ
سے کہ اذا تخوف احدکم السلطان فلیقل اللھم رب السموات السبع ورب العرش
العظیم کن لی جارا من شر فلان وشر الجن والانس واتباعھم ان یفرط علی
احد منھم عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک مجمع الزوائد میں کہا ہے
فیہ جنادۃ بن مسلم وثقہ ابن حبان وضعفہ غیرہ وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح انتھی
لفظ فلاں کی جگہ اس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے

دعا، خوف از سلطان

علوہ بن یزید کہتے ہیں جو شخص خاصۂ شعبی سی ہوتا شعبی اسکو یہ دعا سکھاتے اَللّٰھُمَّ اِلٰہَ جبریل و میکائیل و اسرافیل والٰہ ابراھیم و اسمٰعیل و اسحٰق عافنی ولا تسلطن احدًا من خلقک علیّ بشیءٍ لا طاقۃ لی بہٖ اخرجہ ابن ابی شیبۃ موقوفا اسکی آخر میں یہ کہا ہے ایک شخص پاس ایک امیر کے گیا تھا اسنے یہ دعا کی امیر نے اسکو چھوڑ دیا شعبی ایک امام جلیل تابعی کبیر ہیں انکا نام عامر بن شراحیل تھا حجاج نے انکو طلبا قتل کر ڈالا میں کہتا ہوں سلف و خلف میں بابت قوت و ضعف ایمان اتنا ہی فرق ہی کہ وہ ہر مصیبت میں توسل و استعانت نری اللہ پاک سے کرتے تھے نہ اولیاء خدا سے اس جگہہ نام ملائکہ و انبیاء کا لیا تو بھی کس عنوان پاکیزہ سے یہ نہ کہا کہ اللھم بحق جبریل الخ اسلیے کہ اللہ پر کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہی بلکہ یوں کہا اللھم الٰہ فلان و فلان اسمیں اللہ سے استعانت بھی ہوئی اور انکی عبودیت بھی اللہ کے لیے ثابت ہوئی پھر ان لوگوں کی نام لیے جنکا اہل اللہ ہونا قطعی الثبوت ہے بخلاف اسماء اولیاء اللہ کہ ہر چند انکے حق میں بھی حسن ظن قبول ہی لیکن ہم کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں سو جب یہ بات ہی تو پھر توسل کرنا انکی دعا میں کچھ ضرور نہیں ہے گو نزدیک بعض اہل علم کے جائز ہو یا اسی ترکیب کے ساتھ کہے کہ اللھم الٰہ الشیخ فلان و فلاں اسلیے کہ اس محل استعانت و استغاثہ میں ہمکو اگر کسی کا نام لینا ضروری ہو تو ہم ملائکہ کرام عالی مقام اور انبیاء علیہم السلام کا نام لیں اور اسکے خاص الخاص بندوں کا ذکر سامنے رب کے کریں جنکے مقبول و مقرب ہونے میں کچھ شک و شبہہ نہیں ہی انکا نام کیوں لیں جنکے حق میں ہم قطعًا کوئی حکم خیر نہیں لگا سکتے مبادا انمیں کوئی ایسا ہو جسکو ہمنے اللہ کا ولی سمجھ لیا ہے اور وہ ولی نہو تو پھر یہ کہنا ہمارا کہ

اللھم الٰہ فلان الشیخ نافع نہو گا بلکہ مضر پڑیگا اگرچہ ساری خلق مومن و کافر اللہ ہی کے بندے اور غلام ہیں جسطرح کہ ہم یا خالق القاذورات نہیں کہہ سکتے ہیں اگرچہ ان اللہ خالق کل شیء کہتے ہیں۔ اللہ تعالی کی جناب عالی ساری مخلوق سی بڑھکر محل ادب ہی لکن مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم گشت از فضل رب ٭

فائدہ مسائل شرک و بدعت میں جس جگہہ علماء و اولیاء کا اختلاف ہو کوئی جائز کہی کوئی ناجائز اس جگہہ میزان یہ ہی کہ ترک اولی ہے فعل سی اور وقوف افضل ہی قول بجواز سے اسلیے کہ شرک کے ستر ابواب ہیں اور شرک چیونٹی کی چال سی اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر بھی زیادہ تر پوشیدہ ہی اور معلوم ہے کہ اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشیگا مگر توبہ سے اور بدعت کے بہتر دروازے ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہی اور ہر ضلالت نار میں ہی اسلیے وقوف میں نجات ہے اور جرأت کرنے میں ہلاک لہذا حدیث میں آیا ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُہَاتِ شرک و توحید کھلی چیز ہے انکے درمیان میں امور مشتبہہ ہیں جنکو اکثر لوگ نہیں جانتے اسی وجہ سے اللہ نے فرمایا ہے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ یہ جگہہ اس مسئلے کے بسط کی نہیں ہے اسکا محل کتب اعتصام بالکتاب والسنہ ہیں واللہ اعلم

دعای خوف از امیر ظالم

ابو مجلز جنکا نام لاحق بن حمید ہی کہتے ہیں جو شخص کسی امیر ظالم سے ڈرے تو وہ یہ کہے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ حَکَمًا وَاِمَامًا اللہ اس کو ہاتھ سے امیر ظالم کے نجات دیگا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفا ممکن ہے کہ یہ اثر اور اثر ما قبل صحابہ سے مروی ہوں یا مستند ان کا تجربہ ہو ان دونوں اماموں نے تجربہ میں اس کو صحیح پایا ہے

دعای خوف از شیطان وغیرہ

جب کسی شیطان وغیرہ سے ڈرے تو یوں کہے اعوذ بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ
التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرء ومن شر
ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیہا ومن شر فتن اللیل والنہار ومن شر
کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن رواہ النسائی واحمد والطبرانی من حدیث
ابن مسعود مالک کی روایت میں یوں ہی کہ شب معراج میں حضرت کے سامنے
ایک عفریت یعنی دیو سرکش ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا حضرت جب اسکی طرف التفات
کرتے تو اسکو موجود پاتے جبرئیل علیہ السلام نے کہا تم یوں کہو اعوذ بوجہ اللہ لہ الی آخرہ

دعای فزع یعنی گھبراہٹ کی

ابن عمر کہتے ہیں حضرت صحابہ کو واسطے دفع فزع کے یہ کلمات سکھاتے اعوذ بکلمات اللہ
التامة من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون
اخرجہ ابو داود والترمذی وقال حسن غریب والحاکم

دعای ہرب شیطان

اس کام کے لیے پڑھنا آیة الکرسی کا اور اذان کہنا آیا ہے رواہ مسلم والترمذی
وابن ابی شیبة من حدیث جابر وابی ھریرة وسعد بن ابی وقاص حدیث سعد میں
ندا با ذان واسطے دفع غول کے بھی بالخصوص آئی ہے رواہ البزار

دعاء وسوسہ

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے اسکو کس نے پیدا کیا
اسکو کس نے بنایا یہانتک کہ یوں کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب اسکی نوبت

پہونچے تو اللہ کے ساتھ استعاذہ کرے اور باز رہے اخرجہ الشیخان وابو داود والنسائی
ایک لفظ مسلم کا یوں ہی کہ اس طرح کہے اٰمنت باللہ ورسلہ دوسری روایت ابو داود
ونسائی یہ ہے فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد
پھر تین بار بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگے نسائی کا لفظ یہ ہی فلیستعذ
باللہ منہ ومن فتنتہ شوکانی رح فرماتے ہیں وفی الحدیث دلیل علی انہ یجب علی من
بلغت بہ الوسوسة الشیطانیة الی ھذا الحد ان ینتھی عن ذلک ویترکہ ویشتغل
بغیرہ مما یلھیہ ویصرف ذھنہ عنہ ویقول اٰمنت باللہ ویتلو قل ھو اللہ احد و
یتفل ثلاثا عن یسارہ دفعا للشیطان الذی الی بھذہ الوسوسة ویستعیذ باللہ منہ
ومن فتنتہ انتہی بائیں طرف کا ذکر اسلیے ہے کہ دل بائیں طرف ہی اور وسوسہ شیطان کا
دل ہی کے اندر ہوتا ہے اسلیے اسی جانب تفل کری اور اگر وسوسہ اعمال میں ہو تو اس
شیطان کا نام خنزب ہے بکسر خا وفتح خا ہر دو و نون ساکن و زای مفتوحہ اس وقت بھی
استعاذہ باللہ اور تفل بجانب یسار کرے رواہ مسلم عن عثمان بن ابی العاص ابو زمیل نے
ابن عباس سے کہا تھا کیا چیز ہے یہ جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں پوچھا کیا کہا واللہ میں
نہیں کہہ سکتا کہا کیا کچھ شک ہے اور ہنسے اور کہا اس سے کسی نے نجات نہیں پائی یہانتک
کہ اللہ نے یہ آیت بھیجی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک الآیة پھر کہا جب تو اپنے جی میں کچھ
پاے تو یہ کہہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم اخرجہ ابو داود
باسناد جید شیطان رجیم انسان کا دشمن ہے ہر دم کام اسکا وسوسہ ڈالنا ہی پھر کبھی
ایسا وسوسہ خبیث القا کرتا ہے جو مونھ سے نکالا نہیں جاتا صریح کفر وردت والحاد و زندقہ
ہوتا ہے جیسے شک اللہ تعالی میں یا سب وشتم حق میں اللہ ورسول کی و لا حول ولا قوة الا باللہ

جونذکور ہوا اور اللہ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالے
سوا ایسے وساوس کا یہی علاج ہے جو نذکور ہوا اور اللہ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالے
پناہ دیگا اور سب اعمال سی زیادہ وسوسہ اس لعین کا حالت نماز میں ہوتا ہے اسلیے کہ نماز
افضل عبادت ہی اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پرسش ہوگی لہذا جن امور کا
خیال خارج نماز میں نہیں ہوتا ہے انکا وسوسہ اسی حالت میں اندر سینے کے خلش کرتا ہے
اور دور دور جابجا فکر و خیال دوڑتا ہے تاکہ افضل عبادت خراب ہوکر نمازی برکات و
نجات آخرت سی محروم ہوجائے یہ خنزب خنزیر سے بھی بدتر اور خبیث تر ہے جو کہ اس
حالت طہارت میں آکر بہکاتا ہے اور ہر وادی میں لئے پھرتا ہے اسکا علاج بھی یہی ہے جو
اس جگہ مذکور ہوا اللھم انی استعیذ بک من وسوسۃ الصدر او شتات الامر

دعاء کان بولنے کی

ابو رافع مولای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا جب تم
میں کسی کا کان بولے تو وہ مجھکو یاد کرکے مجھپر درود بھیجے اور یہ کلمہ کہے ذکر اللہ بخیر من
ذکرنی اخرجہ الطبرانی مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہی یہ معاجم ثلثہ میں مروی
ہے ورواہ البزار فی مسندہ ایضا شوکانیؒ کہتے ہیں فیہا اشارۃ الی ان سبب ذلک ذکر بعض من
یذکرہ وقد ذکر اھل علم الطب ان ذلک یکون من تصعد الابخرۃ ولکن ھذہ الاشارۃ
من الصادق المصدوق وان لم تکن صریحۃ فی السببیۃ فھو اقدم من کل طب واخرج
ھذا الحدیث ایضا ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ انتہی ھ

گوش تو شنیدہ ام کہ دردے دارد
دردِ دلِ من مگر بگوش تو رسید

پانوں کا سن ہوجانا

اس بارے میں ابن السنی نے ایک اثر ابن عباس سے روایت کیا ہی اور نیز ابن عمر سے

کہ جب پاوں سن پڑجاے تو اس شخص کو یاد کرے جو سب سی زیادہ اسکو لوگوں میں
محبوب ہے شوکانی فرماتے ہیں لیس فی ذلک ما یفید ان لھذا حکم الرفع فقد یکون
مرجع مثل ھذا التجریب والمحبوب الاعظم لکل مسلم ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فینبغی ذکرہ عند ذلک کما ورد ما یفید ذلک فی کتاب اللہ سبحانہ مثل
قولہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وکما فی حدیث لا یؤمن احدکم
حتی اکون احب الیہ من اھلہ ومالہ ومن الناس اجمعین انتہی یا استدلال شوکانیؒ کا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اعظم ہونے پر نہایت صریح وواضح ہی اللہ تعالے
ہم کو محبت اپنے محبوب اعظم کی بطفیل محبوب موصوف کما ینبغی اور کما حقہ عطا کری اللھم آمین
ابن السنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت اس ذکر کی یوں آئی ہے کہ اس طرح کہی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انشاء اللہ تعالی فی الفور خدر جاتا رہیگا سلف کو اسکا تجربہ ہوا ہی ویشہد
شرحی کہتی ہیں ایک بار پاؤں ابن عباس کا سن ہوگیا تھا کہا یا محمد فی الفور کھل گیا انتہی
لیکن اس ندا سے کیفیت صدر بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو بلا ندا روایت کیا ہی ایک
ترکیب رفع خدر کی یہ بھی ہے کہ جو ہاتھ یا پاوں سن ہوگیا ہوا سکے ناخنوں پر تھوک
لگادے خدر زائل ہوجائیگا اسکو شرحیؒ نے مجرب کہا ہی واللہ اعلم

دعای غضب وخشم

اسکے دور کرنے کے لیے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے رواہ الشیخان من حدیث
سلیمان بن صرد بطولہ وفیہ قصۃ سنن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اللھم انی
اعوذ بک من الشیطان الرجیم یہ دلیل ہی اس بات پر کہ غضب متسبب ہوتا ہے
عمل شیطان سی اسی لیے اس سی استعاذہ کرنے کو فرمایا ہے سو جس کسی شخص کو امر ناحق میں

یا سوغلت صدق میں غصہ آئے وہ جان لی کہ شیطان اسکے ساتھ تلاعب کرتا ہے اور
کسی طائف شیطان نے اسکو چھوا ہے شوکانی فرماتے ہیں وفی ھذا ما یزجر عن الغضب
کل من یؤدّ ان لا یکون فی ید الشیطان یصرفہ کیف یشاء انتھی ایک علاج غضب یہ بھی
ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جاے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اسپر بھی غصہ نہ جائے تو خاک پر سجدہ کرے
وضو کرے وباللہ التوفیق منجملہ دس مہلکات کے ایک مہلک یہ غضب بھی ہے

دعا حد لسان یعنی تیز زبانی کی

جو شخص بد زبان فحش گو ہو وہ اللہ سے استغفار کرے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
حضرت سے شکوہ ذرب لسان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کدھر گیا میں تو ہر دن میں سو بار
اللہ سے استغفار کرتا ہوں اخرجہ النسائی والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ذرب لسان
کہتے ہیں فحش بکنے کو حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب ذرب زبان کا یہی گناہ انسان
کے ہوتے ہیں سو جب اللہ ان ذنوب کو بخشدیگا بسبب استغفار کے تو وہ مسبب بھی دور
ہو جائیگا رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم تھے یہ بات انھوں نے
واسطے تعلیم امت کے ارشاد فرمائی ہے کہ جب کوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے

دعا قرض

ایک مکاتب نے پاس علی بن ابی طالب کے آکر کہا میں ادا ورکتابت سے عاجز ہو گیا ہوں
میری کچھ مدد کرو فرمایا کیا میں تجھکو وہ کلمات نہ سکھادوں جو حضرتؐ نے مجھکو سکھائے تھے اگر
برابر جبل صبر کے بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالی اسکو تجھسے ادا کرادیگا کہہ اللھم اکفنی بحلالک
عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک اخرجہ الترمذی والحاکم ترمذی نے کہا حسن ہے
حاکم نے کہا صحیح ہے۔ صبر بفتح صاد وکسر موحدہ ایک مشہور پہاڑ ہے یمن کا۔ میں کہتا ہوں مجھکو

بعد ہر نماز فرض کے اس دعا کے پڑھنے کی عادت ہے میں نے تمام عمر کبھی ایک پیسہ کسی سے
قرض نہیں لیا باوجود احتیاج کے اللہ نے میری ہر حاجت بلا قرض کے پوری کی اور مجھکو
اتنا دیا کہ میں نے ایک جماعت کو ہزار ہا روپیہ بطور قرض حسن دیا پھر کسی نے پورا اور کسی نے
آدھا یا کم ادا کیا اور کسی نے معاف کرا لیا اور کسی نے کچھ نہ دیا میں نے سب سے قطع نظر کی اس
امید پر کہ اللہ تعالی میری ذنوب سے بھی دن حساب کے تجاوز فرمائے اللھم آمین شرح کہتے ہیں
بعض علما نے کہا ہے ینبغی ان یواظب علی ذلک بعد کل فریضۃ الی الجمعۃ الاخری فما تاتی
الجمعۃ الاخری الا وقد اغناہ اللہ تعالی وکل ذلک مشروط بالصدق وصلاح النیۃ
وحسن العقیدۃ انتھی حدیث عائشہ میں فرمایا ہے عیسی بن مریم اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھاتے
تھے اور فرماتے اگر تیر برابر پہاڑ کے قرض سونے کا ہوگا اور تم یہ دعا کروگے تو اللہ تعالی ادا
کرادیگا اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمھا
انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک۔ اخرجہ الحاکم ابو بکر صدیق
کہتے ہیں مجھپر بقیہ قرض تھا جب میں نے یہ حدیث عائشہ سے سنکر یہ دعا پڑھنا شروع کیا تو اللہ نے
میرا قرض ادا کرادیا عائشہ کہتی ہیں مجھپر ایک دینار تین درہم اسماء بنت عمیس کی قرض تھی وہ
جب میرے پاس آتیں تو میں انکی طرف سونھ کرتے شرماتی کیونکہ میری پاس قرض ادا کرنیکو نہ
تھا میں یہی دعا کیا کرتی تھوڑی مدت میں اللہ نے مجھکو رزق دیا جو نہ صدقہ تھا نہ میراث
مجھسے اللہ نے وہ قرض ادا کرادیا اور باقی مال میں نے اپنے گھر والوں میں خوب اچھی طرح پر بانٹا لوگ
عبد الرحمن کی دختر کو تین اوقیہ چاندی کا زیور بنا دیا اور بہت سا مال بچ رہا حاکم نے کہا یہ
روایت صحیح الاسناد ہے اسکو بزار نے بھی عائشہ سے روایت کیا ہے لیکن سند اسکی ضعیف ہے
بہر حال اس دعا کا تجربہ موافق ارشاد صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابو بکر و عائشہ کو

ہوگیا وللہ الحمد اسی طرح ہر مسلمان مومن کو بھی ہو سکتا ہی اگر ضعیف الایمان اور شکی مزاج نہو

دعاء قرض ایضا

معاذ رضی اللہ عنہ پر ایک یہودی کا ایک اوقیہ زر قرض تہا اسنے انکو حبس کرر کہا تہا
حضرت نے فرمایا کیا میں تجہکو ایسی دعا نہ سکہا دوں کہ اگر تجہپر مثل کوہ صبر کے قرض ہو تو
اللہ تعالی ادا کرا دے اے معاذ اللہ سے یہ دعا کر اللّٰہم مالک الملک تؤتی الملک من
تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی
کل شیء قدیر تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج
المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمہما تعطی
من تشاء منہما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمۃ تغنینی بہا عن رحمۃ من سواک اخرجہ الطبرانی
یہ حدیث انس سے بھی رفعاً آئی ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ رجال اسکی ثقات ہیں ابو سعید
رفعاً کہتے ہیں ابو امامہ نے کہا مجہپر ہموم و دیون ہوگئے ہیں فرمایا افلا اعلمک کلاماً اذا
قلتہ اذہب اللہ ہمک وقضی دینک قلت بلی یا رسول اللہ فرمایا صبح وشام یہ دعا کیا کر
اللہم انی اعوذ بک من الہم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من
الجبن والبخل واعوذ بک من غلبۃ الدین وقہر الرجال ابو امامہ کہتے ہیں ففعلت
فاذہب اللہ تعالی ہمی وقضی دینی شوکانی کہتے ہیں ولا مطعن فی اسناد ہذا الحدیث
یہ حدیث مختصر البخاری میں بھی آئی ہے اور مجرب ہے میں اسکو اندر نماز کے بعد تشہد کے
پڑہا کرتا ہوں اگرچہ میرا پڑہنا بالیقین حضور قلب کے ساتھ نہیں ہے لیکن برکت اخبار
صادق مصدوق سے ہمیشہ اثر اسکا دفع ہم وحزن و قہر رجال میں مشاہدہ کیا کرتا ہوں
وللہ الحمد

دعاء نظر بد

سہل بن حنیف کو عامر بن ربیعہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی حضرت نے سہل کے
سینے پر ہاتھ مار کر کہا بسم اللہ اللہم اذہب حرہا وبردہا ووصبہا پھر کہا قم باذن اللہ
وہ اٹھ کھڑے ہوئے پھر فرمایا اذا رای احدکم من نفسہ ومالہ او اخیہ شیئاً یعجبہ
فلیدع بالبرکۃ فان العین حق اخرجہ النسائی وہذا لفظہ والحاکم وابن ماجہ واحمد
ابن مسعود کہتے ہیں اگر وہ آدمی جسکو نظر لگی ہے تو اسکے منخر ایمن میں چار بار اور منخر ایسر میں
تین بار یوں کہکر پھونک دے لا باس اذہب الباس رب الناس اشف انت الشافی
لا یکشف الضر الا انت اخرجہ ابن ابی شیبۃ شوکانی فرماتے ہیں محتمل ہی کہ اسکو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو یا تجربہ پر اعتماد کیا ہو ولا یخفاک ان الرقیۃ الثابتۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی العین لیست بخاصۃ فی بنی آدم بل ثابتۃ
لکل من اصابتہ العین من آدمی او غیرہ لکن حدیث عائشہ میں آیا ہی کہ حضرت عیادت
کرتے بعض اہل اپنے کی اور دست راست سے مسح کر کے فرماتے اللہم اذہب الباس
رب الناس اللہم اشفہ فانت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقماً رواہ
الشیخان یہ حدیث مرفوع معنی ہے اثر موقوف ابن مسعود سے اور ظاہر یہ ہی کہ ابن مسعود نے
اسی حدیث کے اعتماد پر رقیہ وارد کیا ہو اسلیے کہ یہ کچہ مختص ساتھ بنی آدم کے نہیں ہے

دعاء دیوانگی

ابی بن کعب کہتے ہیں ایک اعرابی کو اثر لمم تہا یعنی جنون حضرت نے اسکو اپنے سامنے
بٹہا کر فاتحہ تا مفلحون پڑہی پہر والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم تا
یعقلون پہر آیۃ الکرسی اور للہ ما فی السموات وما فی الارض تا آخر بقرہ وشہد اللہ انہ

لا الٰہ الا ھو تا آخر آیات اِنّ ربکم اللہ الآیۃ تا محسنین یہ آیت سورہ اعراف میں ہے
تعالی اللہ تا آخر مؤمنین پھر دس آیات اول صافات کی تا لازب اور تین آیات
آخر سورہ حشر کی وانہ تعالیٰ جد ربنا الآیۃ سورہ جن سی وقل ھو اللہ احد و معوذتین
اخرجہ احمد والحاکم وقال صحیح اسکے آخر میں یہ بھی کہا ہے کہ فقام الرجل کانہ لم یشتک شیئا
قط اسکو ابن ماجہ و احمد نے بھی روایت کیا ہے لیکن اسکی سند میں ابو جناب ضعیف ہے
باقی رجال رجال صحیح ہیں حدیث دلیل ہی مشروعیت رقیہ جنون پر مطابق اس حدیث
کے۔ اسمیں اسپر بھی دلیل ہی کہ بعض انواع جنون طرف سے شیطان کی ہوتی ہیں نعوذ باللہ منہ
وبہ یندفع قول من قال انہ لا سبیل للشیطان الی مثل ذلک قالہ الشوکانی رح معلوم ہوا
کہ یہ آیات آسیب زدہ کو بھی نافع ہوتی ہیں باذن اللہ تعالے

دعا جنون ایضاً

علاقہ بن صحار کا گذر ایک قوم پر ہوا وہاں ایک دیوانہ تھا جسکو زنجیر میں باندھ رکھا تھا
انہوں نے اسکو فاتحۃ الکتاب سی رقیہ کیا وہ اچھا ہوگیا قوم نے سو بکریاں دیں یہ حضرتؐ
کے پاس آئے فرمایا ھل الا ھذا فلعمری من اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق ھذا لفظ
ابی داود و اسنادہ صحیح ایک روایت میں آیا ہے کہ تین دن تک صبح و شام فاتحہ پڑھکی تھوک
جمع کرکے تھوکتے اخرجہ النسائی وابن السنی ایضاً

دعا کژدم گزیدہ

حدیث ابو سعید میں آیا ہے ایک رہط کا سید کژدم گزیدہ تھا ایک صحابی نے اسپر فاتحہ پڑھکر
تھوکنا شروع کیا وہ اچھا ہوگیا قوم نے اسکو بکریاں دیں جب حضرتؐ سی ذکر آیا فرمایا
وما یدریک انھا رقیۃ اصبتم اقتسموا واضربوا لی معکم بسہم رواہ اھل الصحاح السنۃ کلھم بطولہ

ترمذی کی روایت میں آیا ہے کہ فاتحہ سات بار پڑھی تھی نسائی و ابن ماجہ سی معلوم ہوا کہ
راقی خود ابو سعید خدری راوی اس حدیث کے تھے شوکانی کہتے ہیں حدیث دلیل ہی اسپر
کہ فاتحۃ الکتاب رقیہ نافعہ ہے اور تداوی کرنا ساتھ اوسکے صفت مذکور پر جائز ہی انتہی
میں کہتا ہوں اس حدیث ہی اس بات پر بھی استدلال باشارۃ النص ہو سکتا ہی کہ اگر اللہ تعالے
کسی شخص نیک بخت کو اس امر کا الہام کرے کہ فلاں سورت قرآن یا آیت قرآن فلاں امر
کے لئے نافع ہے تو ہو سکتا ہے جو اعمال آیات سی مشائخ نے لکھے ہیں اور بطریق مرفوع ثابت
نہیں ہیں انکے جواز پر یہی حدیث دلیل ہو وما یدریک انھا رقیۃ ہاں کیفیت عمل میں کوئی
ایسا امر اگر شامل نہو جو طریق شرعی سے بیگانہ سمجھا جائے یہی تلاوت و تفل و تعداد تکرار و
نحوہا ہو فقط دوسرا طریق رقیہ لدغہ عقرب کا یہ ہے کہ پانی میں نمک ملا کر اسپر سورہ کافرون
و معوذتین پڑھکر جای لدغ پر مل دی یہ کیفیت حدیث علی بن ابی طالب میں آئی ہے رواہ
الطبرانی مرفوعاً وقال فی مجمع الزوائد اسنادہ حسن حضرتؐ کو بچھو نے نماز میں ڈنک مارا تھا فرمایا
لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ پھر یہ عمل کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت
کیا ہی مگر بلفظ لا تدع نبیا ولا غیرہ شوکانی فرماتے ہیں وقد اجتمع فی ھذا الحدیث العلاج
بالامرین الالٰھی والطبیعی انتہی تیسرا عمل نیش کا یہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قفطا اس رقیہ
کو عبد اللہ بن زید نے حضرتؐ پر عرض کیا تھا آپ نے اذن دیا اور فرمایا انما ھو مواثیق
رواہ الطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے اسکی اسناد حسن ہی حدیث دلیل ہی اسپر کہ جس رقیہ کے
معنی معلوم نہوں اسکا کرنا درست نہیں ہی مگر اوسی صورت میں کہ شارع نے اسکو مقرر رکھا ہو
جسطرح اس حدیث میں ہی اسکے سوا اور جائز نہیں کیونکہ حضرتؐ نے رقیہ کو دو قسم ٹھیرایا ہے ایک رقیہ
حق دوسرے رقیہ باطل رقیہ حق وہ ہے جو قرآن یا حدیث سی ہو قولاً یا فعلاً یا تقریراً رقیہ باطل

وہ ہی جو اس طرح پر ہو سو جو احادیث نہی میں رُقیے سے آئی ہیں وہ اسی رقیۂ باطل پر محمول ہیں اور جو احادیث اذن رُقیے میں آئی ہیں وہ رقیۂ حق پر محمول ہیں واللہ اعلم

رقیۂ محروق

محمد بن حاطب کہتے ہیں میںنے دیگ اٹھائی میرا ہاتھ جل گیا میری ماں مجھکو ایک مرد کے پاس لیگئیں اور کہا ای رسول خدا اسکا ہاتھ جل گیا ہے فرمایا قریب لاؤ کچھ پڑھکر دم کر دیا میںنے نہ جانا کیا پڑھا پھر میںنے ماں سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھتے تھے کہا اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اخرجہ النسائی واحمد ورجالھما رجال الصحیح انکی ماں کا نام فاطمہ یا جویریہ ام جمیل تھا یہ حدیث اگرچہ رقیۂ محروق میں آئی ہے لیکن کچھ اسپر دلیل نہیں ہے کہ سوا محروق کے اور کسی پر نہ کیا جاوے بلکہ ہر تکلیف پر کچھ بھی ہو یہ رقیہ کر سکتے ہیں خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سی غیر محروق پر رقیہ کیا ہے جسطرح کہ حدیث رافع بن خدیج میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے ورجالہ رجال الصحیح

احتباس بول وحصاۃ

ایک شخص نے ابو الدرداء کے پاس آکر کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہی اور اس کو سنگریزہ ہو گیا ہی انہوں نی اسکو وہ رقیہ سکھا دیا جو حضرت سے سنا تھا ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین فانزل شفاء من شفائک ورحمتا من رحمتک علی ھذا الوجع وہ شخص اچھا ہو گیا اس کو ابو داؤد ونسائی نے روایت کیا ہے لفظ وجع اس جگہ صیغہ صفت مشبہ ہے طیبین جمع ہے طیب کی ۱۲

پھوڑا پھنسی

عائشہ کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی قرحہ یا جرح ہوتا حضرت اپنی انگلی سبابہ زمین پر اس طرح رکھتے پھر اٹھا کر کہتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا اخرجہ مسلم وایضا البخاری واھل السنن الا الترمذی لیکن اس لفظ سے کان یقول للمریض انگلی میں کچھ ذرا سی خاک لگ جاتی اسکو موضع علت یا جرح پر رکھتی

درد دندان وگوش

جو شخص ہر چھینک کی وقت یوں کہیگا الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ما کان اسکو کبھی درد دندان یا گوش نہ ہوگا رواہ ابن ابی شیبۃ عن علی بن ابی طالب موقوفا شوکانی رح فرماتے ہیں یمکن ان یکون ذلک شیئا قد حفظہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویمکن ان یکون مستند ذلک التجربۃ انتھی ا

آنکھ کا دکھنا

انس کہتی ہیں حضرت کو جب رمد ہوتا یا کسی اور کو گھر والوں میں سی یا اصحاب سی تو یہ دعا کرتے اللھم متعنی ببصری واجعلہ الوارث منی وارنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی رواہ الحاکم اسمیں دلیل ہی اس بات پر کہ دعا کرنا دشمن پر رویت ثار کی اور ظالم پر نصرت پانے کی جائز ہے وقد وردت بذلک احادیث ودلت علیہ آیات قرآنیہ

تپ

جسکو تپ آوی وہ یوں کہے بسم اللہ الکبیر اسکو حاکم وابن ابی شیبہ نی ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت انکو اوجاع وحمی میں اس کلمے کا کہنا تعلیم فرماتے تھی نعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار ھذا لفظ الحاکم وصححہ صحیح بخاری میں

ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرتؐ نے ایک اعرابی کی عیادت کی کہا لا باس طہور
انشاء اللہ تعالی احادیث میں آیا ہی کہ تپ بھاپ ہی آگ کی یہ پانی سے سرد پڑجاتی ہی علاج
طب نبوی ہے ولله الحمد

درد چشم وغیرہ

عثمان بن ابی العاص نے حضرتؐ سے کہا جب سے میں اسلام لایا ہوں میرے بدن میں
درد رہتا ہے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ اور تین بار بسم اللہ کہہ پھر سات بار یوں کہہ
اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر ھذا لفظ مسلم ورواہ مالک فی المؤطا
وابن ابی شیبۃ واھل السنن نسائی نے زیادہ کیا فاذھب اللہ ما کان بی فلم ازل امر بہ اھلی
وغیرھم حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہاں بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ
رکھے اور یہ دعا پڑھے یہ جب ہے کہ درد ایک جگہ میں ہو اور اگر کئی جگہ میں ہو تو ہر ایک جگہ
پر ہر جگہ میں اسی طرح پڑھے شوکانی فرماتے ہیں وفی الاعداد التی تردد فی مثل ھذا الحدیث
سر من اسرار النبوۃ ولیس لنا ان نطلب العلۃ فیہ والسبب الذی یقتضیہ کما فی عدد
الرکعات والانصباء والحدود انتھی

وجود الم در بدن

کعب بن مالک نے کہا ہے حضرتؐ نے فرمایا تم میں جب کوئی الم پائے تو نیچے الم کی ہاتھ
رکھکر سات بار یوں کہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ علی کل شیء من شر ما اجد رواہ احمد
والطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہی اس حدیث کی سند میں ابو معشر ضعیف ہی اور توثیق اسکی
لین ہی باقی رجال سند ثقات ہیں شوکانی کہتے ہیں وھذا الحدیث وان کان فی اسنادہ
ابو معشر فالحدیث الاول الثابت فی الصحیح یشھد لہ لانہ شاھد وبیشدّ من عضدہ او تقوّتہ انتھی

اسمیں تحت الم آیا ہی اور حدیث اول میں موضع الم معلوم ہوا کہ ہاتھ اُس طرح پر رکھے کہ بعض
فوق الم ہو اور بعض تحت الم واللہ اعلم حدیث انس میں آیا ہے رکھ ہاتھ اپنا اس جگہ کہ دکھ
ہو پھر کہہ بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا اسکو طاق پھر
پھر ہاتھ اٹھا اور پھر پڑھ رواہ الترمذی وتری مراد تین یا پانچ یا سات بار یا زیادہ اس سے
پڑھنا مراد ہے جمع درمیان اسکی اور حدیث اول کے یوں ممکن ہی کہ ایک بار ہاتھ رکھکر سات بار
پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر دوسری بار سات بار پڑھے اسمیں ان سب احادیث پر عمل ہو جائیگا
اور زیادت الفاظ کو جمع کر لے مثلاً یوں کہی بسم اللہ اعوذ باللہ وبعزتہ وقدرتہ علی کل
شیء من شر ما اجد واحاذر من وجعی ھذا

بیماری

عائشہ کہتی ہیں حضرتؐ جب بیمار ہوتے معوذات پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے جب سختی وجع کی
ہوتی تو میں پڑھکر اونپر ہاتھ پھیرتی بامید برکت رواہ الشیخان وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ
موضع الم اگر خاص ہو تو اس جگہ دم کرے اور اگر الم سارے بدن میں ہو تو سب جگہ پھونکے
یا جس جگہ چاہے اگر سب جگہ دم نہ کر سکے ایک روایت میں اس حدیث کی یہ آیا ہی کہ حضرت
دونوں ہاتھ سے جہاں تک ہو سکتا مسح کرتے سر پر اور موںھ پر اور سامنے کے بدن پر تین بار
اسی طرح کرتے ھکذا فی الصحیحین وھذہ الروایۃ تبین کیفیۃ المسح

حصول گزند و تلخی حیات

انس رفعا کہتے ہیں تمنا نہ کرے کوئی تم میں موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اسکو پہنچا ہے
اور اگر بے کیے نہ بنے تو یوں کہی اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ
خیرا لی رواہ الشیخان نووی نے کہا ہے ہمارے علما کہتے ہیں کہ یہ کراہت جب ہی کہ بسبب

کسی ضرر وغیرہ کے مرنا چاہے اور اگر ڈر سے دین کے بسبب فساد زماں کی ہو تو پھر یہ
تمنا مکروہ نہیں ہے انتہی شوکانیؒ فرماتے ہیں یہ تخصیص ساتھ مجرد استحسان کی ہے اسلیے کہ
نہی عام ہے کسی حال میں بھی یہ آرزو نہ کرے ہاں اگر ضرر نازل ہو یا زندگی ناگوار ہو تو یہ
دعا کرے کہ یہ دعا شارع نے بتائی ہے اور ڈر نا دین پر بسبب فساد زمان کی منجملہ مصداقات
ضرر کے ہے بلکہ جو ضرر طرف دین کے ہوتا ہے وہ نزدیک مومن کے ضرر دنیا سے سخت تر
ہے حاصل یہی کہ کسی کو موت کی آرزو کرنا بسبب کسی شیٔ کے اشیا سے کوئی سی بھی چیز کیوں
نہ ہو نہ چاہیے بلکہ اس تمنا سے عدول کر کے طرف اس دعا کے آئے۔

رقیۂ مرض

ابو سعید کہتے ہیں جبریل علیہ السلام آئے کہا ای محمد کیا تم بیمار ہو کہا ہاں کہا بسم اللہ
ارقیك من كل شيء يؤذيك ومن شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك بسم الله
ارقیك اخرجه مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ
میرے پاس آئے فرمایا الا ارقيك رقية رقاني بها جبريل عليه السلام میں نے کہا بلی بابی و
امی فرمایا بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء فيك ومن شر النفاثات في العقد
ومن شر حاسد اذا حسد تین بار یہ رقیہ کیا اخرجه الحاكم وابن ابي شيبة وابن ماجة
وصححه السيوطي حدیث علی میں رفعا گننا اس کلمے کا مریض کو آیا ہے اللهم اشفه اللهم عافه
اخرجه الترمذي والنسائي والحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين سلمان کو حضرتؐ نے پایا
وہ بیمار تھے کہا یا سلمان شفى الله سقمك وغفر لك ذنبك وعافاك في دينك وجسمك
الى مدة اجلك رواه الحاكم دوسرا شخص بجای سلمان نام اس مریض کا لی حدیث دلیل
ہے اسپر کہ مریض کے لیے دعا کرنا ان الفاظ سے مستحب ہے

دعاء مریض

ابن عباس کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جسکی اجل حاضر نہیں
ہوئی ہے تو سات بار نزدیک اسکے یوں کہے اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان
يشفيك الله اسکو اس مرض سے عافیت دیگا اخرجه ابو داؤد والترمذي وحسنه وابن حبان
وصححه والنسائي والحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين حضرتؐ نزدیک سر مریض کی بیٹھکر یہ کلمات
کہتے رواه النسائي وابن حبان یہ حدیث واسرار نبوت سے ہے ہمکو اسکی سبب سے بحث کرنا نہ چاہیے۔

مرض موت

سعد بن مالک کہتے ہیں حضرتؐ نے دربارہ قولہ تعالی لا اله الا انت سبحانك اني كنت
من الظالمين فرمایا ہے جس مومن نے اسکو اپنی بیماری میں چالیس بار پڑھا اور مر گیا اسکو
اجر شہید کا ملتا ہے اور اگر اچھا ہو گیا تو ہو گیا اور سارے گناہ اسکے بخشدیے گئے اخرجه الحاكم
حدیث میں فائدہ جلیلہ و مکرمت نبیلہ ہے کہ یہ دعا مریض کو نازل منازل شہدا کر دیتی ہے
اور اگر بچ جاتا ہے تو اسکی سارے گناہ بخشدیے جاتے ہیں شوکانی فرماتے ہیں یہ کچھ
مستبعد نہیں ہے اس لیے کہ اس آیت کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے

مرض موت ایضاً

ابو سعید و ابوہریرہ نے شہادۃً کہا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے جس نے کہا لا اله الا الله
والله اكبر لا اله الا الله وحده لا اله الا الله وحده لا شريك له لا اله الا الله له الملك
وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله اپنی بیماری میں پھر مر گیا تو آگ
اسکو نہ کھائیگی اخرجه الترمذي وحسنه ابن حبان وصححه ورواه النسائي واللفظ له
اسکے بعد نسائی نے بعد لا حول ولا قوة الا بالله کے زیادہ کیا ہے کہ اپنی انگلیوں پر پانچ بار

گن کر فرمایا مَن قالھُنَّ فِی یومٍ او فی لیلۃٍ او فی شہرٍ ثم مات ذلک الیوم او فی تلک اللیلۃ
او فی ذلک الشہر غفر اللہ لہٗ ذنبہ شوکانی رح کہتے ہیں طعمہ نار نہ ہونا اسکے قائل کا اسلیے
ہے کہ یہ کلمات مشتمل ہیں توحید پر پانچ بار اور احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ مَن مات لا
یُشرِکُ باللہ شیئاً دخل الجنۃ اور فرمایا ہی مَن کان اٰخر کلامہٖ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ
وورد بِھٰذا المعنٰی احادیث کثیرۃ عن جماعۃ من الصحابۃ فی الصحیحین وغیرھما

مرض موت ایضاً

عائشہ کہتی ہیں میںنے حضرت کو موت سے پہلے سنا کہ وہ اپنی پشت مجھسے لگائے ہوئے
کہتے تھے اللّٰھم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلٰی اخرجہ البخاری ومسلم والترمذی
مراد رفیق اعلی سے انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں جنکا ذکر وحسن اولٰئک رفیقاً میں
آیا ہے یا ملائکہ مقربین جنکو ملأ اعلی فرمایا ہے جوہری نے کہا رفیق اعلی جنت ہے۔ یا یہ دعا ہے
اللہ سے ملنے کی کما یقال اللہ رفیق بعبادہ

ایضاً مرض موت

عائشہ کہتی ہیں حضرت کے سامنے ایک برتن پانی کا رکھا تھا اسمیں ہاتھ ڈالکر موںھ پر
پھیرتے اور کہتے لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات پھر کہتی فی الرفیق الاعلٰی یہاں تک کہ
مقبوض ہوی اور ہاتھ جھک پڑا اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ترمذی کا لفظ
یہ ہے اللّٰھم اعنّی علی غمرات الموت وسکرات الموت غمرات سے مراد سختیاں موت کی ہیں

ایضاً مرض موت

حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے لقّنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اس باب میں ایک جماعت صحابہ سے احادیث آئی ہیں ابوداؤد کا لفظ یہ ہے

لقّنوا موتاکم قول لا الٰہ الا اللہ مراد ملقنین سے یہی کہ حضار میت کو کلمہ طیبہ یاد دلائیں کیونکہ
حدیث معاذ بن جبل میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسکا آخر کلام یہ کلمہ ہوگا وہ جنت میں
جائیگا رواہ ابو داؤد اسکی سند میں صالح بن ابی عریب کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے
واخرجہ ایضاً احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد وقد وردت احادیث بمعناہ
ذکرہ الشوکانی رح فی شرح المنتقی

موت شہادت بلا شہادت

حدیث سہل بن حنیف میں فرمایا ہے جو شخص سوال شہادت کا اللہ سے بصدق دل کریگا
اللہ اسکو منازل شہدا میں پہونچا دیگا گو اپنے بستر پر مر جائے اخرجہ مسلم وابوداؤد
والترمذی والنسائی وابن ماجۃ شوکانی فرماتے ہیں والحدیث یدل علی مشروعیۃ سؤال
العبد لربہ ان یکتب لہ الشہادۃ فان کتبہا لہ فبہا ونعمت وان لم یکتبہا لہ نال منازل
الشہداء وبلغہ اللہ الیہا واعطاہ مثل ما اعطاھم انتہی میں اس جگہ صدق دل سے اپنے رب
سے یہ سوال کرتا ہوں اللّٰھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک
اللّٰھم آمین

دعا میت

ابو سلمہ مر گئے تو حضرت نے ام سلمہ سے کہا یہ کہہ اللّٰھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبیٰ حسنۃ
اخرجہ مسلم بطولہ وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ دوسری روایت میں
یوں ہے کہ یہ دعا کی اللّٰھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی
عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ اخرجہ
مسلم وغیرہ پھر اسپر یٰس پڑھے اسلیے کہ حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے کہ یٰس دل ہے قرآن کا

کوئی شخص اسکو نہیں پڑھتا بارادۂ خدا و دار آخرت لکن اللہ اسکو بخشدیتا ہی تم اسکو
اپنے مردوں پر پڑھا کرو واخرجہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة واحمد و
ابن حبان والحاکم وصححاہ لکن ابن قطان نے اسکو معلل باضطراب و وقف وجہالت
حال ابوعثمان راوی کہا ہے اور دارقطنی نے ضعیف الاسناد مجہول المتن ٹہیرا کر لکھا ہے
ولا یصح فی الباب حدیث انتہی ابن حبان نے کہا المراد بقولہ اقرءوھا علی موتاکم من
حضرۃ الموت وردہ المحب الطبری وقال ھو علی ظاہرہ قال الشوکانی وھذا ھو الصواب
ولا رجہ لاخراجہ من معناہ الحقیقی انتہی

دعاء مصیبت زدہ

ام سلمہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی بندہ جسکو کوئی مصیبت پہونچی اور وہ یون
کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اجرہ
اللہ فی مصیبتہ واخلف لہ خیرا منھا انفرد بہ مسلم قال اللہ تعالی الذین اذا اصابتھم
مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمة و
اولئک ھم المھتدون یہ کلمہ ہر مصیبت مین کہا جاتا ہے صاحب میت بھی اسکو کہی تعلق
مصیبت دفع ہوکر بدل خیر حاصل ہوگا عاجلاً یا آجلاً انشاء اللہ تعالے

دعاء تعزیت

اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت کا نواسہ مرگیا فرمایا ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء
عندہ باجل مسمی اور فرمایا اسکی ماں سے کہو کہ صبر واحتساب کرے اخرجہ الشیخان معاذ کا بیٹا
مرگیا تھا حضرت نے انکو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن
جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر

والھمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واھلینا واولادنا من
مواھب اللہ عز وجل الھنیئة وعواریہ المستودعة یمتع بھا الی اجل معدود وتقبضھا
لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی وکان ابنک من مواھب اللہ
الھنیئة وعواریہ المستودعة متعک بہ فی غبطة وسرور وقبضہ منک باجر کبیر و
الصلوۃ والرحمة والھدی ان احتسبت فاصبر ولا یحبط جزعک اجرک فتندم واعلم
ان الجزع لا یرد شیئا ولا یدفع حزنا وما ھو نازل فکان قد والسلام اخرجہ الحاکم
وابن مردویہ من حدیث معاذ قال الحاکم غریب حسن وزاد ابن مردویہ فی کتاب
الادعیة فلیذھب اسفک ما ھو نازل بک فکان قد والسلام

دعاء رفع وحمل سریر جنازہ

ابن عمر نے کہا ہی بسم اللہ کہے رواہ ابن ابی شیبة موقوفاً بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہین
ہمراہ بسم اللہ کے تسبیح بھی کرے رواہ ابن ابی شیبة ایضا پہر نماز جنازہ پڑہے تکبیر کہے پہر فاتحہ
پڑہے پہر درود پڑہے پہر اللھم انہ عبدک وابن امتک الخ رواہ الحاکم وہ دعا ایت
جو حدیث عوف بن مالک میں آئی ہی اسکو مسلم نے روایت کیا ہی وہ نہایت صحیح ہی اگرچہ
سائر ادعیہ ماثورہ کفایت کرتی ہین وہ دعا یہ ہی اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ
واکرم نزلہ واوسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت
الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا
من زوجہ وادخلہ الجنة واعذہ من عذاب القبر وعذاب النار شوکانی رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہین لیس فی ھذا الحدیث تعیین الموضع الذی یقال فیہ ھذا الدعاء فیقولہ المصلی
بعد ای تکبیرۃ اراد وقد وردت ادعیة غیر ما ذکر ھھنا فینبغی للمصلی
علی الجنازۃ

علی الجنازة ان یاتی منها بما امکنه فاذا استکثر من ذلک فهو الصواب فانّ هذا الموطن لا ینبغی فیه الا المبالغة فی الدعاء والترحم لانه قد اتی بذلک المیت الی اخوانه من المسلمین لیدعوله من صلی منهم علیه وندبهم الشارع الی ذلک وشرعه لهم انتهی پھر جب مردے کو قبر میں رکھی تو کہی منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری رواہ الحاکم عن ابی امامة وقد ضعف ابن حجر اسناد ھذا الحدیث اور کہنا بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ کا حدیث عمر بن خطاب میں مرفوعاً آیا ہے رواہ اھل السنن الا ابن ماجة ورواہ ابن حبان وصححه ترمذی نے کہا حسن غریب نسائی کا لفظ یہی ہے کہ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو یہ کہو۔ پھر بعد فراغ کے دفن سے استغفار کرے اللہ سے اسکے لیے سوال تثبیت کا کرے کیونکہ وہ اس وقت مسئول ہوتا ہے اخرجہ ابو داؤد والحاکم من حدیث عثمان بن عفان وقال صحیح الاسناد والبیهقی باسناد حسن صحیح مسلم میں آیا ہے کہ عمرو بن عاص نے کہا تھا جب تم مجھکو دفن کر چکو تو پاس میری گور کی اتنی دیر تک ٹھیرنا کہ اونٹ کو نحر کرکے اسکا گوشت تقسیم کرتے ہیں تاکہ میں تم سے استیناس کروں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں انتہی پھر بعد دفن کی قبر پر اول و آخر سورۂ بقرہ پڑھے رواہ البیهقی فی السنن عن ابن عمر نووی نے کہا اسکی اسناد حسن ہے گو ابن عمر ہی کا قول ہو کیونکہ ایسی بات رای سے نہیں کہی جاتی ہے یا عموم فضل تلاوت بقرہ سے استعلام کیا ہو باسید انتفاع میت تبلاوت بقرہ واللہ اعلم

دعای زیارت قبور

حضرتؐ نے عائشہ کو یہ دعا وقت زیارت قبور کے پڑھنا بتایا تھا السلام علیکم اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیة اخرجه مسلم

والنسائی وابن ماجة وزاد انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اللهم لا تحرمنا اجرهم ولا تفتنا بعدهم یہ تعلیم دعا تھی کہ لوگ اس طرح پڑھا کریں اس سے استدلال جواز زیارت پر واسطے مستورات کے کما ینبغی نہیں ہے واللہ تعالے اعلم

باب سوم بیانمیں بعض آیات واحادیث متفرقہ کے واسطے احوال وعوارض متفرقہ کے

دفع تعب

اسکا ذکر ہو چکا ہے کہ حضرتؐ نے عوض خادم کے فاطمہ علیها السلام کو وقت جانے کے بستر پر حکم پڑھنے تسبیح وتحمید وتکبیر کا دیا تھا ہر کلمہ ۳۳ بار کہا جائے علی مرتضی کہتے ہیں ما ترکتها ولا لیلة صفین شرجی فرماتے ہیں جو شخص اس عمل پر مواظبت کریگا وہ تعب و درماندگی جسم میں نہ پائیگا اعمال شاقہ اسپر آسان ہو جائینگے وذلک مجرب حضرت صلے اللہ علیه وآله وسلم کا سوتے وقت سورۂ اخلاص ومعوذتین پڑھکر ہاتھوں پر دم کرکے بدن پر پھیرنا تین بار اوپر مذکور ہو چکا ہے وذلک نافع من جمیع الاوجاع باذن اللہ تعالی

حبس شیطان

ابن عمر کہتے ہیں جو شخص بستر پر یہ آیت پڑھکر سوئیگا انما المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ وکلمته القاها الی مریم وروح منه فامنوا باللہ ورسله ولا تقولوا ثلثة انتهوا خیرا لکم انما اللہ اله واحد سبحانه ان یکون له ولد له ما فی السموات وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا اللہ تعالی اس سے اسکو دور اور شیطان کو روک دیگا

کثرت احتلام

بعض صالحین نے فرمایا ہے جب تو سونے کو بستر پر آئے تو سورۂ والسماء والطارق تا لفظ ناصر پڑھکر سوئے۔ کثرت احتلام کی جاتی رہیگی ایک شخص نے ایسا ہی کیا احتلام منقطع ہو گیا وللہ الحمد

جاگنا وقت خاص پر شب کو

بعض صلحاء نے کہا ہے جو شخص وقت خواب کے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تا آخر سورۂ کہف اور قولہ تعالے قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّہَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ ھُمْ عَنْ ذِکْرِ
رَبِّھِمْ مُّعْرِضُوْنَ پڑھکر اللہ سے یہ سوال کریگا کہ میں فلاں وقت فلاں ساعت بیدار
ہو جاؤں تو وہ اس وقت پر جاگ اٹھیگا وقد جرب ذلک جماعۃ وصح ۔

سرق وحرق

پڑھنا آخر سورۂ بنی اسرائیل کا سوتے وقت امن دیتا ہے اس رات کو چوری اور آگ
میں جلنے سے اور وہ شخص مع اپنے ولد اور مال کی اللہ کے حفظ میں رہتا ہے وللہ الحمد

دفع خواب پریشان

سوتے وقت یہ کہنا نُؤْمِنُ بِاللّٰہِ نَثِقُ بِاللّٰہِ نُرُدُّ اُمُوْرَنَا اِلَی اللّٰہِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ موجب اسکا ہوتا ہے کہ خواب میں سوائے خیر کے
اور کچھ نہ دیکھے بلطف اللہ تعالی

دفع قلت نوم

مجد الدین شیرازی نے کتاب الصلوۃ والبشر میں لکھا ہے ایک شخص نے بعض علماء سے کہا
کہ مجھے نیند بہت کم آتی ہے کہا سوتے وقت یہ آیت پڑھ لیا کر اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

حفظ از شر شیطان

حافظ ابو موسی نے اپنی سند سے تا عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہم روایت کیا ہے
کہ ایک مسافر کا گذر ایک مرد خوابیدہ پر ہوا دیکھا کہ اسکے پاس دو شیطان موجود ہیں

ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس نائم کے پاس جا کر اسکے دل کو بگاڑ دے وہ گیا اور
پھر آ کر کہا کہ وہ ایک آیت پڑھکر سویا ہے ہمکو اسپر راستہ نہیں ملتا پھر وہ دونوں چل دیے
مسافر نے اس نائم کو جگا کر یہ حال کہا اور پوچھا تم کون سی آیت پڑھکر سوئے ہو کہا یہ آیت
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی
الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ **ف** بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو شخص سورۂ اخلاص معوذتین
والٰھکم الٰہ واحد الآیۃ اور آمن الرسول تا آخر سورہ اور آخر سورۂ کہف پڑھکر یہ کہیگا اللھم
امنی نومۃ العافیۃ برضاک وایقظنی بالعافیۃ وارنی فی منامی ما یسرنی ویفرحنی ولا
ترنی ما یسوءنی ویحزننی انک علی کل شیء قدیر پھر سو رہیگا تو اللہ کے اذن سے ایسی چیز
دیکھے گا جو اس کو خوش کریگی

برای فزع وارق

کتاب ترمذی میں آیا ہے کہ خالد بن ولید نے حضرت سے شکایت کی کہ نیند نہیں آتی
ہے فرمایا اپنے بستر پر یہ دعا کر اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ
السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا
اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَلَیَّ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ سنن ابو داؤد و ترمذی میں آیا ہے کہ حضرت واسطے فزع کے یعنی نیند میں ڈر جانیکے
یہ دعا انکو سکھاتے تھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ
وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اولاد عاقل کو یہ دعا
سکھاتے اور غیر عاقل کے لیے لکھکر لٹکا دیتے **ف** طبرانی کہتے ہیں ایک شخص نے

حضرت سے شکایت وحشت کی فرمایا کہ سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح
جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت اس شخص نے یوں ہی کیا اللہ نے اسکی وحشت
دور کردی صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جب کوئی تم میں خواب مکروہ دیکھے تو بائیں طرف تین بار
تھتھکاری اور شیطان اور اس رؤیا سے تعوذ کرے اور کسی سے نہ کہے اور کروٹ بدلے
وہ خواب اس کو ضرر نہ پہونچا یگی

حضرت کو خواب میں دیکھے

ہزار بار سورہ کوثر طہارت پر پڑھکر خواب میں جانے سے رؤیت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی میسر آتی ہے شرجی نے کہا ذلک مجرب ۔ ٥
سحر کرشمہ وطلش بخواب می دیدم   زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست

دفع جن

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بعض معادن پر والی تھے لوگوں نے کہا یہاں جن بہت ہیں
کہا کثرت سے اذان ہر وقت کہا کرو چنانچہ ایسا ہی کیا پھر کسی جن کو وہاں نہ دیکھا

دفع ہم

علی مرتضی کہتے ہیں حضرت نے مجھکو مہموم دیکھکر فرمایا بعض اہل اپنی کو حکم دے کہ وہ تیری
کان میں اذان کہدیں کہ یہ دوا ہم کی ہے میں نے ایسا ہی کیا مجھ سے ہم دور ہو گیا

برائے صرع

بعض علما نے ایک مرگی والے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی تھی وہ اچھا ہو گیا

برائے راہ یابی

بعض علماء صالحین نے کہا ہے آدمی جب راہ بھول جاوے تو اذان کہے البتہ اسکو راہ بتادیگا

حفظ وبسط رزق

حسن بصری کہتے ہیں ایک جماعت اہل اقتدار کی عادت تھی کہ وہ لقد جاءکم رسول
من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا
فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم بعد ہر نماز فرض کے
پڑھا کرتے اور کہتے تھے بہا نحفظ وبہا نرزق پھر کہا مجھکو گمان ہے کہ یہ بات تو علیہ توکلت
سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

نصر فی الحرب

ولی کبیر احمد بن موسی بن عجیل نے کہا ہے چار آیتیں ہیں سامنے دشمن کے پڑھنے سے
دشمن مغلوب مقہور ہو جاتا ہے آدمی جس شخص سے خائف ہوا سکی روبرو پڑھے اللہ
اسکو شر سے اسکے بچا لیگا ہر آیت میں دس قاف ہیں ایک آیت بقرہ میں ہے الم تر
الی الملا من بنی اسرائیل الی قولہ واللہ علیم بالظالمین دوسری آل عمران میں لقد سمع اللہ
قول الذین قالوا۔ الی آخر الآیۃ تیسری درۂ نساء میں الم تر الی الذین قیل لہم کفوا ایدیکم
الی آخر الآیۃ چوتھی سورہ مائدہ میں واتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق تا آخر آیت بعض اہل علم نے
کہا ہے کہ اگر ان آیات کو لکھکر نیزہ وغیرہ میں بمقابلہ عدو لٹکا دیا جاوے وقت حرب کے
تو وہ مخذول ہو کر بھاگ جائیں شرجی کہتے ہیں وقد جرب ذلک وصح بحمد اللہ تعالی

ہتھیار اثر نہ کرے

سورہ ہود کو لکھکر اپنے پاس رکھے کوئی حرف نہ ٹوٹے نہیں اسپر ہتھیار کا اثر ہو گا بلکہ اسکو
نصر وظفر حاصل ہو گی اور اسکی ہیبت پڑیگی اسی طرح اگر ایک مٹھی مٹی کی لیکر اور اوسپر
سیہزم الجمع ویولون الدبر پڑھکر اج ه زط کہکر وہی دشمن پر پھینک مارے شکست عدو

ہو جاتی ہی وذلک من المجربات اسی طرح حرب میں روبروی دشمن حم لا ینصرون کہی حضرت
نے بعض غزوات میں اسی طرح کیا تھا اور صحابہ کو اسکے کہنے کا حکم دیا تھا حبیب بن مسلمہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا کہنا وقت ملاقات عدو کے مستحب رکہتے تھی ابن ابی الدنیا
نے کہا ایک قوم نے ایک حصن کا حصار بلاد روم میں کیا تھا اور یہی کلمہ کہا اور تکبیر کہی
قلعہ پھٹ پڑا دشمن بھاگ گئی وللہ الحمد والمنۃ

چشم زخم

یہ عزیمت واسطے نظر بد کے مجرب ہے یہ آیت پڑہے لخلق السموات والارض اکبر من
خلق الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر
کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر اسی طرح جو کوئی عائن یا ساحر کو یا فلان
لیکر اور اسکا نام لیکر وقت نظر لگنے کے یا اثر سحر کے پکاریگا تو عمل اسکا باطل ہو جائیگا
شرجی نے کہا وقد جرب ذلک وصح سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نظر لگ گئی تھی حضرت نے
عائن سے کہا اپنی مونہہ ہاتھوں پاؤں کو دہو اور داخل ازار کا غسل کر پہر وہ پانی معیون پر ڈالا
فوراً اچھا ہو گیا

ایضاً برائے چشم زخم

کوئی پاک کپڑا یا تاگا تین گز لیکر اور ناپ کر پاس اسکے رکھدی جو اس معیون کو رکہتا ہے
پہر اس عزیمت کو بار بار پڑہے پہر اس کپڑے یا تاگے کو ناپے اگر گہٹے یا بڑہے تو اثر نظر ہے
اور جو کم و بیش نہو تو پہر وہ نظر نہیں ہی عزیمت یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بلاغ الا باللہ
تین بار اسی طرح کہی پہر تین بار سورہ فاتحہ پڑہے پہر کہے عزمت علیک وایتہا العین التی
فی فلان بن فلانۃ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ وبنور عظمۃ وجہ اللہ بما جری بہ القلم

من عند اللہ الی خیر خلق اللہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزمت علیک فلما
العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق اصیا اشراھیا ادونای اصباؤت ال شدی عزمت
علیک ایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق شہت بہت اشمت یا قطاع النجا النجا
الوحا الوحا الذی لا یقوی علیہ ارض ولا سما اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ کما
اخرج یوسف علیہ السلام من الجب الضیق وجعل لموسی فی البحر طریق والا فانت بریئۃ
من اللہ تعالی واللہ تعالی بری منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف
قل ھو اللہ احد اللہ الصمد تا آخر سورت اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لو انزلنا
ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ تا آخر سورت فاللہ خیر حفظا
وھو ارحم الراحمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و
صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم انتہی میں کہتا ہوں اس عزیمت کو واسطے
دفع نظر بد کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بہی قول جمیل میں لکہا ہی چند الفاظ کا تفاوت
ہے میں ہمیشہ اسکو اطفال اہل بیت پر کیا کرتا ہوں ہمیشہ مجرب پایا کبہی بحمدہ تعالی تخلف اثر کا
نہیں ہوا شرجی رح نے ایک اور عزیمت بہی چشم زخم کی آیات سی لکہی ہے وہ بہی نافع ہے۔

برای زبان بندی

شرجی رح نے فرمایا ہے ھذہ سکتۃ مجربۃ تقرأ ثلث مرات یعنی اس کو تین بار پڑھے
اللھم یا من شانہ الکفایۃ وسرادقہ الرعایۃ یا من ھو الغایۃ والنہایۃ اختم علی لسان
فلان بن فلانۃ اللھم وعلی سمعہ وقلبہ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا
پہر تین باریوں کہے صم بکم عمی فھم لا یرجعون ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی

ابصارهم غشاوة کهیعص لا یتکلمون حمعسق لا یعقلون

ایضا برائے عقد لسان

جسکے شر سے ڈر ہوا سکے پاس وقت دخول کی یہ کہے الیوم نختم علی افواههم ولا یؤذن
لهم فیعتذرون صم بکم عمی فهم لا یعقلون

برای خوف از سلطان وغیرہ

کهیعص کفیت حمعسق حمیت داہنے ہاتھ کی انگلی کو بند کرے لفظ اول کی ہر حرف
کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرلے لفظ ثانی کے ہر حرف کی نزدیک
پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کیے چلا جاے پھر دونوں کو اسکی سامنے کھولدے
جس سے ڈرتا ہے شرجی نے کہا فانه یامن من شره ولا یری مکروها باذن الله تعالی
یہ عمل بعینه قول جمیل میں مذکور ہی اس لفظ سے وسمعته یقول من خاف ذا سلطان فلیقل
الخ شفاء العلیل میں کہا ہی لفظ اول سے کهیعص اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہے یعنی جب کاف
کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولی تو دوسری
انگلی بند کرلی اور یای تحتانی کے بعد تیسری انگلی اور عین کی بعد چوتھی اور صاد کے بعد
پانچویں بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ
کی بند کرلے انتہی میں کہتا ہوں مینے اس عمل کا بارہا تجربہ کیا صحیح پایا ولله الحمد امام غزالی نے
کتاب خواص القرآن میں فرمایا ہے بعض صالحین نے یہ آیت سنی حمعسق کذلک یوحی
الیك والی الذین من قبلك الله العزیز الحکیم کہا مینے معلوم کیا کہ اسمیں کوئی سر الہی ہے
مینے اوسکو وقت شدائد کے سپر ٹھیرایا مجھکو یہ ایک رقبہ ہاتھ آیا شرجی کہتے ہیں وما یقال
عند من یخاف شره اللهم انی ادرءك فی نحره واعوذبك من شره اللهم اکفنیه کیف شئت

وبما شئت اللهم علیك بفلان فانك لا تعجزك ویقال فی وجه من یخاف شره وطلب
منه حاجة اللهم انی اسألك خیره وخیر ما جبلته علیه ومن قال عند الدخول علی
من یخاف شره رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی
من لدنك سلطانا نصیرا لم یضره شیء باذن الله تعالی

برای وقایت از ہر سوء

بعض علما نے کہا ہے جو شخص ہر دن پچیس بار یہ کلمہ کہیگا استغفر الله العظیم الذی
لا اله الا هو الحی القیوم الذی لا یموت ابدا واتوب الیه وہ اپنی نفس و مال و ولد میں
کوئی شی مکروہ نہ دیکھیگا شرجی نے مجرب صحیح کہا ہی کعب احبار کہتے ہیں قرآن میں سات
آیات ہیں میں جب انکو پڑھتا ہوں تو کچھ پروا نہیں کرتا اگرچہ آسمان زمین پر منطبق ہوجاے
تب بھی اسکے اذن سے میں نجات پاؤنگا ایک قل لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا هو
مولانا وعلی الله فلیتوکل المومنون دوسری وان یمسسك الله بضر فلا کاشف له الا
هو وان یمسسك بخیر فلا راد لفضله یصیب به من یشاء من عباده وهو الغفور الرحیم
تیسری وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها ویعلم مستقرها ومستودعها کل
فی کتاب مبین چوتھی انی توکلت علی الله ربی وربکم ما من دابة الا هو آخذ بناصیتها
ان ربی علی صراط مستقیم پانچویں وکاین من دابة لا تحمل رزقها الله یرزقها و
ایاکم وهو السمیع العلیم چھٹی ما یفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وما یمسك
فلا مرسل له من بعده وهو العزیز الحکیم ساتویں ولئن سالتهم من خلق السموات والارض
لیقولن الله قل افرایتم ما تدعون من دون الله ان ارادنی الله بضر هل هن
کاشفات ضره او ارادنی برحمة هل هن ممسکات رحمته قل حسبی الله علیه یتوکل المتوکلون

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی ان آیات کا قاری یا حامل ہوگا اگر اسپر پہاڑ عذاب کا برابر کوہ احد کے آیزیگا تو بھی اللہ انکی برکت سی اسکو اٹھا دیگا علی مرتضیٰ نے فرمایا ہے جنے آیات ہفتگانہ کو اپنا وظیفہ صبح و شام کا کیا وہ آفات زمان سے طوارق حدثان سی امن میں ہوا اللہ کے جلباب حفظ میں کید اعداء سے گیا اسکی حفاظت کے سراپردہ میں انواع شر و بلایا سے باذن خدا داخل ہوا شرحی کہتے ہیں فعلیک بالمحافظۃ

علیہا واللہ ولی المتقین

برارت من النار

بعض صلحاء کو مرض سخت ہوا بیہوشی ہوگئی ملک الموت کو اس حالت میں دیکھا کہا میں تیرے لیے براءت نار سی لکھدوں کہاہاں ایک ورق پر لکھا پایا استغفر اللہ استغفر اللہ سارا کاغذ ظاہراً باطناً اسی سے مملو تھا کہا ھٰذہٖ براءۃ من النار مریض اس مرض سی اچھا ہوگیا اور مدت تک زندہ رہا وہ ورقہ نزدیک اسکے تھا و قد قال تعالیٰ

وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون

جلب رزق

اسلیے کثرت استغفار سی بڑھکر کوئی چیز نہیں ہے یہ جس طرح ماحی ذنوب ہی اسی طرح جالب رزق ہی قال تعالیٰ فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا و یمددکم باموال و بنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار استسقا کیا استغفار سے زیادہ کچھ نہ کہا پوچھا تو فرمایا لقد طلبت الغیث بمجادیح السماء پھر آیت پڑھی استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا الی اجل مسمّی

غفران ذنب و کفایت ہمّ

اس باب میں درود شریف تریاق مجرب ہے فضائل درود کے رسالہ زیادۃ الایمان میں بہت سے لکھے ہیں ابی بن کعب نے جب یہ کہا اجعل لک صلوتی کلہا تو فرمایا اذن یغفر ذنبک و تکفی ہمک رواہ الشیخان والترمذی وغیرہم شرجی کہتے ہیں جمیع الاذکار لا تفید ولا تقبل الا مع حضور القلب الا تلاوۃ القرآن والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانہما یقبلان مع عدم حضور القلب انتہیٰ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک بار کے درود پر اللہ دس بار رحمت کرتا ہے سو اس سے بڑھکر اور کیا فائدہ ہوگا کہ اللہ اپنے بندے پر رحمت کرے قول جمیل میں کہا ہے واوصانی بمواظبۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل یوم و قال بہا وجدنا ما وجدنا انتہیٰ

دفع کربت

ایک شخص صالح ایک کربت میں گرفتار تھے اونھوں نی اس درود کا وظیفہ کیا اللہم صل علی محمد ن النبی الامی الطاہر الزکی صلوۃ تحل بہا العقد و تفک بہا الکرب اللہ نے انکو اس کربت سی رہائی بخشی یہ بھی آیا ہے کہ کوئی دعا بے درود کی قبول نہیں ہوتی ہی **حکایت** ایک شخص کا باپ بعض بلاد میں مرگیا اسکا موںھ و بدن سیاہ ہوگیا پیٹ پھول گیا اسنی کہا لاحول ولا قوۃ۔ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعب ہوا اتنے میں وہ سوگیا دیکھا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اسکے باپ کے بدن پر ہاتھ پھیرا وہ سفید ہوگیا کہا تم کون ہو کہا میں تیرا نبی محمد رسول خدا ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تیرا باپ مسرف تھا لیکن مجھپر درود بہت بھیجتا تھا میں اس حالت سکے دور کرنے کو آیا اسکی آنکھ کھل گئی دیکھا تو باپ کے بدن پر نور تھا اللہ تعالےٰ کی حمد کی

اور اسی طرح کفن دفن کیا انتہی ہ

لب گوہر فشاں وا ہونگی جب عرض شفاعت کو	تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منہ بد کا
بنیں گی جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت میں	کھلیگا حال امت کو تری انعام بیحد کا
خدا ان مانگی کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو	ترا دستِ عطا ضامن ہی جب سے کل مقصد کا

تحصن من جمیع الآفات

اس مطلب کے لیے کوئی شی نافع تر ذکر خدا سے نہیں ہے فضائل ذکر کے حصن حصین وعدہ ونزل الابرار میں یکجا لکھے گئے ہین ادنے فائدہ اس ذکر کا یہ ہے کہ ذاکر ہمنشین مذکور ہوتا ہے اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت عمل ہوگی ذکر شارحِ صدر رمزیل قسوت قلب جالب رزق وغیرہ منافعِ ظاہر وباطن ہے ایک عالم بالعدنی ذکر میں ایک کتاب مستقل لکھی ہے اسمیں سو فائدے دین ودنیا کے بتائے ہیں گر نجات دارین وفوز کونین کا یہی ذکر رب العالمین ہے پس بس الفاظ اذکار کے جیسے تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہا کتب ادعیہ وحدیث مین معروف ہیں حضرت نے فرمایا تہا لایزال لسانك رطبا من ذكر الله **حکایت** مالک بن انس کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا معاملہ کیا کہا مجھے اس کلمے پر بخش دیا جسکو عثمان بن عفان وقت رویتِ جنازہ کے کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لایموت ابدا ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے رفعا ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہر روز سو بار لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہے اسکو کبھی فاقہ نہیں پہونچتا ایک جماعت مشائخ نے کہا ہے اللہ نے جب حملۂ عرش کو حکم حمل عرش کا دیا اونوں نے کہا اے رب ہمکو اتنی طاقت نہیں ہے فرمایا یہ کلمہ کہو جب کہا تو عرش کو اٹھا لیا شرجی کہتے ہیں وقالوا لهذه الكلمة تاثير عظيم في معاناة الاشغال الصعبة وتحمل المشاق وفي الدخول على من يخاف شره انتهى ابوموسى اشعری

سے فرمایا تہا الا ادلك على كنز من كنوز الجنة قال بلى يا رسول الله قال لاحول ولاقوة الا بالله رواه البخاری وغیرہ

دفع انواع بلا بدعا

دعا کا حکم قرآن وحدیث مین بشدومد تمام آیا ہے کتب ادعیہ میں فضائل ومنافع وفوائد اوسکی مذکور ہین جو دعا سے محروم ہی وہ ہر خیر سے محروم ہی افضل دعا اور اقرب الی الاجابۃ وہ ہی جو ساتھ حضور قلب وصدق التجا کے ہو گویا داعی لجۂ بحر میں غریق ہی سوا اللہ کی اوسکو کسی اور سے کچھ تعلق نہیں ہی جسطرح حال ذوالنون علیہ السلام کا تہا لہذا حضرت نے فرمایا ہے دعوة اخي ذي النون لايدعو بها عبد مسلم في شيء قط الا استجيب له رواه الترمذی وغیرہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جو شخص اپنی دعا میں پانچ بار لفظ ربنا کہتا ہے اسکی دعا قبول ہوتی ہی اسکو آیات آخر سورۂ آل عمران سے اخذ کیا ہی کہ انمیں یہ لفظ پانچ بار آیا ہی پھر کہا ہی فاستجاب لهم ربهم شرجی کہتے ہیں احسن الدعاء ما كان في القرآن انتہی میں کہتا ہوں جملہ ادعیۂ قرآن کتاب نزل الابرار میں یکجا جمع ہیں اور حزب اعظم میں بھی موجود ہیں پھر بعد قرآن کے وہ ادعیہ ہیں جو سنت مطہرۂ صحیحہ سے ماثور ہیں انسے بہتر کوئی دعا نہیں ہی دین ودنیا کا کوئی مطلب ایسا نہیں ہی جو انمین مذکور نہو پھر وہ ادعیہ صحیحہ جو اولیاء متقین سے سند صحیح ثابت ہیں اوقات دعا واماکن اجابت دعا وآداب دعا کا ذکر عدہ حصن حصین میں مرقوم ہے دعا ساعت جمعہ میں قبول ہوتی ہی اس ساعت میں اختلاف ہے دو قول قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ پڑہنے سے تا ختم نماز وقت اجابت کا ہے دوسرے آخر روز جمعہ قبیل مغرب بلکہ یہی قول قوی ہے اور یہ قبول مجرب ہے مینے بھی اسکا تجربہ ہر دو ساعت میں کیا صحیح پایا ولله الحمد

ردضالہ وآبق

اہل علم نے کہا ہے جسکی کوئی چیز ضائع ہو جاوے وہ یاحفیظ ایک سو انیس بار بلا کم و بیش
کہکر یہ آیت پڑہے یابُنَیَّ اِنَّہا اِن تَکُ مِثقالَ حَبَّۃٍ مِن خَردَلٍ فَتَکُن فی صَخرَۃٍ اَو فِی السَّمٰوٰتِ
اَو فِی الاَرضِ یَاتِ بِہَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطیفٌ خَبیرٌ اسکو بھی ایک سو انیس بار تکرار کرے اللہ
تعالی اسکی ضالہ کو رد کر دیگا اور اوس شی کو محفوظ رکہیگا شرجی نے کہا صحیح مجرب حکایت
رسالۂ قشیری مین کہا ہے جعفر خالدی کی انگوٹھی دجلہ مین گر گئی اونکے پاس دعا مجرب
واسطے ضالہ کے تھی اونہون نے وہ دعا پڑہی وہ نگین اونکو درمیان اوراق کتاب کے
مل گیا وہ دعا یہ ہے اللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَومٍ لَا رَیبَ فِیہِ اجمَع عَلَیَّ ضَالَّتِی اِنَّکَ لَا تُخلِفُ المِیعَاد

عزیمت اخذ سارق

دو آدمی ایک ابریق لیکر مقابل یکدیگر بیٹھین اور اوسکو درمیان سَبَّابَتَین کی اوٹھائین
اور نام متہم کا ابریق مین لکھین اور سورہ یٰسٓ تا وَجَعَلَنِی مِنَ المُکرَمِین پڑہین اگر سارق
وہی ہے تو ابریق دور کریگا اگر نہ پھرے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے متہم کا لکھی واحد بعد
واحد جسکے نام پر چکر کھائے وہی چور ہے شرجی نے کہا و ذلک مجرب

برائے تپ

اسکو لکھکر بازو پر تپ زدہ کے باندہ دیا جاے باذن اللہ جلد صحت ہوگی بسم اللہ الرحمن الرحیم
براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم و تشرب الدم و تھشم العظم
اما بعد یا ام ملدم ان کنت مومنۃ باللہ والیوم الآخر فبحق محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق عیسی
بن مریم علیہما السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا ھشمت لہ

عظما و تحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الٰھا آخر لا الٰہ الا اللہ العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ
من اللہ واللہ بریء منک و حسبنا اللہ و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ذکرہ الشرجی اسکو قول جمیل میں بھی نقل کیا ہے اور رقیۂ محموم ہیر ایاہی ام ملدم زبان عرب
مین تپ کی کنیت ہے اور بجای فلان بن فلانہ کے نام مریض کا اور اسکی ماں کا لکھی پھر کہا
ہے کہ ایک عمل دفع تپ کا یہ بھی ہے کہ ہر روز بعد نماز عصر کے سورہ مجادلہ تین بار تپ والے پر پڑہے
انتہی مجھکو رقیۂ مذکور کا بارہا تجربہ ہوا ہے باذن اللہ تعالی ہمیشہ صحیح پایا و للہ الحمد

ایضا برای تپ

آیات تخفیف کو لکھکر محموم پر لٹکا دے وہی قولہ تعالی ذٰلِکَ تَخفِیفٌ مِن رَبِّکُم وَرَحمَۃٌ یُرِیدُ اللہُ
اَن یُخَفِّفَ عَنکُم وَخُلِقَ الاِنسَانُ ضَعِیفًا اول بسملہ آخر مین درود لکھی اور اگر آیہ قُلنَا یَا نَارُ
کُونِی بَردًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبرَاھِیمَ اور آیہ رَبَّنَا اکشِف عَنَّا العَذَابَ اِنَّا مُؤمِنُونَ اور آیہ وَاِن
یَمسَسکَ اللہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہُ اِلَّا ھُوَ وَاِن یُرِدکَ بِخَیرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضلِہِ یُصِیبُ بِہِ مَن یَشَاءُ مِن
عِبَادِہِ وَھُوَ الغَفُورُ الرَّحِیمُ بڑہا دے تو اور بھی بہتر ہے

برائے حمی ربع

اسکو تلیث بھی کہتے ہین۔ محموم غسل کرے اور چوب خارسی یا کسی اور چوب سے اسکی ذراع ایمن پر
لا الہ الا اللہ اور ذراع ایسر پر محمد رسول اللہ اور ساق ایمن پر جبرئیل اور ساق ایسر پر میکائیل اور شق ایمن پر
اسرافیل اور شق ایسر پر عزرائیل لکھدے وہ بہت جلد صحت پائیگا و ھذا مجرب و صح اسیطرح پشت محموم
پر اذان و اقامت لکھی یبرأ سریعا باذن اللہ تعالی اسکا ذکر بعض علماء کبار نے کیا ہے تھوڑے لوگ اسکو جانتے ہین

برائے درد سر

اس عزیمت کو لکھکر سر پر رکھدے بسم اللہ الرحمن الرحیم کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکرُ رَحمَتِ رَبِّکَ عَبدَہُ زَکَرِیَّا

حمعسق کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کم من نعمۃ للہ علی کل عبد شاکر وغیر شاکر وکم من نعمۃ للہ علی کل قلب خاشع وغیر
خاشع وکم من نعمۃ للہ علی کل عرق ساکن وغیر ساکن اُسکن ایہا الوجع بعزۃ من لہ ما سکن
فی اللیل والنہار وہو السمیع العلیم شرجی کہتے ہیں ہذا مما اشتہرت برکتہ للصداع

ایضا برائے درد سر

آخر جمعہ ماہ رمضان میں لکھکر رکھ چھوڑے بسم اللہ الرحمن الرحیم الم تر الی ربک
کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا ثم قبضناہ الینا قبضا
یسیرا اسکو شرجی نے نافع مجرب کہا ہے

ایضا برائے درد سر

عازم اپنا ہاتھ سر پر درد مند کے رکھکر یہ پڑھے بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض والسماء بسم اللہ الذی
اسمہ برکۃ وشفاء بسم اللہ الذی بیدہ الشفاء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء
وہو السمیع العلیم اسکو تین بار یا سات بار تکرار کرے باذن خدای شافی جلد صحت ہوگی

برائے شقیقہ خاصۃ

آیہ سورۂ رعد قل من رب السموات والارض قل اللہ قل افاتخذتم من دونہ اولیاء لا یملکون لانفسہم
نفعا ولا ضرا قل ہل یستوی الاعمی والبصیر ام ہل تستوی الظلمات والنور ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا
کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شیء وہو الواحد القہار پڑھکر دم کرے

برائے درد دل

اس آیت پاک کو ایک ظرف خاک جدید میں زعفران وگلاب سے لکھکر پلادے ونزعنا ما فی
صدورہم من غل تجری من تحتہم الانہار وقالوا الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا

لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموہا بما کنتم تعملون

برائے درد دنداں

اس آیت کو لکل نبإ مستقر وسوف تعلمون ایک پرچہ صغیر پر لکھکر دندان دردناک پر رکھدے
انشاء اللہ تعالی درد ٹھیر جائیگا یہ مجرب ہے اسکے بعد شرجی نے ایک عمل فاتحہ کا واسطے وجع
ضرس کے لکھا ہے وہ طول طویل ہے پہر کہا ہے وذلک مع حسن الظن من الوجیع والعازم
فانما یقع الخلل وعدم النفع من جہتہما والا فکتاب اللہ واسماؤہ لا شک فی نفعہا و
برکتہا والحمد للہ رب العالمین میں کہتا ہوں یہ عزائم واعمال جو مجرب صلحاء وعلماء ہیں
انکا نفع یقینی ہے لیکن اکثر خلق کی ذہن میں انکی وقعت نہیں ہے اور اعتقاد ضعیف ہے
بسبب ضعف ایمان کی ورنہ ہر عمل بجای خود تریاق مجرب ہے مینے اکثر اعمال کو انمیں سے استعمال
کیا بحمدہ تعالی مجرب ونافع پایا اور جنکا استعمال نہیں کیا ہے مجھکو انکی نسبت بہی عقیدہ تجربہ
کا ایسا ہی ہے وباللہ التوفیق ایک دوا داڑھ کی یہ ہے کہ انیس بار بسم اللہ کو بعدد
حروف بسملہ پڑھے انشاء اللہ نفع وحسن پائیگا **حکایت** امام غزالی رح نے کتاب خواص القرآن
میں لکھا ہے کہ بصری میں ایک شخص تہا وہ دانت کا رقیہ کرتا تہا لیکن کسی کو بخل سے سکہاتا نہ تہا
جب مرنے لگا کہا اب لکھ لو لوگونکو نفع ہوگا میں بھی کتمان علم سے خلاص ہو جاؤنگا وہ یہ حرف ہیں
کہیعص حمعسق لا الہ الا ہو رب العرش العظیم ولہ ما سکن فی اللیل والنہار وہو السمیع العلیم

برائے رمد

اسکے لیے یہ آیت اذہبوا بقمیصی ہذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا فکشفنا عنک
غطاءک فبصرک الیوم حدید لکھکر صاحب رمد پر لٹکادے نفع ہوگا۔ امام شافعی سے
ایک شخص نے شکایت رمد کی او سکو یہ لکھدیا بسم اللہ الرحمن الرحیم فکشفنا عنک غطاءک

فبصرک الیوم حدید قل هو للذین اٰمنوا هدی و شفاء اور کہدیا کہ اسکو باندہ لی وہ شخص
اچہا ہوگیا **حکایت** لیث بن سعد کہتے ہیں مینے عقبہ بن نافع کو ضریر دیکہا پہر بصیر پوچہا
اللہ نے تمہاری آنکہوں کو کسطرح پہیر دیا کہا مجہے کسی نے خواب میں کہا کہ تو کہہ یا قریب یا مجیب
یا سمیع الدعاء یا لطیفا لما یشاء رد علی بصری میں اس دعا کو پڑہا اللہ نے روشنی آنکہ کی
پہیر دی **ف** غزنوی کہتے ہیں شیخ فریدالدین رح سے جو کہ بلاد ہند میں مشہور ہیں روایت ہے
کہ جو شخص ناخن ہر دو ابہام پر آیۂ فکشفنا عنک الخ سات بار پڑہکر پہر ہر بار حضرت پر درود بہیجکر
اور دونوں ابہام پر پہونک کر انکو آنکہوں پر پہیریگا تو واسطے نور بصر و زوال ضرر کے آنکہ کی
نفع کریگا انشاءاللہ تعالی میں کہتا ہوں شیخ حسینی جو میرے والد مرحوم کے مرید تہے وہ ہمیشہ اس آیت
شریف کو واسطے ابقاء نور چشم کے پڑہا کرتے تہے انکی عمر طویل ہوئی آنکہوں کی روشنی بدستور تہی ولِلّٰہ الحمد

براے رعاف

اگر خون ناک سے بہے اور بند نہو تو یہ آیت لکہکر سر پر راعف کی رکہدی یا سر پر ہاتہ رکہکر
پڑہ دی پہر کہے کف ایہا الرعاف بحق الواحد القہار العزیز الجبار وہی قولہ تعالی ان اللہ یمسک
السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکہما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا
یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء

نماز استخارہ

یہ نماز صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے رفعاً ثابت ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم کو اسکی تعلیم کی طرف مزید توجہ تہی جسطرح کوئی سورت قرآن پاک کی سکہاتے تہے
اسی طرح اس دعا کو تعلیم فرماتے اور کہتے اذا ہم احدکم بامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ
ثم لیقل - اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک و اسالک من فضلک

العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت
تعلم ان ہذا الامر الذی انا عازم علیہ و یسمی حاجتہ خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی و
عاقبۃ امری وعاجلہ واٰجلہ فقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا
الامر شر لی فی دینی ودنیای وعاقبۃ امری ومعاشی وعاجلہ واٰجلہ فاصرفہ عنی
واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ یا رب العالمین مسند امام احمد میں مروی ہے
ایا ہم من سعادۃ ابن اٰدم صلوتہ الاستخارۃ و رضاہ بما قضاہ اللہ ومن شقاوۃ ابن اٰدم
ترکہ استخارۃ اللہ تعالی ورواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد وابو یعلی
والترمذی نحوہ والبزار وابن حبان اور بعض اخبار میں انس سے رفعاً وارد ہوا ہے ماندم من
استخار ولا خاب من استشار رواہ الطبرانی جابر باب میں فرمایا ہے کہ پہلی ہر کام میں تین دن
یا سات دن دو رکعت نماز ادا کرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑہے یہ نماز مجربات سے ہے انتہی
شاہ عبدالعزیز رح نے فرمایا ہے ترکیب استخارہ در قول جمیل مذکور ست وطریق سہل آنست کہ
شب چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ متواتر بعد از نماز عشا و فراغت کلام امور دنیوی بسم اللہ الرحمن الرحیم
راسہ صد بار خواندہ الم نشرح ہفدہ بار با بسم اللہ بر سینہ و روی خود دم نماید و دعا نماید بجناب
باری کہ در فلان امر آنچہ واقع شدنی ست در خواب یا تیقظہ بہ ہتف ہاتف بمن ہویدا شود بعد از ان
صد بار این درود بخواند اللہم صل علی سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک اگر خواہند دعای
استخارہ کہ در حدیث آمدہ برای مطلب خود سہ بار بخوانند و بحال قلب خود نظر کنند اگر عزم درست
دران کار باشد بعمل آرند و اگر در عزم فتور گردد موقوف دارند دعای استخارہ در مشکوۃ موجود ست
انتہی میں کہتا ہوں حدیث استخارہ کو اہل سنن نے بہی روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم و ترمذی
نے صحیح کہا ہے مگر باوجود اسکی کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے امام احمد نے اسکو ضعیف ٹہیرایا ہے

اور فرمایا ہے کہ اسکی اسناد میں عبد الرحمن بن ابی موال منکر ہے۔ ابن ابی عدی نے کہا انہ انکر
علیہ حدیث الاستخارۃ وقد رواہ غیر واحد من الصحابۃ انتہی مگر جمہور اہل علم نے عبد الرحمن
کی توثیق کی ہے کما قال العراقی میں کہتا ہوں ابن حبان نے حدیث استخارہ کو ابو ہریرہ سے اور
طبرانی نے ابن مسعود سے اور ابو یعلی نے ابو سعید خدری سے اور نیز طبرانی نے ابن عباس و ابن عمر
سے روایت کیا ہے یہ دلیل ہے ثبوت و جواز استخارہ پر وللہ الحمد لیکن اس حدیث بخاری سے
تکرار استخارے کی معلوم نہیں ہوتی ظاہر یہ ہے کہ ایک بار کا استخارہ کافی ہوگا مگر خزینۃ الاسرار
میں کہا ہے وَیَنبَغِی اَن یُکَرِّرَھَا سَبعًا وَیُستَحَبُّ تَکرَارُ الاستِخَارَۃِ فِی الاَمرِ الوَاحِدِ اِذَا لَم یَظہَر لَہٗ
وَجہُ الصَّوَابِ فِی الفِعلِ اَوِ التَّرکِ مَا لَم یَنشَرِح لَہٗ صَدرُہٗ لِمَا یَفعَلُ کَمَا وَرَدَ فِی حَدِیثِ تَکرَارِ
الاِستِخَارَۃِ سَبعًا اَخرَجَہٗ ابنُ السُّنِّی عَن اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَا
اَنَسُ اِذَا ھَمَمتَ بِاَمرٍ فَاستَخِر رَبَّکَ سَبعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انظُر اِلَی الَّذِی یَسبِقُ اِلٰی قَلبِکَ فَاِنَّ
الخَیرَ فِیہِ نووی نے کہا مستحب ہے کہ دو رکعت استخارہ میں اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون
اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے وکذا ذکرہ الغزالی فی الاحیاء والعینی فی شرح
البخاری معمولات مظہریہ میں لکھا ہے کہ معمول یہ تھا کہ بدون استخارے کے کوئی کام نہ کرتے تھے
سفر و حضر دونوں میں بلکہ سفر میں واسطے ہر منزل کے استخارہ کرتے اور فرماتے مرید کو چاہیے کہ
کسی کام کو شروع نہ کرے پہلے استخارہ کر لے پھر اقدام کرے اگر فرصت ادا کرنے دو رکعت کی نہ پائے
تو صرف دعا پر اکتفا کرے کہ سب خیر ہی خیر ہوگی کوئی خواب و رؤیا استخارہ مسنونہ میں درکار
نہیں ہے ہاں مشائخ نے واسطے توجہ خاطر و اطمینان کے یہ کہا ہے کہ بعد استخارے کے اگر دل
اس کام پر متوجہ ہو تو کرے ورنہ ترک کر دے طریق مسنون یہی ہے کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ
پڑھے اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور بعد

سلام کے یہ دعا اللہم انی استخیرک الخ صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہے آنچہ بعضی از محققان
مشائخ کبار گفتہ اند کہ شخصے باید کہ ہر روز در میقاتے معین باید کہ دو رکعت نماز استخارہ
بگذارد و بگوید اللہم الی قولہ علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ
فی حقی وفی حق غیری وجمیع ما یتحرک فیہ غیری فی حقی وفی حق اہلی وولدی وما
ملکت یمینی من ساعتی ہذہ الی مثلہا من الغد خیر لی الخ ہر چند ایں کیفیت استخارہ در
حدیث نہ یافتہ ام اما عمل برین موافق حدیث استخارہ و مناسب اتباع سنت ست انتہی
شوکانی رح نے فرمایا ہے وصلوۃ الاستخارۃ مشروعۃ بلا خلاف ——— انتہی

ایضاً طریق استخارہ

قول جمیل میں لکھا ہے اگر تو چاہے کہ خواب میں اپنا نکلنا ضیق سے دریافت کرے تو وضو کرکے
پاک کپڑا پہنکر رو بہ قبلہ ہو کر یمین پر سورۂ اور سورۂ والشمس و سورۂ واللیل و سورۂ اخلاص سا
سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں پڑھنا سورۂ تین کا عوض اخلاص کی سات بار آیا ہے
پھر یوں کہہ اللّٰھُمَّ اَرِنِی فِی مَنَامِی کَذَا وَکَذَا وَاجعَل لِی مِن اَمرِی فَرَجًا وَمَخرَجًا وَاَرِنِی فِی
مَنَامِی مَا اَستَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعوَتِی اگر وہ خیر دیکھے جو خوشی لائے تو فبہا ورنہ دوسری رات
بھی اسی طرح کر۔ اگر کچھ دیکھے بہتر ورنہ تیسری رات سے ساتویں رات تک اسیطرح کر شب ہفتم سے انشاء اللہ
تعالی تجاوز نہ ہوگا مولف رح نے فرمایا جَرَّبَھَا جَمَاعَۃٌ مِن اَصحَابِنَا انتہی خزینۃ الاسرار میں کہا ہے واما
الاستخارۃ المنامیۃ فَتُستَحَبُّ کَذٰلِکَ اخرج الطبرانی والضیاء عن عبادۃ بن الصامت انہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُؤیَا المُؤمِنِ کَلَامٌ یُکَلِّمُ بِہِ العَبدَ رَبُّہٗ فِی المَنَامِ

ایضاً استخارہ مجربہ صحیحہ

اسکی برابر کوئی استخارہ کم ہوگا جو شخص یہ چاہے کہ انجام اپنے امر کا معلوم کرے کہ خیر ہے یا شر

وہ بعد عشا کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین بار درود بھیجے اور دس بار فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر تین بار درود بھیجکر شوق امین پر متوجہ طرف قبلے کے ہو کر سو رہے انشاء اللہ تعالی خواب دیکھیگا وہ خواب اسکی مقتضای حال پر خبردار کردیگی فلا بد لہ من تعبیر الرویا ان لم یعرف تعبیرھا ذکرہ فی خزینۃ الاسرار

برای بقاء نعمت و عدم زوال دولت

اللہ تعالی نی فرمایا ہے ولولا اذ دخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ امام مالک نے اس آیت مبارک کو اپنے گھر کے دروازے پر لکھ رکھا تھا کسی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے کہا ہے ولولا اذ دخلت جنتک الخ اور میرا گھر میری جنت ہے اہل علم کہتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اپنے مال و اہل میں خوشی دیکھے وہ ان کلمات کو کہا کرے فانہ لا یری سوءً ابدا فانہ روی انس بن مالک عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ما انعم اللہ علی عبد نعمۃ فی اھلہ ومالہ فقال ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ لا یری آفۃ دون الموت ذکرہ الشرجی ھکذا بلا تخریج میں نے اس کلمے کا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد

دفع ابتلاء بہ بلا

حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے جو شخص کسی مبتلا کو دیکھکر یہ کہیگا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ تو وہ بلا اسکو نہ لگیگی رواہ الترمذی میں نے اسکا تجربہ کیا بالکل صحیح پایا وللہ الحمد اہل علم نے کہا ہے اگر بلا دین میں ہو جیسے سکر و شراب تو اسکو سنا کر کہے تا کہ منزجر ہو اور اگر جسم میں ہو جیسے جذام وغیرہ تو چپکے سے کہے تا کہ وہ شکستہ خاطر نہو

دفع فال بد

حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے کہ طیرہ یعنی بدفالی کسی مسلمان کو نہ پھیری تم جب کوئی

شی مکروہ دیکھو تو یوں کہو اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انتہی اس کہنے سی اثر اسکا جاتا رہیگا ایک روایت یہ بھی ہے کہ یوں کہے اللھم لا خیر الا خیرک ولا طیر الا طیرک ولا الہ غیرک ابن القیم نی کہا ہے کہ فال بد کا ضرر اسی شخص ضعیف الایمان کو پہنچتا ہے جو اسکا معتقد ہوتا ہے اور جو کوئی بدفالی کو بے حقیقت چیز جانتا ہے اسکو کچھ نقصان ایسے فالہای بد سے نہیں ہوتا انتہی بے شبہہ بدفالی لینا ایک طرح کی بے توکلی ہے اللہ پر جسکی ہاتھ میں سارا نفع و ضرر ہے نہ کسی دوسرے کے جاہل لوگ طیور وغیرہ سے فال لیتے ہیں یہ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ سوا انسان کے سارے حیوانات طیور ہوں یا اور دواب سب بے شعور ہیں انکے حرکات و سکنات سے اخذ کرنا کیا سب سے زیادہ شعور و کرامت میں نوع بشر ہے شارع نے بشر ہی کے کلمۂ بدفالی بولنے پر زجر کیا ہے اور طیرہ کو شرک فرمایا تو پھر حیوان غیر ناطق کی آواز اور پرواز کا کیا اعتبار اور وہ اس مشرک کے حال و فال سے کیا خبردار لاحول ولا قوۃ الا باللہ

برائے حفظ جامۂ نو

بعض اہل علم نے کہا ہے سورۂ انا انزلناہ و کافرون و اخلاص کو گیارہ بار پڑھکر آب پاک پر دم کر کے ثوب جدید پر چھڑک دے ہمیشہ عیش رغید میں رہیگا جبتک کہ ایک تار بھی اس کا باقی ہے دوسری روایت میں ہے کہ فقط انا انزلنا الخ کو ۳۶ بار پانی پر پڑھکر جامۂ نو پر چھڑک دے ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں رہیگا جب تک کہ وہ باقی ہے انتہی احادیث میں دعای لبس ثوب جدید آئی ہے اسکا پڑھنا برکت لاتا ہے میں اکثر اسکو پڑھ لیا کرتا ہوں

دعائے عطش

بعض صالحین نے کہا ہے بعض مفاوز میں مجھکو عطش شدید ہوا یہانتک کہ میں تلف سے ڈرا

اور مرنے کے لیے مستعد ہو بیٹھا اتنے میں آنکھ لگ گئی ایک کہنے والے نے کہا کہہ تین بار
یا لطیفاً بخلقہ یا علیماً بخلقہ یا خبیراً بخلقہ الطف بی یا لطیف یا علیم یا خبیر یہ ایک
تحفہ ابدی ہے جب تجھکو کچھ تنگی پیش آئے یا کوئی نازلہ نازل ہو تو اسکو کہا کر یہ کہنا کافی شافی
ہوگا مینے پوچھا تم کون ہو کہا میں خضر ہوں

براے ہر نازلہ

بعض صالحین یہ دعا کرتے تھے یا لطیف یا علیم یا خبیر الطف بنا فیما جرت بہ المقادیر
اور اسکو مکرر کہتے شرجی کہتے ہیں فدعوت بہ فوجدت لہ تاثیر احسنا والحمد للہ کثیرا
اور بعض علمانی اس دعا کا فضل کثیر ذکر کیا ہے یا لطیف فوق کل لطیف الطف بی فی
جمیع اموری کلہا کما تحب وارضنی فی دنیای واخرتی حکایت امام شافعی
کہتے ہیں بعض ایام میں ایک امر نے مجھکو سخت الم میں ڈالا بیمار سا ہو گیا اور سوا اللہ کی کوئی
اسپر مطلع نہ تھا رات کو مجھی خواب میں ایک شخص نی کہا تو کہہ اللھم انی لا املک لنفسی ضراو
لا نفعا ولا موتا ولا حیاۃ ولا نشورا ولا استطیع اخذ شیٔ الا ما اعطیتنی ولا اتقی الا ما
وقیتنی اللھم وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل فی عافیۃ میں صبح کو اٹھکر اس دعا کو مکرر پڑھا
جب دن کوچ کر گیا اللہ نی مجھکو اس بلا سی نجات دی اور مجھکو میرا مطلب عطا کیا فعلیکم بھذہ الدعوات

برای رام کردن دابہ

اگر کوئی دابہ سرکش ہو تو اسکی کان میں یہ آیت پڑھ دی افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی
السموات والارض طوعا وکرھا والیہ یرجعون اسکا نفور دور ہو جایگا بعض علمانی کہا فعلنا ذالک مرارا فکان کذالک والحمد للہ

برای عدم فزع از دشمن وقت ارادہ سفر

بعض صلحانی کہا ہی جو شخص ارادہ سفر کا کری اور کسی دشمن یا وحش سی خائف ہو تو سورہ لایلاف پڑھکر

نکلی کہ وہ امان ہی ہر سوء سے ایک شخص نی ایسا ہی کیا وہ کہتا ہی مجھکو کوئی فزع عارض نہوا وللہ الحمد

برای حفظ از راہزنان در سفر

راہ میں جب خوف قطاع الطریق کا ہو تو سات کنکری پاک لیکر ہر ایک پر یہ کلمات سات
بار پڑھے اور ہر بار پھونکی اور ایک کنکری جانب یمین اور دوسری جانب شمال اور ایک سامنے
اور ایک پیچھے پھینکدی اور تین عدد کپڑے یا عمامے میں رکھ لی لا قاہ جا محمت تحافافت
نقم محمت یصیح محمت ایک عالم نے کہا وقد جرب ذلک وصح واللہ ما لھا قیمتہ تمم
میں کہتا ہوں معانی ان الفاظ کے معلوم نہ ہوئی ظاہر یہ ہی کہ اسماء الٰہی کسی زبان عبرانی یا
سریانی کے ہونگی واللہ اعلم شرجی کہتی ہیں اگر ان کلمات کو ورد بنا کر پڑھے جسکے شر سی خائف
ہے اور اللہ تعالی سی نجات چاہے تب بھی کوئی مکروہ انشاء اللہ تعالی نہ دیکھے گا۔

برای حفظ از اہل بغی

جسکو اہل بغی سے ڈر ہو اور اللہ سے نجات چاہے وہ یہ آیت پڑھے اولئک الذین طبع اللہ
علی قلوبھم وسمعھم وابصارھم واولئک ھم الغافلون وقولہ ومن اظلم ممن ذکر بآیات ربہ
فاعرض عنھا ونسی ما قدمت یداہ انا جعلنا علی قلوبھم اکنۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا
وان تدعھم الی الھدی فلن یھتدوا اذا ابدا وہ انکی شر سی محفوظ رہیگا

طعام دار

جب کہانا کھائے اور یہ ڈر ہو کہ اسمیں کچھ دار ہے تو یوں کہے بسم اللہ ثقۃ باللہ توکلا علیہ
اوس کو وہ طعام کچھ ضرر نہ کریگا ثبت ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

برای حمل

ایک پاک برتن میں فاتحہ و درود لکھکر ابجد تا ضظغ لکھے اور ایک برتن میں یہ آیت لکھی

انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا قالت انى يكون لى غلام ولم يمسسنى بشر ولم
اك بغيا قال كذلك قال ربك هو على هين ولنجعله اية للناس ورحمة منا وكان امرا
مقضيا ۰ فحملته بعون الله فحملته بلطف الله فحملته بلاحول ولا قوة الا بالله فانتبذت به مكانا
قصيا۔ انما امره اذا اراد شيئا ان يقول له كن فيكون پھر پانی میں گھولکر وقت قرب زوج
کے پی جائے باذن اللہ حاملہ ہو جائیگی اسکو شرحی نے مجرب کہا ہے

برای عدم اسقاط نساء و ثمار

اس آیت کو لکھکر باندھ دے ولبثوا فی کهفهم ثلثمائة سنين وازدادوا تسعا

برائے تولد ذکر

سورۂ یوسف کو لکھکر زن حاملہ پر باندھ دے مگر ایسا لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے انشاء اللہ تعالی
ذکر جمیل سعید معصوم مرضی خدا سے پیدا ہوگا

برای قاصر از زن

ایک شخص نے حسن بصری رح سے کہا کہ میں اپنی بی بی سے صحبت نہیں کرسکتا ہوں۔ آپ نے
دو بیضہ شتری منگا کر متشر کر کے ایک پر یہ آیت لکھی والسماء بنيناها بايد وانا لموسعون
اور وہ انڈا مرد کو دیا دوسرے پر لکھا والارض فرشناها فنعم الماهدون وہ عورت کو دیا
اور کہا جاؤ کام کرو۔ وہ دونوں گویا ایک رسی میں بندھے تھے کھل گئی مطلب انکا حاصل
ہوگیا ف حکماء ہند نے کہا ہے جب کتا کتی سے منعقد ہو جاوے تو فورًا اسکی دم خنجر سے
کاٹ کر جالیو دہن تک زمین میں گاڑدی پھر اسکو نکالے وہ ایک ہڈی کی طرح پر ہوگی
اوسکو ایک تاگے میں باندھکر کمر سے لگائے انزال نہوگا اور نہ تھکیگا اور نہ تعب پائیگا اگرچہ
مغرب سے صبح تک مشغول رہی شرحی فرماتے ہیں ھذا من مجرباتهم ولا يعرفه منهم الا القليل

اسی طرح جو شخص خون چمگادڑ کو تمام دن سمی ملیگا عجب طرح کا نعوظ دیکھیگا یا اجلیل وماحول
اجلیل کو پتہ بزنر سے طلا کریگا تو بھی عجائب دیکھیگا اسی طرح اگر شہد و روغن زرد کو ملا کر
پکائیگا یہان تک کہ گاڑہا ہو جای اور اسکی ایک گولی سوتی وقت کھائیگا تو بھی نفع عجیب پائیگا

برای عدم انزال وقت جماع

ایک برگ انگور پر ابجد تا ضظغ اور قیل یا ارض ابلعی ماءك ويا سماء اقلعی وغيض الماء و
قضى الامر كلما اوقدوا نارا للحرب اطفأها الله امسك ايها الماء النازل من صلب فلان
بن فلانة بلاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم لکھکر بائین ران پر باندھے ذکرہ الشرحی میں کہتا ہوں
یہ عزیمت گو مجرب ہی لیکن ایسے کام کے لیئے آیت شریف کا نہ لکھنا بہتر ہے لکھنے سے واللہ اعلم

برای فتور واسترخاء عضو

جسکا یہ حال ہو وہ تین روزے رکھے اور نصف شب کو اٹھکر کف راست میں بقلم نحاس
زعفران وگلاب سے یہ آیت لکھی انما يستجيب الذين يسمعون والموتى يبعثهم الله ثم اليه
يرجعون اور اسکو چاٹ لی تین باریوں ہی کری انشاء اللہ باذن خدا اسکی شکایت زائل ہو جائیگی

برائے رہائی از قید

بذیل سورۂ فاتحہ گذر چکا ہے کہ پڑہنا سورۂ موصوفہ کا ایک سو گیارہ بار بترکیب سابق مجرب ہے
اسکی سوا پڑہنا سورۂ یوسف کا بہ نیت صادقہ وحضور قلب باذن الہی موجب خلاص کا قید سی ہی
شرحی نے کہا وذلك مجرب اسیطرح اگر مسجون یا اسکا اور ایک مجلس میں ہزار بار یہ پڑھی ما شاء الله كان
ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم تو بہت جلد اللہ اسکو رہائی دیگا جرب ذلك وصح والحمد لله

برای خوف از قتل وعذاب ونحوہ

امام بونی رح کہتے ہیں یہ ایک سر بدیع ہے جب انسان کو اپنی جان پر خوف قتل یا عذاب یا نحو

کا ہو تو ایک بکری بے عیب مثل اضحیہ کے لیکر رو بقبلہ ہو کر ایک جاے خالی مین ذبح کری
اور کہے اللھم ھذا لک اللھم انہ فدای فتقبلہ منی اور اسکی خون کے لیے ایک گڑھا کہودکر
مٹی سی بہر دی کردی تاکہ وہ خون کسی کی پامالی مین نہ آئے اور گوشت کے ساتھ خبر کر کے
فقراء و مساکین پر تقسیم کردی اور خود نہ کھائی اور نہ اسکو دی جسکا نفقہ اسپر واجب ہی یہ اوسکا فدا
ہو جائیگا اور جس سی ڈرتا ہی وہ شی اسکو نہ پہونچیگی قال و ذلک مجرب معمول بہ واللہ ھو المحسن علی عبادہ انتھی

باب چہارم بیان مین بعض منافع آیات کتاب اللہ تعالے کے

براے ہلاک عدو

دشمن کا کرتہ یا کپڑا لیکر اوسپر نام اوسکا اور اوسکی مان کا لکھکر ایک دائرہ کھینچ دی اور بعد دائرہ
کے یہ آیت لکھو اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین
پہر یہ لکھی کذلک فلان بن فلانہ پہر دوسرا دائرہ اسپر کھینچے تین بار اسی طرح کری پہر اوس خرقہ کو
ایک کوزہ جدید گلی مین رکھکر خانہ عدو کی چوکہٹ کے نیچے گاڑ دی ایسی جگہہ پر کہ اوسکا آنا جانا
اوسپر ہو فانک تری العجب من ذلک فاتق اللہ ولا تعملہ الا الظالم متحو والا رجع وبال ذلک علی الذی عمل

برای مصروع

آب پاک پر فاتحہ وآیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول قل اوحی پڑہکر اوسکے مونہہ پر مارے
باذن اللہ افاقہ مین آجائیگا اور اگر وہ پانی اندر گھر کے چھڑک دیگا تو آسیب گھر سی نکل جائیگا
اور پہر نہ آئیگا یہ مجرب ہی امام غزالی نی کتاب خواص القرآن مین لکھا ہی ایک جاریہ نی رات
کو اوٹھکر پیشاب کیا ایسی جگہہ جو معتاد نہ تھی وہ مصروع ہو گئی بعض صلحانی اوسپر یہ پڑہا
بسم اللہ الرحمن الرحیم المص طٰہٰ طسم کھیعص یس والقرآن الحکیم حم عسق
ق ن والقلم وما یسطرون وہ فی الفور ہوش مین آگئی اور پہر عود آسیب کا نہ ہوا

حکایت ابن عجیل رح مصروع پر یہ آیت پڑہتے قل آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون شیطان نکل جاتا پھر نہ آتا

ایضا برای مصروع یعنی آسیب زدہ

اسماء اصحاب کہف اگر دیواروں پر گھر کی لکہے جسمین مصروع ہی تو وہ افاقہ مین آجائیگا
اسکو واحدی نے اپنی تفسیر مین یون لکھا ہی مکسلمینا تملیخا مرطونس سرنونس بسا ذینونس
ددنوانس کفیسططیونس کتے کا نام قطمیر تھا ذکرہ الشرجی قول مبیل میں اسماء اصحاب کہف
کو امان غرق وحرق ونہب وسرق سے بتایا ہے اس طرح پر آلہی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط
اذر فطیونس کشا فطیونس تبیونس یوانس بوس وکلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر
انتھی ان اسماء مین اسماء صدر سی قدری آتا وت ہی نیسابوری نے بہت سی منافع ان ناموں
کے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیے ہین جیسے طلب وہرب واطفاء حریق بکار طفل
حمی مثلث صداع غناجاہ وغیرہا پہر کہا ہی واسماؤھم ھکذا یملیخا مکسلمینا مشلینا فھولاء اصحاب
میمنۃ الملک دقیانوس الجبار مرنوش دبرنوش شاذنوش فھولاء اصحاب المیسرۃ وکان
الملک یشاور فی مھماتہ ھؤلاء الستۃ والسابع الراعی الذی تبعھم واسم الراعی کفشطیونش
ولون الکلب اصفر واسم یضرب الی الحمرۃ واسم الکلب قطمیر واسم المدینۃ افوس
فی الجاھلیۃ وفی الاسلام طرطوس قریبۃ الی المدینۃ المعروفۃ بقونیۃ من طرف الشرق
کذا فی تفسیر الکشاف والتفسیر الکبیر والقرطبی وتفسیر البسیط ابو سعید محمد مفتی نی کہا ہے
رایت فی المنام اصحاب الکہف فقلت لھم نحن نکتب اسماءکم الشریفۃ تیمنا وتبرکا فی
بعض الامور ولم نجد تاثیرھا فاخبرونی بان اکتبوا اسماءنا علی شکل الدائرۃ والقطمیر
فی وسطھا انتھی شیخ محمد حقی نازلی نی اس بارہ مین ایک حدیث بہی نقل کی ہی علموا اولادکم

اسماء اصحاب الکہف الحدیث لیکن بالکل موضوع ہی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مین کہتا ہون ان اسمارسے کام نہ لینا بہتر ہے بہ نسبت کام لینے کی اسلیے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے بھی استمداد نہین لی تھی اور فرمایا تھا حسبی عن سوالی علمہ بحالی اور وقت القاء کے نار مین فقط یہ کہا تہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل موحد کامل جب مدد لی تو اللہ ہی سی لے اور سے کیا ہی بزرگ کیون نہو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ابن عباس سی فرمایا تہا اذا سألت فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ جن کو اللہ پاک نی قوت توحید و ذائقہ تفرید بخشا ہی وہ ایسی امور مشتبہ سے علیحدہ رہتی ہین واسطے حفظ کے رائحہ شرک خفی سی دع ما یریبک الی ما لا یریبک ۔ واللہ اعلم

ایضا برائے مصروع

داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہی انشاء اللہ تعالی افاقہ ہوجائیگا بعض علمانی کہاہی کہ اگر نکالنا جن کا انسان سی مراد ہو تو اوسکی گوش راست مین سات بار اذان کہی اور سورہ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی والسماء والطارق اور آخر سورہ حشر و سورہ صافات تمام دکمال پڑھے وہ آگ مین جل جائیگا۔

برای جراح وعرق النساوغیرہ

شرجی نے عزائم دفع جراح وعرق النساو دمامیل و ثالول و سلعۃ و ورم عانہ و ورم زیر گوش وعرق مدینی و وجع وغیرہ کے آیات وغیرہ ہی لکھے ہین جو کہ یہ آفات قلیل ہین اسلیے وقت ضرورت کی مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیے بعض صلحانی کہا ہے موضع وجع پر ہاتھ رکھکر سورہ فاتحہ پڑہی اور سات بار کہی اللہم اذہب عنی سوء ما اجد شفا ہوگی و قد جرب وصح بحمد اللہ تعالی

برای شفا مریض

آیات شفا اس باب مین مجرب ہین ابوالقاسم قشیری کا لڑکا بیمار رہتا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نے اونسی خواب مین فرمایا این انت من آیات الشفاء اونہون نی جاگ کر تتبع قرآن پاک کا کیا چھ آیتین پائین وہی قولہ تعالی ویشف صدور قوم مومنین یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وہدی ورحمۃ للمومنین یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین الذی خلقنی فہو یہدین والذی ہو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء بعض علمانے کہا ہے ہی شفاء لکل داء تکتب وتمحی وتشرب انتہی قول جمیل مین کہاہی ست آیات من القرآن تسمی بآیات الشفاء یکتبہا للمریض فی اناء فیمحوہا بالماء ویشرب پہر بجای یا ایہا الناس الخ یہ آیت لکہی ہی واذا مرضت فہو یشفین اور چہٹی یہ آیت لکہی ہے وشفاء لما فی الصدور مینے استعمال ان آیات کا امراض مین کیا مجرب وصحیح پایا وللہ الحمد علی مرتضی کہتے ہین جو شخص یہ چاہے کہ وہ جمیع اسقام واوجاع سے عافیت مین رہی وہ اس آیت کو لکہی لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل تا آخر سورت اور اس آیت کو ولو ان قرآنا الآیہ پھر انکو باندھ لی اللہ تعالی اوسکو ہر درد سی عافیت دیگا

برائے حافظہ اطفال

روز یک شنبہ ایک رقعے مین بخط رقیع یہ آیت لکھکر نہار موہنہ نگل جای اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم دوسرے یکشنبہ کو یہ آیت اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ تیسرے یک شنبہ کو یہ آیت اللہ لطیف بعبادہ چوتھے یکشنبہ کو یہ آیت المص کہیعص پانچوین یکشنبہ کو یس حمعسق چھٹے یک شنبہ کو طسم طس المص ساتوین یک شنبہ کو ص ق ن انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون سات یک شنبہ تک لگاتار جبکہ قمر منازل سعیدہ مین ہو اسی طرح لکھکر ریوڑی پر چاٹ جایا کری حفظ و فہم بے حد ظاہر ہوگا اسکو مجرب کہا ہے۔

براے قضاء حوائج

ایک موضع خالی وطاہر مین طہارت پر رو بہ قبلہ ہو کر دو رکعت نماز پڑہے فاتحہ وآخر سورۂ
آل عمران وآیۃ الکرسی وسورۂ اخلاص وانا انزلناہ پہر کہے یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم
یا فرد یا احد یا صمد اسکو دس بار کہے پہر جو دعا چاہے وہ مانگے اللہ کے اذن سے وہ حاجت
پوری ہوگی کوئی سی بہی حاجت کیون نہ ہو۔
شرجی کہتے ہین ہو مما جربہ بعض العلماء الصالحین۔ وہو سیدی الفقیہ احمد بن موسی بن عجیل نفع اللہ بہ

برای مس ضر روا ذے

بعض علمانے کہاہی جس کسی کو کچہہ ضرر وا ذی لگے وہ یہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من العبد
الذلیل العاصی المعترف بذنوبہ فلان بن فلان الی الملک الکبیر الجبار القہار الغفار
الذی لا الہ الا ہو رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اللہم ادفع عنی کل ہم وغم
کما تشاء واکفنی شر فلان بن فلان بحق لا الہ الا انت وصلی اللہ علی سیدنا محمد پہر ایک
سنگریزہ پاک لیکر اوسپر اس مکتوب کو لپیٹ کر خواہ کسی نہر جاری یا چاہ طاہر مین پہینکدے تین بار
اسی طرح کرے اوسکی مراد حاصل ہو جائیگی انشاء اللہ تعالی یہ جب ہے کہ موذی وبضر ایک شخص
ہو اور اگر ایک جماعت ہو تو اون سب کا نام لکہے

برای حفظ روح ومال از جن وانس وحشرات

پانچ آیتین ہین کہ مصحف جل گیا تہا اور وہ نہ جلین انکو لکہکر اگر اموال مین رکہے تو وہ محفوظ رہین
اور اگر طعام مین رکہے تو اوسمین گہن نہ لگے اور اگر سفر مین ہمراہ ہون تو بر وبحر مین سلامت رہے
یہ اذکار صباح ومسا مین سے ہین بلکہ اگر وفات حاضر ہو تو اللہ اوسکو تا عود بسوی وطن تاخیر
کردے الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم۔ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولو العلم قائما بالقسط

لا الہ الا ہو العزیز الحکیم۔ ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیء لا الہ الا ہو فانی تؤفکون۔ ولو
ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا افلم
یایئس الذین امنوا ان لو یشاء اللہ لہدی الناس جمیعا ولا یزال الذین کفروا تصیبہم بما
صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارہم حتی یاتی وعد اللہ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ انما امرہ
اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون
الحمد للہ رب العالمین بل ہم فی لبس من خلق جدید۔ وہو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون
بصیرہ لہ ملک السموات والارض والی اللہ ترجع الامور۔ ان اللہ قوی عزیز۔ ومن یتوکل
علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا۔ واحاط بما لدیہم واحصی کل
شیء عددا رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ
الرحمن وقال صوابا ٥ ذلک الیوم الحق فمن شاء اتخذ الی ربہ مابا ٥ من ای شیء خلقہ من نطفۃ
خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ ٥ ذی قوۃ عند ذی العرش
مکین مطاع ثم امین وما صاحبکم بمجنون ٥ ولقد راٰہ بالافق المبین ٥ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم **ف** شرجی نے واسطے طرد
جراد وموش وطیور وبراغیث وقمل وارضہ وسائر ہوام کے عزائم آیات سے لکہی ہین چونکہ یہ امور
قلیل الوقوع ہوتے ہین اسلیے وقت حاجت کی مراجعت طرف اصل کتاب کے ممکن ہی منجملہ انکی ایک
عزیمت کو مجرب ومبارک واسطے صرف جمیع دواب موذیات کی جیسے ٹڈی وقمل ودیمک وسائر
ہوام کہاہی اور اسکو منجملہ اسرار مخزونہ کے ٹہرایا ہے وہ یہ کہ ان آیات کو ایک کاغذ پر لکہکر زمین
مین دفن کردے یا لٹکادے بسم اللہ الرحمن الرحیم انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین۔ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ

وهم لا يشعرون - فلما تبينهم بجنود لا قبل لهم بها ولنخرجنهم منها اذلة وهم صاغرون ٥
يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ٥ فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم ٥
ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار ٥ كانهم يوم يرون
ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك الا القوم الفاسقون ٥ واذا تولى
سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك الحرث والنسل والله لا يحب الفساد ٥ فلما قضينا عليه الموت
ما دلهم على موته الا دابة الارض تاكل منسأته فلما خر تبينت الجن ان لو كانوا يعلمون
الغيب ما لبثوا في العذاب المهين ٥ حنة ولدت مريم امة الله مريم ولدت عيسى عبد الله
يا معشر الهوام من كان منكم من البر فليخرج الى البر ومن كان منكم من البحر فليخرج الى البحر
اعزم عليكم ايها الارواح الطائرة باذن الله تعالى بعز عظمته باسماء الحسنى كاهيا اشراهيا
براهيا ادوناى اصباؤت ال شداى بسم الله الرحمن الرحيم الا ما سمعتم واطعتم وتنقلتم
من هذا المكان ومن لم ينتقل منكم فقد باء بغضب من الله ورسوله قالوا يا موسى ادع
لنا ربك بما عهد عندك لئن كشفت عنا الرجز لنؤمنن لك ولنرسلن معك بني اسرائيل

برای معقود عن النساء

ان آیات کو لکھکر باندھے اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناهما و
جعلنا من الماء کل شیء حی افلا یؤمنون ٥ باطل باطل باطل ما کانوا یعملون فغلبوا هنالک
صاغرین ٥ قال موسی ما جئتم به السحر ان الله سیبطله ان الله لا یصلح عمل المفسدین وقل
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ٥ پھر معوذتین لکھے پھر یہ لکھے اللهم انی
فککت حبس فلان بن فلان بکهیعص وطٰه ویٰسٓ وبحم سبعا وبآیات الله
التامات التی لا یجاوزهن بر ولا فاجر

ایضا برای معقود از نساء

سورۂ لم یکن ایک پاک برتن مین اس طرح لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے اور تین دن تک پانی
سے محو کر کے پیے جلد باذن خدا حل وفک ہو جائیگا

برای مسحور

اس آیت کو ایک ظرف طاہر مین لکھکر روغن زرد سے محو کر کے مسحور اپنی زبان سے
چاٹے سات دن تک اسی طرح کرے اور طاہر ہو سحر زائل ہو جائیگا اور کچھ اثر مرنے دم تک
انشاء اللہ تعالی نہ ہوگا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت
فقد وقع اجرہ علی اللہ ف شرجی کہتے ہیں جو شخص اغتسال پر وقت طلوع فجر کے مداومت
کریگا اسپر اثر سحر وچشم زخم کا جن وانس سے نہوگا صحت جسم ونور وجہ پائیگا اسکی دعا مستجاب
ہوگی اسپر کسی کی دعا قبول نہ ہوگی انتہی میں کہتا ہوں قول جمیل میں کہا ہے ۳۳ آیتیں ہیں
جو سحر کو نفع کرتی ہیں اور شیطان سے اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ دیتی ہیں
اور ہمارے والد ماجد انکو زیادہ پڑھا کرتے تھے انتہی - ان آیات کو شفاء العلیل میں
ایک ورق تک لکھا ہے مراجعت طرف اسکے آسان ہے شرجی نے قصہ ان آیات کا ابن
سیرین رح سے ذکر کیا ہے کہ وہ چوروں کے ہاتھ سے بچ گئے اسی طرح درندہ بھی ضرر نہیں
پہونچا سکتا ہے لکن بحوالہ حدیث ابن عمر مرفوعا جو انکو پہونچی تھی لفظ حدیث کا یہ ہے من قرء
ثلاثا وثلثین آیۃ من کتاب اللہ لم یضرہ تلک اللیلۃ سبع ضار ولا لص طار وعوفی فی
نفسہ واہلہ ومالہ حتی یصبح انتہی لکن سند اس حدیث کی مجھے نہیں ملی علاوہ اسکے اس
حدیث مین فقط ذکر قراءت ۳۳ آیات کا مطلقا آیا ہے اور شرجی اور شاہ عبد الرحیم دہلوی رح
نے انکو متعین کیا ہے یہ ان حضرات کا تجربہ ہے واللہ اعلم شعیب بن حارث نے اس حدیث کو

سنکر کہا کنا نسمیہا آیات الحرز و یقال ان فیہا شفاء من مائۃ داء قال محمد بن علی فقرأتہا علی شیخ لنا قد افلج فاذہب اللہ عنہ ذلک میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہی کہ جب وہ سحر نکالا گیا جو حضرت پر کیا تھا تو اسکے اندر ایک تاگا نکلا جسمیں گیارہ گرہیں تھیں اور اسی سحر کی سبب سے حضرت پر نزول معوذتین کا ہوا تھا یہ دونوں گیارہ آیتیں ہیں ہر آیت نے ہر ایک عقدے کو حل کر دیا انکی تاثیر دفع سحر میں گویا منصوص سنت صحیحہ ہے وللہ الحمد

براے عطف و وجاہت

اس آیت شریف کی یہ خاصیت ہی کہ دل معرضین کے اس شخص پر مہربان ہو جاتے ہیں اور کید کائدین سے نفع ہوتا ہے شب جمعہ کو نصف لیل میں اسکو لکھے اور تیس بار پڑھے ہر بار کے بعد اللھم اعطف قلب فلان بن فلانۃ علی فلانۃ بنت فلانۃ کہی اور معمول لہ کی عضد ایمن پہ باندھ دی انشاء اللہ تعالی مقصود حاصل ہوگا فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت و ھو رب العرش العظیم اس جگہ شرجی رح نے ایک عزیمت بدوح لکھی ہے اور وہ اکثر اعمال میں مروج ہی لیکن مجھکو اس نام میں تردد ہے کوئی اسکو اللہ تعالی کا نام بتاتا ہے اور کوئی شیطان کا چنانچہ سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی رح نے اس وفق سے منع کیا ہے اور یہ نام اللہ پاک کے اسماء حسنی میں نہیں آیا اور نہ حدیث شریف سے ثابت ہی اسلیے ترک عزیمت ساتھ اسکے اولی ہے

المؤمنون و قافون عند الشبہات

ایضا براے اصطلاح باہم

اس آیت کو بقلم فارغ از مداد حلوے پر لکھے اور جماعت متباغضین کو کھلائے اللہ کے حکم سے سب باہم صلح کرینگے ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ۝ لا یمسھم فیھا نصب وما ھم منھا بمخرجین ۝ اسکے سوا ایک ترکیب کتابت سورۂ فاتحہ کی

لکھی ہی جسکا اثر یہ ہی کہ درمیان زوجین وغیر اثنین کی موافقت پیدا ہو جای اور اوسکو مجرب صحیح کہا ہے

براے جلب

سورۂ ہل اتی مشک و زعفران و گلاب سے بقول کبیر لکھے معمول لہ فوراً آ پونہچیگا یہ جلب نہایت مبارک ہے

برای تسلہ یعنی تسہیل ولادت

اسکو مبارک مجرب نافع کہا ہے فاتحہ تمام لکھکر پھر یہ لکھے کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ۔ کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا السماء انشقت واذنت لربھا وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیھا وتخلت۔ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ۝ اللھم یا خالق النفس من النفس یا مخلص النفس من النفس خلصھا بلطفک وفضلک یا ارحم الراحمین اسکو عورت پر باندھ دی وہ نجاست میں ہو باذن اللہ خلاص ہو جائیگی اور اگر محو کر کے پلا دیگا تو بھی جلد خلاص ہو گی انتہی قول جمیل میں کہا ہی جس عورت کو درد زہ ہو تو پرچہ کاغذ میں یہ آیت لکھی والقت ما فیھا وتخلت واذنت لربھا وحقت اھیا شراھیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اوسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی سیوطی رح نے درمنثور میں بروایت اعمش کہا ہے کہ یہ کلمہ اھیا شراھیا موسی علیہ السلام کی دعا ہی اسکے معنی یہ ہیں ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے شفاء العلیل میں کہا ہی اھیا بکسر ہمزہ و اشراھیا بفتح ہمزہ و شین معجمہ لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اوسکو زوال نہیں اور فطراھیا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماء یہود کذا فی القاموس شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا اگر

اول سورت کو شیرینی پر حضرت تک پڑھے اور حاملہ کو کھلا دے تو بہی جلد جنے اتنے مین
کہتا ہون مینے بارہا گز پر اس آیت کو پڑھکر زنان اہل اسلام و کفر کو دیا ہے فی الفور اثر اوسکا
ظاہر ہوا کبھی تخلف سرعت ولادت مین نہ پایا وللہ الحمد اسکے سوا ایک یہ تدبیر بھی ہے کہ کتاب مؤطا
امام مالک رضی اللہ عنہ کو شکم حاملہ سے لگا دی اللہ کے اذن سے جلد خلاصی ہو جاتی ہے مینے اسکا
تجربہ بھی کیا ہے

ایضا برائے عسر ولادت

ایک پاک برتن مین اس آیت کو لکھکر شکم و فرج زن پر چھڑک دی کانہم یوم یرون ما یوعدون
لم یلبثوا الا ساعة من نہار بلاغ فہل یہلک الا القوم الفاسقون ـ کانہم یوم یرونہا لم یلبثوا
الا عشیة او ضحہا ـ لقد کان فی قصصہم عبرة لاولی الالباب پہر دہو کر کچھ پانی اس عورت
کو بھی پلا دی اسکو دیلمی نے ابن عباس سے رفعاً ذکر کیا ہے واللہ اعلم لبندہ شیخ محمد نازلی حنفی
کہنے مین مینے ایک کاس پر آیة الکرسی و سورہ فاتحہ و اخلاص اور یہ دعا لکھکر پلائی فی الفور
بچہ پیدا ہو گیا اگر کاس پر نہ لکھ سکے تو ورقہ پر لکھکر دہو کر پلا دی یہان تک کہ ایک عورت کو
مدینے میں یہ اتفاق ہوا کہ نصف بچہ باہر آگیا تہا اور نصف دو دن تک باقی تہا اور کوئی دوا
کارگر نہوتی تھی روضۂ مطہرہ میں آکر وقت ضحے مجھسے کہا مینے یہ عمل لکھدیا اوسکا شوہر لیگیا فی الفور
بچہ پیدا ہو گیا سلطنہ ہجری سنہ ۱۲۸۶ تک اسکو بحمدہ تعالی مینے مجرب پایا دعا یہ ہی لو انزلنا ہذا القرآن
علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیة اللہ و تلک الامثال نضربہا للناس لعلہم
یتفکرون ـ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد
فی کل لمحة ونفس بعدد کل معلوم لک انتہی ا

برائے حنش یعنی مار گزیدہ

تہوڑا سا سلیط لیکر لدغ کی جگہ پر رکھے اور ان آیات کو پڑھے آیة الکرسی تین بار اور قولہ تعالی
(روغن)
او کالذی مر علی قریة وہی خاویة علی عروشہا قال انی یحیی ہذہ اللہ بعد موتہا فاماتہ اللہ
مائة عام ثم بعثہ قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم قال بل لبثت مائة عام فانظر
الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی حمارک ولنجعلک آیة للناس وانظر الی العظام
کیف ننشزہا ثم نکسوہا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر تین بار وقولہ
ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا تین بار
ویسالونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی نسفا فیذرہا قاعا صفصفا لا تری فیہا عوجا
ولا امتا تین بار وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا تین بار انہ من سلیمان و
انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تین بار سورہ والضحی والم نشرح تین بار قل ہو اللہ احد تین بار
معوذتین تین بار یہ عزیمت نصف تک نہیں ہونے پاویگی کہ دانت اسکی سیاہ وسپید وسرخ باہر نکل آوینگے
لکن شرط یہ ہی کہ دل حاضر ہو معہذا اگر صحت نہو تو اپنی ہی نفس کو ملامت کری کیونکہ یہ عزیمت مجرب و صحیح ہے

برائے نقصان زمین

اگر خوف ہو ظالمون کے یہ چاہے کہ زمین وقت پیمایش کے کم نکلی تو چار پرچہ کاغذ پر چار آیتیں
جدا جدا لکھکر اس زمین کے چاروں کونوں میں گاڑ دی ایک افلا یرون انا ناتی الارض
ننقصہا من اطرافہا دوسری یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب تیسری الم تر الی ربک کیف
مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا چوتھی وما قدروا اللہ حق قدرہ اذ قالوا ما انزل اللہ علی
بشر من شئ قل من انزل الکتب الذی جاء بہ موسی نورا وہدی للناس تجعلونہ قراطیس
تبدونہا وتخفون کثیرا وعلمتم ما لم تعلموا انتم ولا آباؤکم قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم
یلعبون لکن یہ چاہیے کہ اس میت کو ایک پارہ جامہ میں لپیٹ کر دفن کرے پہر حسب ما جت

پوری ہو جائے تو اسکو نکال لی صیانة لکتاب اللہِ تعالیٰ عن الارضِ

ایضاً

اگر ظالموں سی یہ خوف ہو کہ وہ تیری زمین میں جور کرینگے تو پانچ پتھر لیکر ہر ایک پتھر پر سات بار فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ احد اور ایک ایک بار معوذتین اور تمام سورہ یس اور سورہ تبارک تا آخر اور آیۃ الکرسی اور درود شریف دس بار پڑھکر ہر ایک پتھر کو ایک رکن مین ای کان زمین سی گاڑ دی اور ایک پتھر کو وسط زمین میں دفن کر دے اللہ تعالے انکی شر سی کفایت کریگا وھو علی کل شئ قدیر

برای تکوین وعمارت بساتین

ایک مرد بنی ہاشم نے سورۂ فاتحہ لکھی اور مالکِ یومِ الدین کو سات بار لکھا پھر اسکو پانی سی دھو کر اشجار پر چھڑک دیا ایک سال سی وہ درخت پھل نہ لائے تھے مقطوع یعنی برگ سبز اوسی دم لاکر فی الفور پھل لے آئے کذٰلک یحیی اللہ الارض بعد موتہا وھو علی کل شئ قدیر

برائے کشف غمہ

ابو الفضل بکری کہتے ہیں میں ایک ایسی سختی میں گرفتار ہوا جسکے دفع کرنے سے ارباب جاہ عاجز آئے میں نی یہ دو بیتیں لکھکر سامنے قبلے کے لٹکا دیں اللہ نی مجھسی اس سختی کو دور کر دیا

یا ربِّ ما زالَ لطفُ منکَ یشملنی — وقد تجدّدَ دونی ما انتَ تعلمہ

فاصرفہ عنّی کما عوّدتنی کرما — فمن سواکَ لہٰذا العبدُ یرحمہ

شیخ عز الدین بن جماعہ کو افلاج عظیم ہو گیا تہا وہ کہتے ہیں مینے ان ابیات کی تکرار رات دن کرنا شروع کی ایک اثر عظیم پایا اور بالکل اچھا ہو گیا وللہ الحمد

ایضاً

بعض علما نے کہا ہی یہ ابیات فضل عظیم رکہتے ہیں بعض لوگ ایک امر عظیم میں پڑ گئے تھے

اور جان سے تنگ آ گئے تھے اور کوئی حیلہ خلاص کا نہ تھا ایک شخص نے جسکو پہچانتے نہ تھے یہ ابیات سکھائے اور کہا انکو مکرر پڑھو اللہ کی طرف سی کشف غمہ ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا

وکم للہِ مِن لطفٍ خفیٍّ — یدقُّ خفاہُ عن فہمِ الذکیِّ

وکم امرٍ تساءُ بہ صباحاً — وتاتیکَ المسرّۃُ فی العشیِّ

تشفّع بالنبیِّ فکلُّ عبدٍ — یغاثُ اذا تشفّعَ بالنبیِّ

وکم یسرٍ اتی من بعد عسرٍ — وفرّجَ کربۃَ القلبِ الشجیِّ

اذا ضاقت بکَ الاحوالُ یوماً — فثق بالواحدِ الفردِ العلیِّ

شرحی نے ان ابیات کا ایک قصہ لکھا ہے جسمیں ذکر فرج کرب وکشف غمہ ہی یہ ابیات مشتمل ہیں استغاثہ باللہ اور تشفع بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکی تاثیر میں کون شک کر سکتا ہے تشفع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے کہ اول وآخر ان ابیات کے درود شریف پڑھے ف امام بونی نے تو لطیفے لکھے ہیں الخمیس طریقہ استعمال اسماء حسنیٰ کا واسطے مطالب متفرقہ کے ذکر کیا ہے ازانجملہ واسطے دفع وسواس وامر مولم کے یہ لکھا ہے کہ وقت سحر کے یہ آٹھ نام پڑھے الملکُ العلیُّ العظیمُ المغنیُ المتعالُ ذو الجلالِ المہیمنُ الکبیرُ پھر کہا ہی لہا نفع عظیمٌ وہی من الاسم الاعظمِ المخزونِ انکی پڑھنے سی علاوہ نفع مذکور عظمت وہیبت بھی حاصل ہوتی ہی پھر لکھا ہی کل لطیفۃٍ منہا سریعۃُ التاثیرِ منجحۃٌ للمطلوب قریبۃُ الاجابۃِ باذنِ اللہِ تعالیٰ بقیہ لطائف کتاب الفوائد مین مذکور ہین ۔

حدیث قلنسوہ

یہ ایک ٹوپی تھی پاس نجاشی کے جس بیمار کے سر پر رکھدی جاتی وہ اچھا ہو جاتا اسکی بابت مین امام غزالی رح نے ایک حدیث ابوہریرہ طول طویل کتاب خواص القرآن میں نقل کی ہے اسمیں بسملہ وغیرہ الفاظ قرآن لکھے تھی لکن اسلیے کہ حال اسکی سند کا معلوم نہیں ہی اس جگہ حدیث مذکور نقل نہیں کی گئی ہاں عمر بن خطاب نے پوری بسملہ لکھکر ایک کلاہ میں سی کر قیصر روم کو بھیجی تھی اسکو مرض درد سر کا رہتا تہا وہ جب اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا درد

جاتا رہتا پھر اوسنی حقیقت امر پر مطلع ہو کر یہ کہا ما اکرم هذا الدین واعزه حیث شفانی الله
بآیة منه پھر وہ مسلمان ہوگیا اور اچھا مسلمان ہوا اسکا ذکر بذیل فضل بسملہ گذر چکا ہی

کلمات العزة

انکو دفع جمیع آفات مین اثر تمام ہے الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریك فی الملك ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر ولله الحمد الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلا ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم شرح کہنے ہیں من داوم علی ذلك یری عجبا من العزة والقبول۔

برای وسوسہ نماز و وضو و خواب پریشان مکروہ

کانچ یا مرمر کے برتن مین اس آیت کو لکھکر تین دن لگاتار پیا کرے انشاء الله تعالی خیال زائل ہو جائیگا واذکروا نعمة الله علیکم ومیثاقه الذی واثقکم به اذ قلتم سمعنا واطعنا واتقوا الله ان الله علیم بذات الصدور واسطی رفع خواب پریشان کی شاہ عبد العزیز دہلوی نے فرمایا ہے وقت نوم معوذتین وآیة الکرسی یک بار خوانده بر سینه و روی خود دم باید کرد واگر ازین ہم دفع نه شود اسم باشد بیدار سه بار خوانده بر اعلای بدن خود دم باید کرد و بعد ازان وقت خواب این دعا باید خواند باسمك اللهم وضعت جنبی وبك ارفعه ان شاء الله تعالی حفظ من نومی جنبی باتحفظ به عبادك الصالحین واعوذبك من همزات الشیاطین وان یحضرون انتہی میں کہتا ہوں دعاء ماثور جو اس کام کے لیے حصن حصین میں آئی ہی اسکو پڑھنا اور زیادہ بہتر ہے

برای وعید قتل

ابن الکلبی کہتے ہیں ایک شخص نے ایک شخص سے کہا میں تجھکو قتل کرونگا وہ ڈر گیا اسنے یہ ذکر ایک عالم سے کیا عالم نے کہا تو گھر من سے باہر نکلنے کے پہلے سورہ یس پڑھ لیا کر وہ ایسا ہی کرتا خصم

جب اوسکو ملتا تو نہ دیکھتا اسی طرح کریمۃ الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم فزادهم ایمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوکیل ایک خرقہ مین لکھکر زیر نگین انگشتری رکھکر طہارت پر پہن کر جس ذی سلطان کے سامنے جائیگا جو کہ اوسکو ڈراتا ہے تو الله اوسکو اوسکے شر سے محفوظ رکھیگا اور سوائے خیر کے اور کچھ اوس سے باذن خدا نہ دیکھیگا ولله الحمد

برائے مسلمان شدن

ایک مشرک نے ایک مسلمان سے کہا تہا تمہاری کتاب میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو میرے جی کی بات کو بدل دے شاید میں مسلمان ہو جاؤں کہا ہاں سورہ الم نشرح لکھکر اس کو پلائی اس کے دل کا شرک دور ہو گیا وہ اسلام لے آیا

برائے عسر بول

ایک شخص کو اصفہان میں پیشاب نہ ہوتا تہا اسنے یہ آیت لکھکر پانی میں پی۔ الله نے بول کو اوسپر آسان کر دیا اور پتھری نکل گئی بسم الله الرحمن الرحیم وبست الجبال بسا فکانت هباء منبثا۔ وحملت الارض والجبال فدکتا دکة واحدة اسی طرح آیۃ واذ استسقی موسی لقومه فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا قد علم کل اناس مشربهم کلوا واشربوا من رزق الله ولا تعثوا فی الارض مفسدین لکھکر پانی میں پینا دافع عسر بول و غائط ہے
اسی طرح سورہ کوثر اسکے لیے نفع کرتی ہے

برائے سلس البول

اس آیت کو لکھکر باندھے قیل یا ارض ابلعی ماءك ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین۔ قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین یہ مرض زائل ہو جائیگا انشاء الله

ختم قرآن کریم برای قضاء حوائج وطریق تلاوت

بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ختم کرنا واسطے کار براری کے مجرب ہے اسمیں کچھ شک نہیں ہے لیکن اگر اس ترتیب سے پڑہے تو بہتر ہے اجابت میں اسرع التاثیر ہوگا یعنی دن جمعے کے اول بقرہ سے تا آخر مائدہ پڑہے سنیچر کو انعام سے آخر توبہ تک پڑہے اتوار کو یونس سے آخر مریم تک پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے سورۂ صٓ تک بدھ کو زمر سے آخر سورۂ رحمن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پہر وقت ختم کے سجدہ کرے اور اللہ سے اپنی حاجت مانگے وہ پوری ہوگی شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے بھی چار باب میں اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے اور کہا ہے تمام خواندن قرآن در ہفت روز برین ترتیب اسرع در اجابت ست انتہی **ف**

میں کہتا ہوں یہ جتنے اعمال اہل علم و ولایت نے واسطے دفع آلام و آفات و امراض وغیرہ کی آیات کتاب اللہ سے نکالی ہیں انکی مجرب ہونے میں کچھ تفاوت نہیں ہے اسلیے کہ اللہ نے قرآن پاک کو شفا و رحمت فرمایا ہے سو ہر جملہ اسکا واسطے بیماری دل و تن و ہر بلای ظاہر و باطن کے شافی کافی صافی وافی ہے قال تعالی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ لیکن اہل علم و ولایت نے یہ کیا ہے کہ مناسب ہر حال انسان کی ایک آیت یا چند آیات کا تتبع کر کے طریقہ انکے استعمال کا کتابۃً یا شرباً یا تلاوۃً بتعیین اوقات لیل و نہار بتایا ہے اسمیں کوئی حرج و جرح نہیں ہے کیونکہ مناسبت حال کو ساتھ قول کے ایک علاقہ قوی ہوتا ہے پہر جس شخص کو یہ اعمال اثر نہ کریں تو وہ یقین کرے کہ اسکا ایمان ضعیف ہے اور کیسا ضعیف اگر وہ موحد قوی الاسلام ہوتا تو اثر نہ ہونا یعنی چہ پہر جو شخص کہ سارے قرآن کو پڑہتا رہتا ہے یا اسکا ختم واسطے کسی حاجت اہم کے کرتا ہے تو اسکی قضاء حاجت میں کیا شک ہے بلکہ تالی قرآن علی الدوام اگر بہ نیت جملہ مقاصد و مطالب دارین تلاوت قرآن کی کرے اور یہ اعمال متفرقہ بجا نہ لائے تو

امید ہے کہ وہ کبھی کسی آفت و بلا میں مبتلا نہوگا اللہ اسکو سائلین حاجات و داعین مرادات سے بڑھ کر بے مانگے دیگا جس طرح کہ یہ مضمون حدیث شریف میں آچکا ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں یقول الرب تبارک وتعالی من شغله القرآن عن ذکری ومسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین الحدیث رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب شوکانی رح نے کہا ہے فی الحدیث دلیل علی ان المشتغل بالقرآن تلاوةً وتفکراً یجازیه الله سبحانه بافضل جزاء ویثیبه باعظم اثابة انتہی شاطبی رح کہتے ہیں ؎

ومن شغل القرآن عنه لسانه ... ینل اجر کل الذاکرین مکملا

و حدیث ابن مسعود میں رفعاً ہر حرف پر دس گنا اجر فرمایا ہے رواه الترمذی وقال حسن صحیح غریب وهذا اجر عظیم وثواب کبیر اور حدیث عائشہ میں رفعاً آیا ہے الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة والذی یقرؤه ویتعتع به وهو علیه شاق فله اجران رواه البخاری ومسلم شوکانی رح کہتے ہیں التتعتع هو التردد فی قراءته لضعف حفظه وثقل لسانه فی التلاوة واما الماهر فاجره عظیم صار به مع الملائکة المقربین وذلک اجر لا یشبهه اجر ورتبة لا تماثلها رتبة انتہی **ف** اسرار عجیبہ و فوائد کثیرہ قرآن کریم بے حد و حساب ہیں اور فضائل عظیمہ اسکی غیر متناہی خود اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مدداً اور فرمایا ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت کلمات الله اور پہر اسکی صفت میں یہ ارشاد کیا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیراً پہر یہ کہا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً شیخ محمد بن

علی آفندی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے کہ جمیع سور قرآن ایک سو چودہ سورتیں ہیں باجماع
علماء معتمدین اور اگر انفال وبراءت کو ایک سورت کہیں تو پھر ایک سو تیرہ سورتیں ہوتی
ہیں ان سب میں افضل واعظم سورۂ فاتحہ وسورۂ اخلاص ہی باقی رہی آیات قرآن عظیم
سو وہ سب چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں قول مشہور پر انمیں سب سے زیادہ اعظم وافضل
واشرف واکرم آیۃ الکرسی ہے پھر یہ کہا ہی کہ انی رأیت کثیرا من الاخوان فی دیار العرب
والروم قد ترکوا قراءۃ القرآن واکبوا علی قراءۃ ترتیبات لمشائخ فمثلهم کمثل الذین
اختاروا العقیق عن الیواقیت وباللہ العظیم ان القرآن لغریب فی هذا الزمان وما وقع علی
تلک الترتیبات حدیث ظاهر فی بیان فضائلها عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما وقع علیها
الاجماع والمنام لیس بحجۃ ودلیل علیہ وعلی غیرہ وهو لا یثاب علی قراءۃ تلک الترتیبات
اذا لم یعرف معانیها کما قال الحافظ ابن حجر رح اما الثواب علی قراءۃ القرآن فهو حاصل لمن
یفهم ولمن لم یفهم بالکلیۃ للتعبد بلفظہ بخلاف غیرہ من الاذکار والادعیۃ فانہ
لا یثاب علیہ الا من فهمه ولو بوجه ما وعلیہ اکثر العلماء وقیل فیه نظر فعلینا ان نتخذ وردا
من الافضل والاعظم والاشرف کقراءۃ القرآن انتهی امام دینوری کشف الکنوز میں فرماتے ہیں
انظروا ایها الاکیاس وتفکروا ایها الناس الی اکثر الاوراد والاذکار التی تشتغلون بها فی
هذا الزمان من ترتیبات المشائخ اذا حرضته بقراءۃ القرآن یتعلل بان وقتی لا یفصل
عن وردی ما ثرتها ونتیجتها فی الفضائل علی فضائل القرآن ولو کانت تلک الترتیبات
موجودۃ فی زمن النبوۃ او فی عصر الخلافۃ لاحرقوها او غرقوها لانها زینت فی قلوب
الذین لم یعرفوا فضائل القرآن وخواصه وحببتهم ومنعتهم عن قراءۃ القرآن انتهی
میں کہتا ہوں یہ آیت شریف اسی مدعا کی صرف بدلالۃ النص اشارہ کرتی ہے اولم یکفهم انا انزلنا

علیک الکتاب یتلی علیهم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون کسی نے شبلی رضی اللہ عنہ
سے کہا تھا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا علیک بکلام اللہ ودع ما سواہ وکن معه ثم ذرهم
فی خوضهم یلعبون بعض اہل باطن نے فرمایا ہے لا یکون المرید مریدا حتی یجد فی القرآن کل ما
یرید ویعرف منه النقصان من المزید ویستغنی بکلام المولی عن کلام العبید بعض
مشائخ نے کہا ہی لا تجعل وردک غیر ما ورد فی الکتاب والسنۃ تکن من العلماء الادباء لانک
حینئذ تجمع بین الذکر والتلاوۃ فیحصل لک اجر التالی والذاکر فما ترک الکتاب والسنۃ
مرتبۃ یطلبها الانسان من خیری الدنیا والآخرۃ الا وقد ذکرها فمن وضع من الفقراء
وردا من غیر الوارد فی السنۃ فقد اساء الادب مع اللہ ورسولہ بعض اولیاء نے فرمایا ہے
من اساء الادب علی البساط رد الی الباب ومن اساء الادب علی الباب رد الی اصطبل
الدواب الغرض بڑی شرم بلکہ ضعف ایمان وغربت اسلام وفقدان احسان کی بات ہی کہ
دنیا میں روی زمین پر قرآن کریم اندر مصاحف وصدور کے موجود ومحفوظ ہو اور اذکار
سنت مطہرہ کتب سنن میں ماثور ومرقوم ہوں اور پھر باوجود دعوی اسلام وایمان یا احسان
کے انسان ان اذکار کو اختیار نہ کرے اور تلاوت قرآن پر مداوم نہو اور فقراء وعلماء ومشائخ
واولیاء کے دعوات واذکار ساختہ وپرداختہ پر جھک پڑی اور اونہیں معتقد خیر دارین کا ہو
اس سی بڑھکر اور کیا شقاوت ہوگی ہاں جو اعمال صالحات وعزائم مکرمات آیات عظیمات و
سنن مطہرات سی اہل علم وصلاح نے واسطی قضای حاجات وکشف کربات واستجابت دعوات
کے بتائے ہیں انکا استعمال کرنا عین اتباع کتاب وسنت ہی ملا علی قاری حنفی رح نے دیباچہ
کتاب الحزب الاعظم میں لکھا ہی لما رأیت بعض السالکین یتعلقون باوراد المشائخ المعتبرین
وباحزاب العلماء المکرمین حتی رأیت بعضهم تعلقوا بالدعاء السیفی والاربعین الاسمی ودرت

بعض العوام یتقیدون بقراءة دعاء نحو القدح فخطر ببالی ان اجمع الدعوات الماثورة
فی الاحادیث المشہورة وسمیتہ الحزب الاعظم لاستنادہ الی الرسول الاکرم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فعلیک بحفظ مبانیہ والتامل فی معانیہ والعمل بمضمون ما فیہ فانہ شامل للمنجیات
حافل المہلکات فہذا کمال طریق المتابعة النبویة وزبدة المقامات العلیة المنسوبة
الی السادة الصوفیة الصفیة فان قدرت علی قراءتہا کل یوم فیہا ونعمت والا ففی کل
جمعة والا ففی کل شہر والا ففی کل سنة والا ففی العمر مرة ایضا غنیمة انتہی احاصلہ میں کہتا
ہوں کہ یہ کتاب حزب اعظم جمع اذکار وادعیہ میں بحذف اسانید وتخاریج کتاب بے مثل و
بے مثال ہی میں نے اسکو بہت بار پڑہا ہے اور اکثر ماہ رمضان میں پڑہا کرتا ہوں وللہ الحمد اس
باب میں جتنی کتابیں ہیں ان سب سے مغنی ہی اگر کوئی شخص باخلاص نیت وصدق طویت
وحضور دل وجمع خاطر تلاوت قرآن مجید وقراءت حزب اعظم پر تمام عمر اکتفا کری تو اللہ سی امید ہے
کہ سارے منجیات کے ساتھ متحلی اور تمام مہلکات سے متخلی ہو کر لائق مغفرت وعفو ہو جاے
وما ذلک علی اللہ بعزیز ہی وظائف واوراد علماء وصوفیہ انکی کچھ حاجت نہیں ہی الصباح یغنی
عن المصباح شاہ محمد عاشق خلیفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور اوستاد شاہ عبد العزیز دہلوی نے
توسیلہ سبیل الرشاد میں دعاء سیفی واربعین اسمی کو ذکر کیا ہے۔ کچھ حاجت انکی ذکر کی نہ تھی دل
اس بات سی قلق میں ہی حسبنا کتاب اللہ وسنة رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینی غالبا اس
رسالے میں انہیں اعمال کو ذکر کیا ہی جو ماخوذ ہیں آیات قرآنی یا حدیث رسالت سی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الا ماشاء اللہ تعالی حدیث میں آیا ہے خذ من القرآن ما شئت لما شئت شرح میں لکھتے
ہیں اسمیں شک نہیں کہ تلاوت قرآن افضل ہے بہت سی عبادات سی۔ ابن عباس نی کہا ہی
الزموا القرآن فان اللہ لا یعذب قلبا وعی القرآن اور صحابہ پڑہنا قرآن کا مصحف میں دیکھکر

مستحب رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اسمیں عبادت نظر زیادہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ کبھی نظر کرنا
مصحف میں ترک نہ کرتے اور کہتے تھے ہذا کتاب ربی ولا بد للعبد اذا اتی کتاب سیدہ ان ینظر
فیہ کل یوم ویعمل بما امرہ فیہ ویجتنب ما نہاہ عنہ امام ابو الضیف کتاب بلغة المسافرین
فرماتے ہیں یکفی من العبادات تلاوة القرآن وقول حسبی اللہ سبع مرات فی الصباح والمساء
لان العبادات غیر ہذین یشترط فیہا حضور القلب وتلاوة القرآن قد جاء انہا اعظم القرب
بفہم وبغیر فہم وقائل حسبی اللہ الخ قد جاء ان اللہ یکفیہ ما اہمہ صادقا کان بہ او
کاذبا۔ انتہی شاہ عبد العزیز دہلوی نے فرمایا ہی کہ آداب تلاوت قرآن تہذیب واستقبال قبلہ
حتی الامکان وحروف را بخوبی ادا کردن ومد وشد فرونہ گذاشتن ودر مقام وقف وقف کردن
این ست آداب ظاہری واما آداب باطنی پس مبتدی را تصور کردن گویا کہ بحضور رب العزت
تلاوت می کنم واو تعالی در مقام اوستاد نشستہ می شنود ومنتہی را تصور کردن کہ این کلام را
بلا واسطہ از زبان حضرت رب العزت می شنوم وفرق درمیان مقامین این ست کہ در صورت
اول زبان از خودش وگوش از حضرت رب العزت ودر صورت دوم زبان از حضرت رب العزت
وگوش از خود باین چنین مقام اشارہ فرمودہ است حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ چنانچہ
شیخ الشیوخ در عوارف از ایشان نقل کردہ اند انی لا قرء الآیة حتی نسمعہا من قائلہا العبد در
عوارف فرمودہ کہ امام صادق درین وقت بمنزلہ شجرہ موسی میشد انی انا اللہ رب العالمین می گفت
نہتی وجای دیگر شاہ صاحب فرمودہ اند کہ بروئیت جناب مرتضی مشرف شدہ بیعت نمودہ بودم
فرمودند کہ در زمان ما یعنی صحابہ کرام برای وصول الی اللہ سہ طریق مسلوک بودند دو طریق ازان
موقوف شدہ یعنی صلاة وتلاوت قرآن سوم کہ ذکر ست باقی ودران طریق نیز تفاوت بسیار
راہ یافتہ بعد ازان طریق صلوة وتلاوت قرآن فرمودند طریق صلوة آنکہ بطور شغل ادا کردہ شود

طور تلاوت برای مبتدی این ست کہ خود را قاری وحق را مستمع تصور نماید کہ بحضرت رب العالمین قرآن میخوانم چنانچہ شاگرد بحضور اوستاد میخواند و برای منتہی این ست کہ حق را قاری وخود را مستمع قرار دہد و زبان خود را نائب تصور کند و گوش را مستمع گویا حضرت حق بزبان من کلام میکند و من میشنوم و یقین ست کہ درین تصور بسبب غلبہ محبت حالیکہ عاشق صادق را در وقت استماع کلام محبوب بالمشافہ رو می دہد حاصل خواہد گردید و گرہ کشای مدعا خواہد شد واللہ المغنی انتہی۔

براے حرز وحجاب

امام ابن ابی الضیف کہتے ہیں یہ وہ حرز وحجاب ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن احزاب کے پڑھا تھا اللہ نے انکو شر کفار سے کفایت کی اور وہ اپنے غیظ میں بھر کر چلے گئے اور امام شافعی نے وقت دخول کے ہارون رشید پر پڑھا تھا اللہ نے انکو شر ہارون سی بچالیا اسکو مالک نے نافع سی نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ حضرت نے دن احزاب کے کہا شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام پھر کہا وانا اشھد بما شھد اللہ بہ واستودع اللہ ھذہ الشھادۃ وھی ودیعۃ عندہ الی یوم القیامۃ اللھم انی اعوذ بنور قدسک وعظیم رکنک وعظمۃ طھارتک من کل آفۃ وعاھۃ ومن کل طوارق اللیل والنھار الا طارقا یطرق بخیر یا اللہ اللھم انت غیاثی بک استغیث وانت ملاذی بک الوذ وانت عیاذی بک اعوذ یا من ذلت لہ رقاب الجبابرۃ وخضعت لہ اعناق الفراعنۃ اعوذ بک من کشف سترک ونسیان ذکرک والانصراف عن شکرک انا فی حرزک لیلی ونہاری ونومی وقراری وظعنی واسفاری وحیاتی ومماتی ذکرک شعاری وثناؤک دثاری لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک تشریفا لعظمتک وتکریما لسبحات رحمتک اجرنی من خزیک واضرب سرادقات حفظک واد خلنی فی حفظ عنایتک وجد علی بخیر یا ارحم الراحمین

اسماء اللہ الحسنیٰ

شرح میں کہتے ہیں قاضی مجد الدین شیرازی نے اپنی سند سے ایک حدیث متصل تا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کی ہے ان للہ تسعۃ وتسعین اسما من احصاھا دخل الجنۃ اسکی سند میں عمارہ بن زید ہیں اور پھر انکا قصہ بابت تلاش اسماء مذکورہ اور بہم پہونچانا انکا بذریعہ ایک شخص آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سور قرآن سے متفرق طور پر مع اسماء موصوف کے والہ ہر ایک سورت کے ذکر کیا ہے اسکے بعد کہا ہے قال عمارۃ فدعوت بعدۃ الاسماء غیر مرۃ فرأیتھا قریبۃ الاجابۃ وکتبھا عنی جماعۃ وکلھم اخبرونی ان اجابتھا سریعۃ قال ابو محمد واللہ الذی لا الہ الا ھو لقد دعوت بھا مرارا کثیرۃ علی مھمات خفت علی نفسی منھا الھلکۃ فخلصنی اللہ منھا والحمد للہ۔ انتہی کلام الشرح میں کہتا ہون حدیث مذکور اس لفظ سے ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا من احصاھا دخل الجنۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بخاری ومسلم میں آئی ہے اور اسکو ابن خزیمہ وابو عوانہ وابن جریر وابن ابی حاتم وطبرانی وابن مندہ وابن مردویہ وابو نعیم وبیہقی نے بھی روایت کیا ہی ایک طریق ابن مردویہ وابو نعیم میں یون فرمایا ہے من دعا بھا استجاب اللہ دعاہ اور بخاری کا لفظ یہ ہے لا یحفظھا احد الا دخل الجنۃ۔ یہ لفظ مفسر لفظ احصاھا ہے یعنی احصاء سے مراد حفظ ہے وھکذا قال الاکثرون بعض نے کہا مراد احصاء سے پڑھنا ایک ایک کلمہ کا علیحدہ علیحدہ ہے گویا انکو شمار کرتا ہے یا مراد علم وتدبر ہے انکے معانی میں اور اطلاع حاصل کرنا ہے انکی حقائق پر یا قیام بحق اسماء وعمل بموجب اقتضاء معانی لکن شوکانی فرماتے ہیں کہ تفسیر اول راجح ہے اور مطابق معنی لغوی ہے خود دوسری روایت نے تفسیر اسکی ساتھ حفظ کے کردی و ھذا الحدیث قد ورد من طریق جماعۃ من الصحابۃ خارج الصحیحین والحجۃ بما فیھما علی

انفرادہ وقائمۃ انتہی یہ اسمار روایت ترمذی مین ابوہریرہ سے آئے ہیں اور ابن حبان نے
بھی انکو روایت کیا ہی سوا اس ایک روایت کے جسمیں جوزجانی ہیں کسی اور روایت
میں یہ نام نہیں آئے ترمذی نے اسکو حدیث غریب کہا ہی اور نووی نے اذکار میں حسن
ٹھیرایا ہی اور حاکم و ابن حبان نے صحیح بتایا ہے ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتی ہین والذی عول
علیہ جماعۃ من الحفاظ ان سرد الاسماء مدرج فی ھذا الحدیث - الی قولہ - انہ بلغہ عن
غیر واحد من اھل العلم انھم جمعوھا من القرآن انتہی شوکانی کہتے ہین ولا یخفاک ان
ھذا العدد قد صححہ امامان وحسنہ امام فالقول بان بعض اھل العلم جمعوھا من القرآن
غیر سدید ومجرد بلوغ واحد انہ وقع ذلک لا ینتھض لمعارضۃ الروایۃ ولا تدفع
الاحادیث بمثلہ انتہی الغرض یہ اسمار حسنی حصن حصین وعدہ واذکار و نزل الابرار و حزب اعظم
و سلاح المومن و فرند وغیرہ کتب جمع جم میں مذکور ہیں اور انکی معانی تحفۃ الذاکرین میں شوکانی
نے اور میںنے کتاب نزل الابرار میں اور کتاب الجوائز والصلات میں اور بیہقی نی کتاب الاسماء
والصفات میں لکھی ہیں اور اہل علم نی کتب مستقلہ بیان مین انکی معانی کے تالیف کیی ہین وللہ الحمد
بہرحال انکا نوک زبان پر یاد رکھنا اور انکی ساتھ سوال حاجت و دعا اللہ تعالی سی کرنا تریاق مجرب ہے

برائے کفایت اہوال دنیا و آخرت

شرجی کہتے ہین جو کوئی اس دعا کی قرأت پر بعد ہر فرض کے ہمیشگی کریگا اسدا و سکو ہول
دنیا و آخرت سی کافی ہوگا اعددت لکل ھول القاہ فی الدنیا والآخرۃ لا الہ الا اللہ ولکل ھم
وغم ما شاء اللہ ولکل نعمۃ الحمد للہ ولکل رخاء و شدۃ الشکر للہ ولکل اعجوبۃ سبحان اللہ
ولکل ذنب استغفر اللہ ولکل ضیق حسبی اللہ ولکل مصیبۃ انا للہ وانا الیہ راجعون
ولکل قضاء وقدر توکلت علی اللہ ولکل طاعۃ ومعصیۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

برائے ہر حاجت و مطلب

تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے کہ ہر کرا حاجتے باشد مے باید کہ فاتحۃ الکتاب بخواند و بعد از ختم
حاجت بخواہد کہ انشاء اللہ تعالی آن حاجت برآید

برائے درد گردہ

شخصی نزد شعبی آمد و شکایت درد گردہ کرد شعبی گفت ترا لازم ست کہ اساس القرآن بخوانی
در جائے درد دم کنی او گفت کہ اساس القرآن چیست گفت فاتحۃ الکتاب در فتح العزیز
گفتہ کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ست برای ہر مطلب می توان خواند و این را دو طریق ست اول
آنکہ مابین سنت فجر و نماز فرض باتصال میم بسم اللہ بالام الحمد للہ چہل و یک مرتبہ تا چہل روز
بخواند ہر مطلبے کہ باشد حاصل گردد اگر شفای مریض یا کشادہ شدن مسحور منظور باشد بر آب دم
کردہ بآن مریض و مسحور بنوشاند دوم آنکہ روز یک شنبہ اول ماہ درمیان سنت و فرض فجر
بے قید اتصال میم بالام ہفتاد مرتبہ بخواند بعد ازان ہر روز ہمان وقت دہ دہ بار کم کند تا
روز شنبہ ختم شود و اگر در ماہ اول مطلب حاصل شود فبہا و الا در ماہ دوم و سوم نیز ہمچنین کند و نوشتن
این سورہ بر کاسۂ چینی بگلاب و مشک و زعفران و شستہ خورانیدن آن برای شفاء مریض مزمن
تا چہل روز مجرب ست و بر درد دندان و بر درد سر و درد شکم و دیگر دردہا ہفت بار خواندہ دم کردن خیر مجرب

برائے صموت اعداء

جو شخص اس آیت کو لکھکر اپنے بازو پر باندھ لیگا اسکی دشمن صامت ہو جاینگے کوئی شخص ذکر اسکا
ساتھ برائی کے نہ کریگا باذن اللہ تعالی یومئذ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات
للرحمن فلا تسمع الا ھمسا یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا یعلم ما بین
ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بہ علما وعنت الوجوہ للحی القیوم وقد خاب من حمل ظلما ومن

یعمل من الصالحات وھو مومن فلا یخاف ظلما ولا ھضما

برائے تثمیر بستان

اس آیت کو لکھ کر کسی ساعت جمعہ مین محو کر کے اندر چاہ کے جس سی درختون کو پانی دیا جاتا ہے ڈالدی اللہ او نہین برکت دیگا اور نظر جن وانس سی بچائیگا وھو الذی انزل من السماء ماءً فاخرجنا بہ نبات کل شئ فاخرجنا منہ خضرا نخرج منہ حبا متراکبا ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ وجنت من اعناب والزیتون والرمان مشتبھا وغیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ان فی ذلکم لایات لقوم یومنون ٥

ایضا برائے سرسبزی باغ وکشت

اس آیت کو آب باران پر اکیس بار پڑھکر جس مین نخل وشجر وزرع کے چھڑک دی برکت کثیرہ ہمراہ ازالۂ مکروہ باذن الٰہی دیکھیگا الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون

برای عمارت خانہ ودکان وزمین وبستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت پنجم روز یکشنبہ کو لکھ اور ایک پارچۂ پاک میں لپیٹ کر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے در کے اوپر دفن کردے عجب طرح کی عمارت وکثرت رزق کو ملاحظہ کریگا اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک مین لکھکر آب باران سے محو کر کے درمیان اشجار ونخل باردار کی چھڑک دیگا برکت کامل وزیادت ظاہر دیکھے گا اوکالذی مر علی قریۃ الی قولہ ان اللہ علی کل شئ قدیر

ایضا برائے امور مذکورہ

الٓمّٓرٰ اول سورۂ رعد کو تا قولہ یتفکرون چار پرچۂ کاغذ پر لکھکر ہر چہار گوشہ مکان یا باغ معطل خراب یا حانوت میں دفن کردی برکت وخیرات نمایاں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیگا اسی طرح اگر اول سورۂ کہف کو تا قولہ کذبا ظرف طاہر میں لکھکر ہر چہار دیوار ہای خانہ پر اس طرح چھڑک دیگا کہ زمین پر پانی نہ گری تو عمارت منزل وکثرت خیر حسب دلخواہ دیکھیگا شرح ہذا اس قسم کے آیات واسطی ان امور کے اور بہت لکھی ہیں اس جگہ تراکیب مختصرہ کا فقط ذکر کیا گیا ہے۔

برائے خطبۂ زن وطلب ولایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کری وہ اس آیت کو لکھکر باندھ لی اسکی بات قبول ہوں اور وظیفہ اسکا جاری رہیگا قل ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

برائے رکوب دریا

دریا جب جوش وخروش کری تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھکر اسمیں ڈالدی وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائیگا قل من ینجیکم الآیۃ اسی طرح اگر فالق الاصباح کو تا آخر آیت با وضو ہوکر دن جمعے کے ایک لکڑی پر لکھکر مقدم سفینہ پر لگا دیگا تو وہ ناؤ ڈوبنے سے بچ جائیگی اسیطرح وقال ارکبوا فیھا بسم اللہ مجرھا ومرسٰھا تا رحیم کی یہ خاصیت ہی کہ خشب ساج پر لکھکر اگر مقدم سفینہ پر لگا دیگا تو لئے بحر مین حرز ووقایہ ساری آفات سی ہوگا انشاء اللہ تعالے

برای سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہوا اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچۂ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگری طرف مشرق کے دریا مین پھینک دی موج باذن خدا ساکن ہو جائیگی الم تر ان الفلک تجری فی البحر الی قولہ کل ختار کفور اسی طرح اگر کوئی شخص دریا مین قرات پر اس آیت کی مداومت کریگا تو دریا سی سلامت رہیگا اور تقلب آفات لیل ونہار سے

سالم ہوگا اور مال و ولد مین برکت وسعادت پائیگا اللہ الذی خلق السموات والارض الی قولہ لظلوم کفار

برای دفع خیالات فاسدہ

ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے یا خرقۂ صوف یا رق مین لکھکر باندھ دے تخیلات فاسدہ اوس سے دور ہو جائینگی واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یومنون بالآخرۃ حجابا مستورا وقولہ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم وقولہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم

برای خفقان ورجیف قلب

سورۂ الم نشرح پاک برتن مین لکھکر آب زمزم یا آب باران سے محو کرکے اس پانی کو پی لے اللہ کے اذن سے یہ علت دور ہو جائیگی

برای استخراج مدفون ومعمیٰ

اس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر مین لکھکر آب باران سے محو کرکے جس جگہ مین توہم دفین ہو وہان چھڑک دے انشاء اللہ تعالی وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ہاتھ آئیگا اسی طرح اگر کوئی شے دفن کرکے بھول گیا ہے یا ضائع ہوگئی ہے اور معلوم نہیں کدھر گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں لبان سلگاوے اور یہ آیت کاغذ میں لکھکر پانی سے محو کرکے ہر چہار دیوار ہای خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات دن بند رکھے پھر صبح کو کھول کر اندر جاوے انشاء اللہ تعالی وہ چیز مل جائیگی یا خواب میں اس کو دیکھ لیگا

برای استخراج سحر مدفون

گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اسکی جگہ معلوم نہیں ہے تو سورۂ تکویر پڑھے اللہ اس کا الہام کریگا سحر کو گھر سے نکالے کوئی شے اسکو ضرر نکریگی

برائے حفظ دفینہ

اگر دفینہ کرے تو سورۂ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سے باذن خدا محفوظ رہے گا۔

برای اخبار عمل

اس آیت کو ایک خرقۂ دختر نابالغ پر شب دوشنبہ کو بعد پنج ساعت شب کے لکھکر سینۂ زن پر رکھدے اوسنے جو کچھ کیا ہوگا سب کی خبر دیگی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین اگر ریئہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بہم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا ایک لوح زر پر خون ہدہد سے کف راست مین لکھکر صدر زن نائمہ پر رکھدیگا تو جو کچھ اوس سے ہوا ہے وہ سب کہہ ڈالیگی اگر مدلس کا شناخت کرنا چاہے تو اس آیت کو نائم پر پڑھے معمی ظاہر ہو جائیگا اسی طرح اگر سورۂ اذا زلزلت کو ایک پارۂ جامۂ انسان پر لکھے اور اوسمین نام اوسکا اور اوسکی مان کا زعفران محلول سے لکھکر اوسکو پوست ہدہد سے سی دے اور انسان پر رکھدے تو وہ اپنی صنیع کی خبر دیگا۔

برای خریدستی جید

کوئی چاہے کہ بطیخ خرید کرے اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑھکر یون کے یا من بیدہ الخیر والخیرۃ منہ یا دلیل الخیر یا مرشد یا ہادی تو اوسکا ہاتھ مقصود پر پڑیگا اسیطرح سائر اشیاء فاکہہ وملبوس وغیرہ کے لیے جسمین کچھ شبہ ہو اسی طرح کرے آیت یہ ہے ان البقر تشابہ علینا وانا ان شاء اللہ لمہتدون

برای تکثیر آب چاہ ونہر

چاہ یا نہر مین جب پانی کم ہو جاے تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھکر اندر اوسکے ڈال دے

انشاءاللہ تعالی پانی اوسکا بڑھ جائیگا ثم قست قلوبکم من بعد ذلک الایہ اسی طرح اگر
گائے یا بکری کا دودہ کم ہوجائے یا بالکل شیر نہ دی تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو
لکھکر آب پاک سی دہوکر اوسکو پلا دے دودہ بڑہجائیگا باذن اللہ تعالے

زوال ہم و غم و عشق

جسکو کوئی مصیبت پہونچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق ضرر دے وہ اس آیت کو قبل طلوع
فجر دن یکشنبہ کو ظرف پاک میں لکھکر آب ثلج و برد سی محو کرکے لگاتار تین دن تک اوس
شخص پر چہڑکے انشاءاللہ تعالی جو حزن پاتاہی وہ دور ہوجائیگا وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر الخ

برائے ہوام

اس آیت کو ایک طشت مین لکھکر عصارہ زیتون سی محو کرکے گہر مین چہڑک دی کوئی سانپ
اژدہا بر غوث باقی نہ رہیگا سب مرجائینگے الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم اور اگر اسکو چار
ورق زیتون پر لکھکر چار ارکان بیت مین گاڑ دیگا تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہیگا اسی طرح
اگر آیہ یستجدون اخرہم کو تانبے کی تختی پر لکھکر عصارہ زیتون سی محو کرکے گہر میں چہڑک دیگا
تو کوئی موذی و شیطان و ہوام باقی نہ رہیگا اگر گہر سے نکل جائیگا

برای تفرقہ اہل معاصی و ظلم

دن شنبے کے اس آیت کو ایک ظرف پاک میں لکھکر آب برگ حرمل سی محو کرکے جس جگہہ
اجتماع اہل عصیان و ظلم کا ہوتاہو وہان چہڑک دی انشاءاللہ تعالی پہر کبھی وہاں جمع نہونگے
متفرق ہوجائینگے وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان
ینفق کیف یشاء ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا والقینا بینہم
العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ ویسعون فی الارض فسادا واللہ لا یحب المفسدین

برای دروغ

ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت کو لکھکر اور ایسی شہد سی جسکو آگ نے نہ چھوا ہو محو کرکے
تین دن تک اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتاہی باذن خدا یہ بلا اوس سی زائل ہوجائیگی
لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم واللہ غفور حلیم

برای حفظ حاملہ و طفل بسیار گریہ

اس آیت کو گلاب و زعفران و مشک سے ہرن کی جھلی پر لکھکر زن پر باندہ دی سارے
آفات عین و بطن سی وہ حفظ میں رہیگی اور اگر اسکو لکھکر گلے میں طفل کی ڈال دیا جائیگا تو
ایک حرز عظیم فزع و بکا سی ہوگا انشاءاللہ تعالی اذ قالت امرأۃ عمران رب انی نذرت لک
ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم

برای ازالہ عقم

اس آیت کو مشک و زعفران و گلاب سی ایک ظرف بلور یا زجاج پر کاتب باوضو ہوکر لکھے
پھر پانی مین گھولکر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلائے اور عضو مرد و زن پر لکھکر ریشم
کے تاگے سے باندہ دی اور وقت دخول فراش کے علیحدہ کرکے صحبت کری پہر نہاکر باندھ لے
وہ شب اول یا دوم یا سوم مین باذن اللہ تعالی حاملہ ہوجائیگی ہنالک دعا زکریا ربہ قال
رب ہب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء اسی طرح اگر اول سورہ نساء تا ولہ
رقیبا کو ایک قطعہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ سی ایسی جگہ لکھکر کہ کوئی نہ دیکھے کھالیگا پہر بی بی
سے جماع کریگا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہوجائیگی یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی
خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ
الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا

برای حفظ و فصاحت طفل

آب صاف پران آیات کو پڑھکر اسمیں کھانا پکاکر اطفال و تلانذہ کو کھلائے تین دن تک
ایسا ہی کرے حفظ و فصاحت عجیب ملاحظہ کریگا آیتیں از اول سورہ ابراہیم تا الحکیم

برائے قہر اعدا

ایک پارہ لعن لیکر اور اوسمیں کچھ خاک مقابر ڈالکر اول یہ آیت او کصیب من السماء فیہ ظلمات
ورعد وبرق یجعلون اصابعہم فی اذانہم من الصواعق حذر الموت واللہ محیط بالکافرین
لکھی پھر نام دشمن کا لکھی اور اوسکو نیچے زبرۂ آہنگر یا کمدۂ گازر کے رکھدی معمول لہ کا سر
پھٹ جائیگا اور اسکو کچھہ نہ سوجھیگا فلیتق اللہ فاعلہ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر یہ آیت
اور نام معمول لہ اور اسکی ماں کا لکھکر نیچے آگ کے رکھکر جسکے ہلاک کرنیکا ارادہ ہی اسکو بکایک
تو وہ مرض لاایطاق میں گرفتار ہو جائیگا واذ قال موسی لقومہ یا قوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم
العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم فتاب علیکم انہ ہو التواب الرحیم
اسی طرح جسکا ہلاک کرنا منظور ہی اوسکی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر
یہ آیت لکھی واتل علیہم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدہما ولم یتقبل من الآخر
قال لاقتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقین اور پشت پر نام اس شخص کا لکھی اور ہاتھ میں ایک
خنجر لیکر اسکی نام کی جگہ پر مارے اور کہی فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب اور اس عمل کو روز
سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے یا ملائکۃ اللہ تعالی لیفعل کذا بفلان یہ ضرب اس کے
بدن پر جا لگیگی اور وہ ہلاک ہو جائیگا شرحی کہتے ہیں فلیتق اللہ فاعل ذلک کلہ

برای بطلان ظلم ظالم

ایک پرچۂ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جابر پر داخل ہو اور پڑھکر

اوسکو پڑھی انشاء اللہ ظلم ظالم باطل ہو جائیگا ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا
واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعا بصیرا
اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران و گلاب سی لکھکر اور آب باران سی محو کرکے جا بجا حاکم میں
کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو چھڑک دیا جائیگا تو وہ حکم انصاف سی کریگا اور حق بات کہیگا۔

برائے ہلاک ظلمہ

سنیچر کے دن آخر ماہ مین اس آیت کو لکھکر ایک شیشی مین رکھی اور اسپر درخت کی پتوں کا
عصارہ ڈالکر گھر میں معمول لہ کی دفن کردی عنقریب وہ ماخوذ ہو کر ذکر اسکا خاندان اور ایام اسکی
منقضی ہو جائینگے الم تر کیف فعل ربک بعاد الی قولہ بالمرصاد وقولہ فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد

برای بطلان بیع و شرا

اگر اس آیت کو ایک صحیفہ میں لکھکر کسی دکان میں ڈالدیا جائیگا تو بیع و شرا اسکی باطل
ہو کر اللہ کی قدرت سی حال اسکا ناقص ہو جائیگا ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس
یستوفون واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون الا یظن اولئک انہم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم
الناس لرب العالمین۔ اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل
میں دن شنبے کے لکھکر موضع مراد میں ڈالدینے سے تعطیل بیع و شرا ہو جاتی ہے۔

برائے رجم خانہ

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدہم فی تضلیل وارسل علیہم طیرا ابابیل ترمیہم
بحجارۃ من سجیل فجعلہم کعصف ماکول ایک شقفۂ قدیمہ میں لکھکر کسی گھر وغیرہ میں دفن کردی
سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتی ہیں جبتک کہ وہ شقفہ اس جگہ میں باقی رہتا ہی ف اسکی بعد
شرحی نے چند فوائد ۸۳ سی لیکر تا آخر یک صد فائدہ بیان میں اسماء حسنی اور انکی تاثیرات کی

بطریق تکسیر و اوفاق لکھی ہیں پھر کچھ منافع سور قرآن کریم کے اور کچھ منافع حروف مقطعۂ قرآن
علیم کے بیان کیے ہیں یہ منافع غالبًا اوسی جنس کی ہیں جو حاجات اس رسالے میں لکھی گئی ہیں
اسلیے تلخیص انکی اس جگہ تکرار اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص پرہیزگار اسی قدر اعمال و
عزائم پر بعد حصول اجازت بصدق نیت و صلاح طویت عامل و قانع ہو تو بھی غنیمت ہے اور یہ
مقدار واسطے صلاح ظاہر و باطن و حفظ صورت و معنی کے کافی وافی شافی صافی ہو سکتا ہے
مجھکو اجازت ان عزائم و معمولات کی بالخصوص اجازت مثل قول جمیل کی نہیں ہے لیکن اجمالاً
تالیف شرحی کی اجازت ہے ایک بڑا عائق عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عازم مطابق شرط عزیمت
کے نہیں ہوتا دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل یا یا نہیں جاتا اثر تو اوس وقت ظاہر ہوتا ہے
کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص و تقوی ہو
ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن پاک پڑھکر پھونک دی تھی فی الفور آسیب
دور ہو گیا بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھی ایک مرد نے
وہ آیت انکی زبان سے سنکر یاد کر لی تھی جا کر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہوا جب بار بار اسکو
پڑھا تو جنی مسلط نے کہا تو جا کچھ نہ ہوگا اسنے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے کہا ہاں الاٰیۃ الاٰیۃ ولکن الرجل
غیر الرجل بلکہ طہارت و تقاوت کا یہانتک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے وقت میں جب
کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کوئی جن یا شیطان آتا اور لوگ انکو لیجاتی تو یہ فقط اس سے جا کر
یہ بات کہدیتے کہ تو اسکو چھوڑ کر چلا جا ورنہ تجہپر حکم شرع جاری کیا جائیگا وہ اسی دم بھاگ جاتا
پھر یہ نوبت پہونچی کہ جس آسیب زدہ کے سامنے انکا نام لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آجاتا اور
اوسکا جن و شیطان چل دیتا وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ اس رسالے کے ساری اعمال و عزائم
ماخوذ کتاب و سنت صحیحہ سے ہیں اور اکثر مجرب ہیں لیکن اگر کسی شخص پر اثر انکا ظاہر نہو تو یہ قصور

عازم یا معمول لہ کا ہے نہ ان آیات و اذکار کا اوسکو چاہیے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے
اس لیے کہ اس کلام پاک نے محل قابل نہ پایا موضع صالح پاتا اس کے نہ آیا حدیث میں
اسی جگہ سے فرمایا ہے رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ معاذ اللہ

باب پنجم بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے

فصل ہشتم کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مؤلف کے ہے یعنی حضرت شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسمیں ذکر ہے

برای غنای قلبی و قالبی

ہر دن یا مغنی گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل چالیس بار پڑھے اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار یہ دونوں عمل
واسطے غنای دلی و ظاہری کے مجرب ہیں انتہی اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار
بھی آیا ہے۔ شاہ فخر الدینؒ سے منقول ہے کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کی دو دو
بار پڑھے اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائیگی مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں
وقد جربتُ هذا العمل فوجدتُه كذلك

برای درد دندان و درد سر و ریاح

ایک تختہ یا پٹڑا پاک لی اور اوسپر پاک ریت بچھائے اور ایک کیل سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھی
اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھے اور دردمند اپنی انگلی کو درد
کی جگہ پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھے کہ تمکو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو
دوسرے حرف بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پہلی بار کی طرح پوچھے کہ
درد گیا اگر گیا تو بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف پر
کیل سے دابتا جائے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہونچیگا کہ شفا ہو جائیگی

انشاء اللہ تعالی انتہی مین کہتا ہون اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعیؒ نے کتاب فتح الملک المجید المولف لنفع العبید مین بہی ذکر کیا ہی لکن حروف ابجد ہوز حطی کو مقطع لکھنا بتایا ہی یعنی ابجد الخ پہر کہا ہی ان من قرأہا علی الضرس لوجع بری من ساعتہ وما تبلغ الی آخرہا الا وقد شفی باذن اللہ لکن مع حسن الظن من الوجیع والمعزم انتہی اور شرحیؒ نے بہی اسکو ذکر کیا ہی اور مجرب کہا ہے مینے اسکو درد سر پر امتحان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد

برای رفع حاجت و رد غائب و شفاے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہوا اور اسکا سالم و غانم پہر آنا چاہی یا تشفا بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑہکر تپ والے کی منہہ پر چہینٹا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے اسکو شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے

برای گزیدن سگ دیوانہ

جسکو باولا کتا کاٹے اور اسکی دیوانہ ہو جانی کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کی چالیس ٹکڑون پر لکہی انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا اور اس سگ گزیدہ کو دی کہ ہر دن ایک ٹکڑا کہایا کری سو مولانا اسحق نی کہا ہی کہ ایک ٹکڑا بانات کا گز مین لپیٹ کر کہالی اثر زہر سگ کا جاتا رہیگا انشاء اللہ تعالے

برای دفع فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑہ لیا کری یہ عمل موافق حدیث کی ہے اور اس رسالے مین گذر چکا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی شرح حزب البحر مین یہ بہی لکہا ہی کہ جو کوئی ہر دن لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہیگا اسکو فاقہ نہ پہنچیگا۔

برای سان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو اوسپر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسملہ ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑہنا بہی کفایت کرتا ہی اسکو مولوی قطب الدین مرحوم نے ذکر کیا ہے

برای بیدار شدن از شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سی تا آخر سورہ پڑہکر اللہ سے دعا کری کہ فلان وقت اسکو جگا دے تو اس وقت پر جاگ اٹہیگا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جسکو دارمی نے روایت کیا ہے

برای حفظ اطفال

اس عوذہ کو لکہکر بچے کے گلے میں باندہ دی اللہ اوسکو محفوظ رکہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وہامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لا حول ولا قوۃ الا بالعلی العظیم انتہی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت واسطے حسنین کے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہاری باپ ابراہیم واسطی اسمعیل و اسحق کی یہی تعویذ کرتی تھے رواہ مسلم مولانا عبد العزیز و محمد اسحاق کا معمول فقط اسی دعا کا لکہنا تہا انتہی لکن ظاہر حدیث یہ ہی کہ حضرت اعیذکما بکلمات اللہ الخ کہکر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکہنے اور باندہ دینی میں کچھ حرج نہیں ہے واللہ اعلم

برای امان از ہر آفت

اس دعا کو صبح و شام پڑہے لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن اشہد ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما واحصی کل شیء عددا اللہم انی اعوذ بک

من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم وانت
علی کل شئ حفیظ ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وهو یتولی الصالحین فان تولوا فقل
حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم انتہی اس دعا کی الفاظ سنن
ماثورہ صحیحہ سے ماخوذ ہین اور ہر ایک کے لیے انمین سے علیحدہ فضیلت آئی ہے

برائے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر تو نیلا تاگا لے اوسپر سورۂ رحمن پڑہے اور جتنی بار فبای آلاء
ربکما تکذبان پر پہونچے ایک گرہ لگائے اور اوسپر پہونکے پہر اس تاگے کو لڑکے کے گلے مین
باندہ دے اللہ اسکو اوس بیماری سے بچالیگا

برای حاجت روائی

جب کوئی حاجت پیش آئے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک
پڑہی اللہ اوس حاجت کو پورا کریگا۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہین وہذہ عزائم اجازنی
سیدی الوالد بما فی حلقۃ ما اجازنی انتہی۔ اسی طرح کی اجازت مجہکو بہی ان عزائم کی ہمراہ
اجازات دیگر مولوی یعقوب مہاجر کی رحمہ سے حاصل ہے وللہ الحمد

برای حاجات مشکلہ

جار رکعت نماز نفل پڑہے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین سو بار پڑہی اور دوسری
رکعت مین بعد فاتحہ کی رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑہے تیسری رکعت مین
بعد فاتحہ کے افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار پڑہی چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ
کے حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑہی پہر سلام پہیر کر سو بار رب انی مغلوب فانتصر

کہی مولانا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں جنکی وسیلے سے
جو مانگے پائے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجہکو اس شخص سے تعجب آتا ہے کہ انکے ذریعے سو مانگے اور نہ ملے

برائے آسیب زدہ

جسکو شیطان خبطی کر دے یعنی اسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائیں کان میں یہ آیت
سات بار پڑہے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب

ایضاً

اسکی کان میں سات بار اذان کہے اور سورۂ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورۂ والسماء
والطارق اور سورۂ حشر کے آیات ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم
ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما
یشرکون ۝ ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما فی السموت والارض
وہو العزیز الحکیم اور ساری سورۂ والصافات پڑہے آسیب جل جائیگا

ایضاً

اسکی کان میں سورۂ مومنین کی یہ آیتیں پڑہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون ۝
فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ہو رب العرش الکریم ومن یدع مع اللہ الہا آخر لا برہان لہ فانما حسابہ
عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۝

ایضاً

پانی پر سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورۂ جن کی پڑہے اور اوس پانی کا
چہینٹا اسکے موہنہ پر مارے کہ ہوش میں آجائیگا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو
اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چہینٹے مارے تو پہر وہاں نہ آئیگا

برای دفع جن از خانہ و سنگ باری

اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کی کیلوں پر پڑھی
انھم یکیدون کیدا واکید کیدا فمھل الکافرین امھلھم رویدا ہر کیل پر پچیس پچیس بار
پھر انکو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑدی یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں
لکھدے انتہی۔ لیکن اسمیں کلام ہے جو اوپر گذر چکا

برائے عقیمہ

بانجھ عورت کے لیے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھی ولو ان قرانا
سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا پھر اسکو اسکی
گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے
او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق
بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور اور ایک
لونگ کو ہر دن کھائے اور حیض کے غسل سے شروع کرے اور ان دنوں میں اسکا شوہر
اس سے ہم بستر ہوتا رہے مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو
کھائے اور اس پر پانی نہ پیے

برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اسکے قد کی برابر لے اور اسپر
نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھے واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم
ولا تک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون اور قل یا
ایھا الکافرون پڑھے اور پھونکے

برائے درد زہ

جس عورت کو درد زہ ہو اسکے لیے ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھی والقت ما فیھا وتخلت
واذنت لربھا وحقت اھیا اشراھیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس
عورت کی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی

برائے فرزند نرینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر
زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام و
ما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال پھر اس آیت کو لکھے
یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پھر یہ لکھی عن مریم وعیسی ابنہا محمد
طویل العمر بحق محمد والہ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھ لے یہ توسل بانبیا کیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے

برائے زندگی فرزندش نہ زید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھکو خبر دی اس شخص نے جسپر مجھکو اعتماد ہے کہ
جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن و کالی مرچ لی اور ان دونوں چیز پر دوشنبہ
کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اسی پر ختم
کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھوڑانے تک

ایضاً برائے فرزند نرینہ

یہ بھی اس شخص معتمد نے مجھکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اسکی
پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یا متین کہے انشاء اللہ تعالی
لڑکا پیدا ہو گا

برای زن ساحرہ یعنی ڈائن

جس عورت کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی
اور ان آیات کو پڑھے وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ویحق اللہ الحق
بکلماتہ ولو کرہ المجرمون ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق الحق
ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون ویمح اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ انہ علیم بذات الصدور
پھر کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ وعین لامۃ یا حفیظ یا رقیب
یا وکیل فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑی اور کہے رکزتھا
فی قلب العائنۃ پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا طباق کے نیچے۔

ایضا برای چشم زخم

جو نظر والی یا جادوگر کو کہے اے فلاں اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگاتے وقت یا اسوقت
جب خود اسکا ذکر کری تو اسکا اثر باطل ہو جائیگا میں کہتا ہوں اسکو شرجی نے بھی ذکر کیا ہی چنانچہ گذر چکا

ایضا برای چشم زخم

جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جای تو اسکے مونہہ اور دونوں ہاتھ اور
دونوں پانوں اور اسکی شرمگاہ کے غسل کو ایک برتن میں لیکر اس پانی کو مسعول پر چھڑکی
تو اسی دم اچھا ہو جائیگا اسکو بھی شرجی نے ذکر کیا ہے اور اوپر گذر چکا اسکو امام مالک نے موطا
میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہی مولانا فرماتے ہیں
صحیح مسلم میں مرفوعا آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہی اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب
ہوتی اور جب کوئی تم میں سے دھلانے تو دھو دو کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو اسکا برا مانت
عبث ہے ف عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اسکی ٹھوڑی میں

کالا ٹیکا لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے کہا ہی کہ یہ جو لڑکے کو
کالا ٹیکا لگا دیتی ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم انتہی میں کہتا ہوں لگانا
سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی
دیکھا تھا میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے بڑے موحد فقیہ متقی تھے انکی بہت کتابیں
ہیں نصیحۃ المسلمین ترجمۂ قول جمیل ترجمۂ سر الشہادتین ترجمۂ مشارق ترجمۂ در مختار رسالۂ
جہادیہ وغیرہ غفر اللہ لنا ولہم

ایضا برائے چشم زخم

یہ وہی عمل تاگا ناپ کر دعا پڑھنے کا ہے جو شرجی سے نقل ہو چکا ہی فقط اتنا تفاوت ہے
کہ اسمیں یہ الفاظ ہیں بحق اشراھیا براھیا ادونیا اصبات ال شدای اور وہاں یوں ہے
ادونیای اصباؤت ال شدای اور بجای لفظ انتھت وہاں اشمت ہے اور النجا والحا
والوحا زیادہ ہی باقی عبارت برابر ہے میرے عمل میں بھی الفاظ قول جمیل ہیں کیفیت اسکی
یہ ہے کہ ایک تاگا پاک تین ہاتھ ناپ لی اور اسکی پاس کہی جو نظر زدہ کو رکھتا ہی پھر یہ عزیمت پڑھے
جبپر نظر لگی ہی پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھجای یا کم ہو جائے تو
معلوم کرلے کہ اسکو نظر لگی ہے پھر اس عمل کو تین بار کر پڑھے اثر نظر بد کا دور ہو جائیگا
طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہی پھر سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر کہی
عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانۃ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ وبنور
عظمۃ وجہ اللہ بما جری بہ القلم من عند اللہ الی خیر خلق اللہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق اشراھیا براھیا ادونیا اصباؤت
ال شدای عزمت علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق شمت شمت انتھت یا

قطاع النجا بالذی لا تقوی علیہ ارض ولا سماء اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ
کما اخرج یوسف من المضیق وجعل لموسیٰ فی البحر طریق والا فانت بریئۃ مع اللہ تعالیٰ
واللہ تعالیٰ ابریء منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف قل ھو اللہ
احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اخرجی یا نفس السوء بالف الف
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القراٰن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین
لو انزلنا ھذا القراٰن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ فاللہ خیر حافظا و
ھو ارحم الراحمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
علی سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم اور بجای فلاں بن فلاں کے نام اسکا اور اوسکی ماں کا لی

برای مسحور و مریض مایوس العلاج

جسپر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطباء کو عاجز کر دیا ہو اوسکے لیے چینی کی سفید
برتن مین یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی پھر اوسکو پانی سے دہو کر
چالیس دن پیے مینے حضرت والد کو دیکھا کہ وہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے

برای گم شدہ

جسکی کوئی چیز کھو جاے وہ ایک سو انیس ۱۱۹ بار بلا کم وبیش یا حفیظ کہے پھر یہ آیت پڑھے
یا بنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بھا اللہ
اسکو بھی ایک سو انیس بار پڑھے انشاء اللہ اوس گم شدہ چیز کو اوسکے پاس پھیر لائیگا تفسیر
فتح العزیز میں لکھا ہے و از خواص مجربۂ این سورہ آنست کہ برای گم شدہ ہفت بار این سورہ را
خواندہ گرد اگرد سر خود انگشت شہادت بگردانند و بعد از تمام ہفت بار اصبحت فی امان اللہ وامسیت
فی جوار اللہ لسیت فی امان اللہ اصبحت فی جوار اللہ خواندہ دستک زنند آن گم شدہ یافتہ شود واللہ اعلم

برای شناختن دزد

چور کے پہچاننے کے لیے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدہنی کو اپنی درمیان میں تھامیں
اور اسکو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جسپر چوری کی تہمت ہو اسکا نام
بدہنی میں لکھیں اور سورۂ یٰسٓ کو مکرمین تک پڑہی سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گھوم جائیگی
پھر اگر نہ گھومے تو اسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھی اور وہیں تک پڑہی اسطرح ہر شخص
متہم کا نام لکھا جائے یہانتک کہ گھومے شاہ صاحب فرماتی ہیں جو شخص یہ عمل یا ایسا اور
کوئی عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اسپر واجب ہے کہ اسکی چرانے پر یقین نہ کرے اور اسکو بدنام
نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ
بنی اسرائیل میں فرمایا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل
اولئک کان عنہ مسئولا ۝

برائے بردۂ گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھکر اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندہیری کوٹھری
میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھدے یعنی سورۂ فاتحہ وآیۃ الکرسی پھر اللھم انی اسالک وبان
لک السموات والارض ومن فیھن فاجعل اللھم السماء والارض وما فیھما علی عبدک
فلان بن فلانۃ اضیق من خلقۃ حتی یرجع الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین پھر یہ آیت
لکھے او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق
بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ومن ورائھم برزخ
الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا ونسی خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قراٰن مجید فی لوح
محفوظ پھر یہ پڑھے اللھم انی اسالک بحق ھذہ الایات ان تصلی علی نبیک سیدنا محمد

وآلہ وصحبہ وسلم ان ترد العبد الی مولاہ برحمتك یا ارحم الراحمین مولانا اسحاق واسطے گمشدہ
چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہو گئی ہو یہ درود شریف لکھدیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت
یا کھونٹی کے لٹکادیجاے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وبارك وسلم الضالۃ مرۃ والفرد (انتھی)

برای برآمد کار

سورۂ فاتحہ کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا کر یک شنبہ کے دن سے فجر کی سنت و فرض کے
درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس
بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے انتھی میں کہتا
ہوں کتب مشائخ میں میم بسم اللہ کو لام الحمد سے ملا کر اعمال میں پڑھنا مذکور ہے شیخ محی الدین ابن
عربی صاحب فتوحات مکیہ نے اس بارے میں ایک حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بحلف نقل کی ہے اوس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب
معتبر حدیث میں نہیں ملا۔ لیکن یہ طریقہ مجرب علماء عاملین ہے واللہ اعلم

دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جسمیں اسکی نکاسی ہو اوس تنگی سے جسمیں وہ مبتلا ہے
تو وضو کرکے پاک کپڑے پہنکر رو بقبلہ ہو کر داہنی کروٹ پر لیٹے اور سورۂ والشمس کو سات بار
اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھے اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ
کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑھنا آیا ہے پہر یوں کہے اللھم ارنی فی منامی کذا وکذا
واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی تو اگر
اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ہوا۔ نہیں تو اسی طرح دوسری رات کرے
پہر تیسری رات اسی طرح سات رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین کی آگے نہ بڑھیگا کہ حال کہل جائیگا

ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے انتھی میں کہتا ہوں یہ طریق استخارے کا مجرب مشائخ ہے
اور جو طریق اسکا حدیث صحیح میں آیا ہے وہ اس رسالے میں مذکور ہو چکا و دنسبت اس طریق
کے سہل و آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے کہ وہ بہی کرے اور یہ بہی کرے یہانتک کہ تشفی خاطر حاصل ہو

استخارۂ حرکات و سکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبد الوہاب شعرانی رح نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث
بنعمۃ اللہ علی الاطلاق مین لکھا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہے کہ میں ہر روز حسب اصطلاح قوم پر
استخارہ کیا کرتا ہوں اس قصد سے کہ اللہ تعالی میرے ساری حرکات و سکنات اس دن یا اوس
رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس سال کی صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین ابن عربی
اور شیخ ابو العباس مرسی اور ایک جماعت تہی اور صورت اس استخارے کی جسطرح کہ شیخ محی الدین
ابن عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکھی ہے یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک
نیزے کے اونچا ہو یا بعد نماز مغرب کی یا ہر روز جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑھے پہلی
رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت پڑھے وربك یخلق ما یشاء ویختار ما کان لھم الخیرۃ
سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون اور سورۂ قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب
اور یہ آیت وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من
امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا اور سورۂ قل ہو اللہ احد پہر جب سلام
پہیرے تو جو دعا استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جس جگہ بندے کی لیے یہ حکم ہے کہ اپنی حاجت کا
نام لے اوس جگہ یون کہے اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرك بہ واسکن فیہ فی حقی وحق اھلی و
ولدی واخوانی وجمیع من شملہ اللہ فی ساعتی ھذہ الی مثلھا من الیوم الآخر الی الھلیۃ الاخری
خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری وعاجلہ وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی وان کنت تعلم

ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن فی حقی و حق غیری من اھلی و ولدی و سائر من شاء اللہ منی ساعتی ھذہ الی مثلھا من الیوم الاٰخر او اللیلۃ الاخری شر لی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری و عاجلہ و اٰجلہ فاصرفہ عنی و اصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ اشیاخ طریق نے کہا ہی کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر رات کیا کریگا تو وہ کبھی کوئی حرکت کسی حرکت و سکون میں نہ کریگا یا کوئی اور اسکے حق میں کوئی حرکت نہ کریگا مگر یہ کہ وہ حرکت اسکے لیے خیر ہوگی بلا شک قالوا و قد جربنا ذالک و راینا علیہ کل خیر لما فیہ من الادب مع اللہ تعالی والتفویض الیہ پھر جب اس دعاء استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جسکے لیے اللہ سے یہ استخارہ کیا ہی بانشراح صدر شروع کری فعل ہو یا ترک اگر اوس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ تعالی اسباب اوس کام کے اس شخص پر آسان و سہل کر دیگا یہانتک کہ وہ کام انجام ہو جائیگا اور اوس کام کی عاقبت محمود ہوگی اور اگر اوس کام میں اسپر کوئی شر ہوگا تو ضرور ہے کہ دل اوسکا تنگ ہوگا اور اسباب اس کام کی تحصیل کے اسپر مشکل و متعذر ہو جائینگے اسوقت یہ جانی کہ اللہ نی اس کام کا نہ کرنا اسکے لیے اختیار کیا ہی اب اسکے تعذر سے دردمند نہو بلکہ اپنے رب کی اسکے ترک کرنے پر حمد کرے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ تر جانتا ہے فاعمل یا اخی بذالک ولو فی کل اسبوع او شھر او سنۃ او سنتین او اکثر و تقول فی الدعاء اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن من یومی ھذا الی مثلہ من الاسبوع الاٰخر او من الشھر الاٰخر او من السنۃ الاخری و ھکذا واللہ تعالی یتولی ھداک و ھو یتولی الصالحین

برائے تپ

جسکو تپ آتی ہو اسکا عمل یہی کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اسکی بازو پر باندھ دی جلد اچھا ہو جائیگا اسمیں نام تپ کا ام ملدم آیا ہی یہ دعای ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہی

اسمین الفاظ قول جمیل و شرح کے یکسان ہیں بلا تفاوت واللہ اعلم

برای خنازیر یعنی کنٹھ مالا

جسکی گردن مین کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دی اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ و بقدرۃ اللہ و عظمۃ اللہ و برھان اللہ و سلطان اللہ و کنف اللہ و جوار اللہ و امان اللہ و صنع اللہ و کبریاء اللہ و نظر اللہ و بھاء اللہ و جلال اللہ و کمال اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد

برای سرخ بادہ

جسکے بدن پر سرخ بادہ ہو وہ اس دعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کی وقت چھری سے اشارہ کرتا جای وہ دعا یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد و علی اٰل محمد و بارک و سلم بسم اللہ العظیم الحکیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ و قدرتہ و سلطانہ ایتھا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء و قال سلیمان ایتھا الریح اجیبی داعی اللہ و من لم یجب داعی اللہ فما لہ من ملجأ و ما لہ من ظھیر بسم اللہ و بالثناء الطیب علی اللہ یکفیک و اللہ یشفیک من کل داء یؤذیک و من کل اٰفۃ تعتریک لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین و سلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین

برای ضعف بصر

جسکی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کی آیت پڑھا کری فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید

برائے صرع یعنی مرگی

جسکو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی لیکر یکشنبہ کی دن پہلی ساعت میں اس تختی کی ایک طرف یہ کھدوائے یا قھار انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قھار اور دوسری طرف یہ کھدوائے

یامذل کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یامذل انتہی شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھکو ان
سب اعمال کی اجازت میرے والد یعنی شیخ عبد الرحیم نے دی ہے واللہ الموفق والمعین میں
کہتا ہوں کہ ان اعمال میں سے اکثر عمل میرے تجربے میں آچکے ہیں سوای چند عمل کے جو پیش
نہیں آئے میرے اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربے میں یکساں نافع ہیں اب میں بقیہ مشائخ
متقدمین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کر کے لکھتا ہوں فائدہ مرزا مظہر جانجاں قدس سرہ معاصر
مؤلف کتاب قول جمیل تھے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے بعض اعمال انکی کتاب
معمولات مظہریہ میں لکھی ہیں انکو اس جگہ نقل کیا جاتا ہے یہ اعمال بھی مجرب اور لائق اعتماد ہیں

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم

یہ ختم جس نیت و قصد سے پڑھا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے طریقہ اسکا یہ ہے کہ پہلے ہاتھ
اوٹھا کر ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر سورۂ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑھے پھر درود سو بار پھر
الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد و نہ بار پھر سورۂ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یک بار پھر سورۂ فاتحہ با بسم اللہ
سات بار پھر درود سو بار پھر فاتحہ پڑھکر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جنکی طرف یہ ختم منسوب
ہے پیش کریں ان بزرگوں کی تعیین نام میں اختلاف ہے پھر اللہ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگوں
کے چاہے اور جبتک کام نہو مداومت کرے انشاء اللہ ہر مشکل کا آسان کرنیوالا ہے اس ختم کو خواہ
ایک شخص تنہا پڑھے یا زیادہ لوگ پڑھیں بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر کی اولی ہے کیونکہ اللہ
وتر ہے وتر کو دوست رکھتا ہے خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تھا کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا
آواز بلند سے پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے ہیں ارواح
طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالی سے ہم امداد و اعانت
بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔ مجدد الف ثانی رح کے ختم میں بھی معمول دعا کا اسی طور پر تھا

میں کہتا ہوں کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق و ابو یزید
بسطامی و ابو الحسن خرقانی اور جو بعد انکے ہوئے انسے تا شاہ نقشبند سب کا اس بات
پر اتفاق ہے کہ قضاء حاجات و حصول مرادات و دفع بلا و قہر اعداء و حساد و رفع درجات
و وصول قربات و ظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ و اسرار غریبہ کا تریاق مجرب
ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور
99 بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورۂ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے
اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کریں اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وہ حاجت
پوری ہوگی اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کریگی اور سات دن اسپر مداومت کریں قال رحمہ
کثیر ولکن اوصوا لمن وصل الی مرادہ ان لا یفشی سرہ لاحد من السفہاء لئلا یستعملوا فیما
حرم ثم کان ذلک الترتیب عادۃ لھم یداومونھا ویعملون بھا کل یوم مرۃ او مرتین
صباحا و مساء او دبر کل المکتوبات الخمس فسادات السادات سادات العادات و
من خالط السادات ینال السیادۃ والسعادۃ وھو اعظم الرکن وافضل الورد المخصوص
فی الطریقۃ النقشبندیۃ بعد اسم الذات ونفی الاثبات کذا ذکرہ ابو احمد۔ انتہی۔ محرر سطور
اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہے لیکن آبا و مشائخ میرے سب نقشبندیہ گذرے ہیں اگرچہ انکو
اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بھی حاصل تھی پہلے میں نے اس ختم کا اس جگہ ذکر کرنا مناسب جانا
برکات اس ختم کے لا تقف عند حد ہیں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکھی ہے اور
طریقۂ مجددیہ کو بھی باب اس ترتیب کے ذکر کیا ہے والد مرحوم میرے نقشبندی تھے اور قاضی محمد بن
علی شوکانی رح بھی نقشبندی تھے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جانجاں
بھی اسی طریقۂ علیہ پر تھے وللہ الحمد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے کہ در اعمال مشائخ

ختم خواجگان نیز مجرب ست و طریقۂ او معروف و مشہور ختم یا بدیع العجائب بالخیر و یا بدیع
ایک ہزار و دو صد بار در اول و آخر درود دہ صد بار نیز خواہ تنہا یا بجماعت نیز مجرب ست انتہی
ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہی کہ سوا درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑہی فاتحہ سات بار درود
ایک سو بار الم نشرح اونتر بار اخلاص ایک ہزار ایک بار پہر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار
اور کسی قدر شیرنی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑہکر تقسیم کردے واللہ اعلم

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سہرندی رضی اللہ عنہ

یہ ختم واسطی حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑہے پہر
پانسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلا کم و بیش پہر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑہتا رہی یہان تک
کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو مرزا صاحب قدس سرہٗ نی قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکھا تہا کہ
ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کی لازم کر لو

ختم قادریہ

اسکو مشائخ نے واسطے برآمد امر مہم کے مجرب سمجہا ہی عروج ماہ مین پنجشنبہ سی شروع کرکی تین دن
تک پڑہی بسم اللہ مع فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورۂ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پہر شیرنی
پر فاتحہ پڑہکر اور ثواب اوسکا روح پر فتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دیکر تقسیم کردے

دیگر ختم قادریہ

پہلی دو رکعت نماز پڑہی ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار پہر بعد سلام کی یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑہی
اللھم صل علی محمد معدن الجود والکرم وعلی آل محمد وبارک وسلم پہر شیرنی پر فاتحہ حضرت شیخ عبد القادر جیلی پڑہکر تقسیم کردے

ختم لایلاف

اسکا یہ نیت رفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑہنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑہنا بعد نماز

تجربے مجرب ہے وللہ الحمد

ختم برائے میّت

جسکی پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سی کہی کہ دس بار قل ہو اللہ مع بسم اللہ پڑہ پہر دس بار
درود پہر دس بار سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پہر
دس بار اللّٰھم اغفرہ وارحمہ پہر ہاتہ اٹہا کر سورۂ فاتحہ پڑہکر آواز بلند سی کہی کہ ثواب ان کلمات
طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑہے گئی ہیں اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو
پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ٥

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و دردمند بازو یا گلے میں باندھ لی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ
التامات کلھا من شر ما خلق بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

تعویذ برائے رفع تپ و لرزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم وارادوا بہ کیدا فجعلناھم
الاخسرین ٥ بالحق انزلناہ وبالحق نزل وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ٥
نہی میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ بیل کے پتوں پر لکہکر دیتا ہوں باری سی پہلے
تین بار تین تینوں پتے ایک ایک بار کرکے مریض زبان سی چاٹ لی انشاء اللہ شفا دیتا ہی اسکا تجربہ
ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ غب کے نہایت نافع و مجرب ہے وللہ الحمد

برائے سرخ بادہ

اسکا عمل وہی ہے بعینہ جو اوپر گذر چکا

برائے درد چشم

بعد ہر نماز فرض کی آیہ کشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید دس بار پڑھا کری اسکا ذکر
ہی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے

برائے چیچک

اسکا عمل وہی پڑھنا سورۂ رحمن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزدیک آیہ فبای آلاء ربکما کی ہے
ذکر اسکا ہو چکا اول تو چیچک انشاء اللہ تعالیٰ نکلے ہی گی نہین اور اگر ظاہر ہوگی تو مضرت
نہ کریگی شاہ عبد العزیز دہلوی رح نے تفسیر فتح العزیز مین تحریر فرمایا ہے واز خواص مجربہ این سورہ
یعنی سورۂ بقرہ آنست کہ در ہنگام بر آمدن آبلۂ اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتا
ناشکستہ این سورہ بہ تجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواہند خوانندہ دم کند و طفل ہم ناشتا ناشکستہ
باشد بفضل الٰہی آن طفل را دران سال چیچک نہ بر آید واگر بر آید سہل و آسان گردد و آسیبی باو
نرسد لکن شرط آنست کہ وقت شروع قرادت آن دو نیم پاؤ برنج باشکر و حنفرات بقدر حاجت
ستحی را دران مجلس بخوردن دہند و آن مردہ بحضور قاری و طفل بخورد انتہی ۔ مینی اکثر یہ عمل
اطفال خرد سال پر کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا

برای شفاء مریض

یہ وہی عمل آیات شفا کا ہے جس کا ذکر ہو چکا

ایضاً برائے شفاء مریض

اسم مبارک یا سلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ ختم واسطے مرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ کے پڑھا تھا اللہ تعالیٰ
نے شفا بخشی

برائے حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکھکر ایک سفال آب نارسیدہ میں بند کرکے درمیان تختہ اس کشت کے دفن
کردی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رزاق العباد یا خلاق الخلائق یا فاطر السموٰت ویا منبت للزرع
فی الارض والنبات ویا مجیب الدعوات ادفع من ہذا الزرع شر الہوام والوحوش وشر الفار
والخنازیر المفسدۃ وارزقنا رزقاً حسنا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

برائے دفع خواب پریشان

اسکو لکھکر گلے میں باندھ لی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ
وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وما یحضرون وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

برائے دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعے کے لکھکر گلے مین باندھ لی بسم اللہ الرحمن الرحیم لی اللہ ہو یوکع فی اللوح

برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعے کے اسکو لکھکر کمر مین باندھ لے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رحیم کل صریخ و
مکروب یا رحیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

دعاء یونس علیہ السلام برای حصول ہر مطلب

شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے جار باب میں لکھا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو
یا جمالی یہ دعا حکم کبریت احمر مین ہی اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی اونہون نی اسکو شکم ماہی میں پڑھا تھا جو مسلمان
اس دعا کو کسی کام کے لیے پڑھتا ہی وہ دعا اسکی قبول ہو جاتی ہی ۔ الحق این دعوتی ست بغایت
مجرب التاثیر و بنہایت سریع الاثر ست در ہر باب و در ہر امر کہ خواہد بدین آیۂ کریمہ دعا کند و مشائخ

بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آن اجماع و اتفاق دارند و طریق آن بانواع متعدد ذکر کردہ اند
آسان ترین انواع آنست کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخوانند و اگر
نتوانند یک ہزار و دو صد بار بخوانند اول و آخر چند بار درود لازم گیرد یعنی ایک طریق تو یہ ہی کہ
بارہ دن تک ہر روز ایک ایک ہزار بار پڑہی اگر نہو سکی تو ایک ہی دن بارہ سو بار پڑہی اول و
آخر درود پڑہے دوسرا طریق یہ ہی کہ سوا لاکھ بار پڑہے بہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کی کچھ
شک و شبہہ نہیں ہی کہ کوئی عمل جسکا ثبوت قرآن سی اور حدیث سی اور اقوال مشائخ سی ہو سوا اس
دعا کے نہیں ملتا اسکی شان میں اللہ تعالی نی فرمایا ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک
ننجی المؤمنین انتہی۔ جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑہیگا تو چالیس دن
میں سوا لاکھ بار ہو جائیگا شاہ عبد العزیز رح نے تفسیر سورہ ن میں لکہا ہی کہ پڑہنا اس آیت کا مشائخ
معتبرین سی واسطی دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق مجرب ہے اور اسکے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ
سوا لاکہ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑہی دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو
بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھکر ساتھ شرائط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑھے اور پیالہ
پانی کا بھر کر رکھ لیوی اور لمحہ بہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈالکر موہنہ اور بدن پر پہیرتا رہی تین روز
یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سی پڑہے انتہی میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی
وقاص میں فرمایا ہے دعوۃ ذی النون وہو فی بطن الحوت لا الہ الا انت لم یدع بہا رجل مسلم
فی شیء قط الا استجاب لہ رواہ الترمذی والحاکم ابن السنی کا لفظ یہ ہی انی لاعلم کلمۃ لا یقولہا مکروب
الا فرج عنہ کلمۃ اخی یونس فنادی فی الظلمات ان لا الہ الخ امام احمد و ترمذی و نسائی و حاکم
بیہقی کا لفظ مرفوعا سعد سے یہ ہی فانہ لن یدعو بہا مسلم فی شیء قط الا استجاب اللہ لہ
خزینۃ الاسرار میں کہا ہی کہ بعض مشائخ نے مجکو خواص آیہ وذا النون اذ ذہب مغاضبا فظن

ان لن نقدر علیہ فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سکہائے ہیں
اور کہا من اضطر فی شیء وعجز عن تحصیلہ او دفعہ او عزل عن منصبہ وہو یرید ان ینالہ فلیقرء
ہذہ الآیۃ المذکورۃ بتمامہا احدی واربعین مرۃ بلا زیادۃ ولا نقصان ولا یفصل بکلام من
الدنیا فی اثناء القراءۃ یقرأہا بعد صلاۃ الصبح ویداوم علیہا اربعین یوما بلا سکتۃ من
الایام واذا تم الاربعون یوما فلینظر الامر کیف یکون ہکذا اجاز لی وقال وہی من المجربات
وبہ الاذن عن الحقیر لمن یطلبہا بالخط والقلم فلیداوم علیہا باعتقاد تام اور بعض اہل خواص
نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر دن ہزار بار پڑہا کریگا وہ جو مرتبہ مانگیگا پائیگا رزق
کی وسعت ہوگی ہم و غم دور ہوگا کشف ضر فتح باب خیرات ہو کر شر شیاطین و ظلم سلاطین سے
محفوظ رہیگا اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مسرور رہے گا و
باللہ التوفیق چار باب مین باب سیوم کو اس ترجمہ سی منعقد کیا ہی۔ در فضائل بعض اعمال کہ ثبوت
آن یقینی ست۔ پہر اوسکی ذیل میں فضیلت ایمان و نماز و روزہ و زکوۃ و حج و ذکر خدا بہ زبان و
دل مع تزکیہ ظاہر و باطن و تخلیہ قلب لکھکر کچھ حال فضیلت تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر و حوقلہ
کا لکہا ہی پہر ذکر اسمار حسنی کا اجمالا پہر نفع بعض اسمار خاصہ الہی کا واسطی بسط رزق و غناء وغیرہ کے
پہر کیفیت تلاوت قرآن کریم کی بتائی ہی پہر بعض سور کی فضائل لکہی ہیں پہر فضیلت استغفار کی
عموما اور سید الاستغفار کی خصوصا ذکر کی ہی پہر قاعدہ کلیہ واسطی طاعات و عبادات کی لکہا ہی یہ کتاب
چار باب اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے لائق اسکے ہے کہ اطفال خرد سال کو ابتدائی حروف شناسی کی
زبان فارسی مین پڑہائی جاوی اور منتہی لوگ اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کریں وباللہ التوفیق

دعای حزب البحر

یہ دعا طرف شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ المتوفی ۶۵۶ھ ہجری کے منسوب ہے یہ دعا اونکو حراب

مین الہام ہوئی تھی اسکا ذکر شعرانی نے منن کبری مین بھی کیا ہی۔ علماء و مشائخ طریق کا اسکی
مجرب ہونے پر دفع آفات و قضاء حاجات میں اتفاق ہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور
قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اسکی شرح لکھی ہی اور فوائد و منافع ذکر کیے ہین ستر فائدے
سے زیادہ اسمیں ثابت ہوے یہ دعا مشتمل ہی اسماء و صفات و افعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا
کا ایسا نہیں ہے جسمیں کوئی رائحہ استعانت و استمداد بغیر اللہ کا ہو طریق دعوت کا واسطے اس
دعا کے بیان کیا ہے وہ خالی شرائط دشواری سے نہین ہی لیکن کلمات طیبات اسکی جنکی بنیاد محض
توحید خالص پر ہی ایسے مبارک الفاظ ہیں کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند باوضو ہو کر صدق نیت و حسن
طویت و حضور قلب و طہارت باطن کے ساتھ بے دعوت بھی پڑھیگا تو بھی اثر اسکا ضرور
ظاہر ہوگا۔ یہ دعا مع ملخص شرح ہندوستان میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہی حاجت نقل عبارت و
بسط کلام کی اسپر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت و دافع ہر نقمت ہی جب یہ دعا بشرائطہ پڑھی جاتی
ہے تو واسطے کشائش مہمات و رزق و حب زوجین و زبان بندی اعدا و شفاء مریض و تسخیر سلاطین
و امراء و محافظت کشتی و ادای قرض و سلامتی ایمان و نفقۂ غیب و حرز سارقان و دفع سموم و اوجاع
و دفع فقر و افلاس و عمارت باغ و خانہ و دفع سجن و ہزیمت اعدا و ہیبت در دل رعایا و خلاص از
فسق و لہو و دفع خطرات و وساوس و اشراف بر خواطر و ازالہ آفت و نصرت بر اعداد و دفع چشم و الی
غیر ذلک کے حکم اکسیر اعظم و تریاق مجرب کا رکھتی ہی و باللہ التوفیق۔ معمولات مظہریہ میں کہا ہی کہ مداومت
دعای حزب البحر کہ از برای قاری ہم بجای شمشیر ست و ہم سپر۔ نیز از معمولات خانقاہ شمسیہ است انتہی
فائدہ اس جگہ یہ بات ہر دم لائق یاد رکھنے کے ہی کہ جو دعوات مشائخ و اہل علم سے منقول ہیں اور
انکی فوائد مجربہ نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیے گئے انھین پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف
کی تلاوت اور اسکی آیات سے انتفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ و صلوات ثابتہ سے قطع نظر کر کے

ترتیبات مشائخ و صیغہای ساختہ و پرداختہ در ورد پر قانع و مقتصر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کام
لائق نفع تام و مدح عام نہیں ہی ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بھی ہی کہ اوسنے اس حیلہ و فن سے
امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغوف کر دیا اور برکات وحی و نبوت
سے محروم رکھکر ایک جہان کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن
اور مواظبت اذکار و ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جنمین کوئی رائحہ شرک جلی
یا خفی کا نہین ہی استعمال مین لاتے تو اس سے کم اب بہتر تھا کہ بالکل ترتیبات پر جھک پڑے ہیں اور
کتاب و سنت سے علیحدہ جا گرے۔ ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم مین اربعین اسمی و دعاء
قدح وغیرہ سے منع کیا ہی اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہی کہ لوگ توجہ
طرف تلاوت قرآن و اوراد حدیث کی کریں اور ترتیبات مشائخ مین منہمک نہ ہوں بلکہ ہر دعای دینی و دنیاوی
اور قضاء حوائج صوری و معنوی کے لیے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کرین و باللہ التوفیق۔

ختم صحیح بخاری براے دفع جملہ نوازل

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے شفاء بیمار و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ
جائز ہے اسمین کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہین ہی بلکہ منفعت اسکی قراءت و ختم کی
واسطے رفع آفات و حصول سلامت کی مجرب ہی ولہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہی ہر قرن مین
اہل علم نے ساتھ اوسکے توسل کیا ہی اور کسطرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کی یہ کتاب اصح کتب اسلام ہی روے
زمین پر اسکا قاری و متوسل و معتقد و عامل ہر خیر و برکت کے لائق ہی اور جو شخص اس نعمت سے حرمان نصیب
ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہی شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان جنسے مینے ملاقات
کی اون سب نے مجھے یہ بات کہی کہ ان صحیح البخاری ما قری فی شدۃ الا فرجت ولا رکب بہ فی مرکب
الا نجا قال و کان مجاب الدعوۃ قد دعا لقارئہ او حافظ ابن کثیر نے تاریخ کتاب لکھا

الصحیح یستسقی بقراءته الغمام واجمع علی قبوله وصحة مافیه اهل الاسلام ذکره القسطلانی فی شرح البخاری اور شیخ عبد الحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ و علماء ثقات صحیح بخاری را از برای حصول مرادات وکفایت مہمات وقضای حاجات ودفع بلیات وکشف کربات وصحت امراض وشفاء مرضی ونزد مضائق وشدائد خوانده اند و مراد ایشان حاصل شده و بمقصود خود رسیده اند و حید وه کالتریاق مجربا وقد بلغ هذا المعنی عند علماء الحدیث مرتبة الشهرة والاستفاضة انتهی ابمعناه اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے قرأت صحیح البخاری نحو عشرین ومائة مرة فی الوقائع والمهمات لنفسی وللناس الآخرین فبای نیة قرأته حصل المقصود وکفی المطلوب انتهی۔ بالجملہ نفع اس کتاب کی قرأت کا تجربہ علماء محدثین واہل معرفت وفقہ میں درجہ شہرت وتواتر کو پہونچ چکا ہے اس حد تک کہ جسکا انکار نہیں ہوسکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منام ابوزید مروزی میں درمیان رکن ومقام کے اپنی کتاب فرمایا حکاه القسطلانی بسند صحیح انتہی ملخصا من کتاب هدایة السائل الی ادلة المسائل آخر ۱۳۰۰ہجری من بمقام الصبر ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمہ قضا میں کیا تھا اسی دن وہ مرگیا یہ خبر صاحب جوائب نے بقیہ ماہ وسال ترجمہ جوائب لی تہی جسطرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں اسیطرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پارے پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تیس دن میں یا تین دن میں اسیطرح بمقتضای حال ووقت اس کتاب کا ختم بھی کرنا چاہیے میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا کہ اسکا ختم کذا وکذا انفع دیکھا ہے بہر حال باوضو ہوکر منہ طرف قبلے کے کرکے ساتھ خشوع وخضوع وحضور دل کی خود پڑھے یا کسی اور کو حکم دے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اسکا یقین ہے وللہ الحمد

برائے درد سر

شعرانی رح نے طبقات کبری میں بذیل ترجمہ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے وکان یقول علمنی الخضر علیه السلام رقیة للوجع فقال اذا اصابك وجع فضع یدك علی الموضع وقل بالحق انزلناه وبالحق نزل فلم ازل اقولها علی الوجع فیذهب لساعته انتهی ا

برای رد گم شده

شعرانی رح نے کتاب طبقات میں بذیل ترجمہ محمد بن ابراہیم زجاجی رح لکھا ہے وکان یقول مما جربناه لرد الضالة اللهم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیه اجمع بینی وبین ضالتی ویقرء قبله سورة والضحی ثلاثا قال وقد وقع منی فص فی دجلة فدعوت به فوجدت الفص فی وسط اوراق کنت اتصفحها انتهی ا یہ دونوں اعمال درد سر ورد ضالہ میری کتاب خیر الخیرہ میں بھی مذکور ہیں

برای دیدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب

جو شخص سورۂ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھکر حضرت پر درود بھیجیگا وہ حضرت کو خواب میں دیکھیگا خزینۃ الاسرار میں کہا ہے وانا جربتها بهذه الصیغة وهی اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لك وکثیر من الاخوان جربوا سورة الکوثر بهذه الصلوة فرأوه فی المنام اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ کو سورۂ قریش ہزار بار پڑھکر باوضو سو رہیگا وہ حضرت کو خواب میں دیکھیگا اور اسکا ہر مقصود حاصل ہوگا اسکو مجرب عظیم کہا ہے صاحب خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت کو سنہ ۱۲۶۱ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل کے دیکھتے ہیں یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شل آئینہ کے ہیں

صلوۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اسکو جوف لیل میں ہزار بار

پڑھیگا اسکی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجۂ اجابت کو پہونچیگی جیسے برق خاطف یہ
درود تریاق جسیم واکسیر عظیم ہی امام یونی و محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اسکے
اسرار و منافع بہت بیان کیے ہیں مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں پہنچی کہ
ہر روز ستر بار واسطے قضاء حوائج کے پڑھے انھوں نے اجازت اسکی عام دی ہے صیغہ اس صلوۃ کا یہ ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات
وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع
الخیرات فی الحیاۃ وبعد المماۃ انتہی بعض مشائخ نے کہا ہے جو کوئی اس درود شریف کو شب جمعہ
مین ہزار بار پڑھیگا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا اور اسکی ساری حوائج پوری ہونگے
بعض کا لفظ یہ ہی من قرأ ھذہ الصلوۃ الف مرۃ فرج اللہ ھمہ وبلیتہ ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لفظ تنجینا تخفیف وتشدید دونون طرح پر مروی ہی قرآن پاک مین بھی یہ مادہ بذکر دعاء یونس
علیہ السلام دونون باب سے آیا ہی ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المؤمنین واللہ اعلم

صلوۃ تفریجیہ قرطبیہ

اسکو مغاربہ صلوۃ ناریہ کہتے ہیں اسلیے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں تحصیل مطلوب یا دفع مرھوب
کے بعدد ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہی تو وہ مقصد سرعت مین شان نار کے حاصل ہوتا ہی ولہذا اسکو
اہل اسرار مفتاح الکنز المحیط لنیل مراد العبید کہتے ہین حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد
کے ذکر کیے ہیں اور کہا ہی اکبر فی سبب التائید مراد اس عدد سے چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے
صیغہ اس درود کا یہ ہی اللھم صل صلاۃ کاملۃ وسلم سلاما تاما علی سیدنا محمد تنحل بہ العقد
وتنفرج بہ الکرب وتقضی بہ الحوائج وتنال بہ الرغائب وحسن الخواتم ویستسقی الغمام
بوجھہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک قرطبی نے کہا ہی جو شخص

اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار یا زیادہ بار پڑھا کریگا اللہ اسکی ہر ہم و غم کی تفریج اور
ہر کرب و ضر کا کشف کردیگا اور اسکا کام آسان اور اسکا حال اچھا اور اسکا رزق وسیع
ہو جائیگا ابواب حسنات و خیرات کے اسپر مفتوح ہو جائینگے حوادث دہر و شر نکبات جوع و فقر
سے امن میں رہیگا اسکی محبت لوگونکے دل میں ہوگی وہ جو چیز اللہ سے مانگیگا وہ ملیگی انتہی شیخ
محمد تونسی کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھیگا گویا آسمان سے اسپر رزق اترتا
ہے زمین سے رزق اگتا ہی امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ و دولت
غنیہ حاصل ہوگی اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھیگا تو مراد سے زیادہ دیکھیگا اور
اگر ہر روز سو بار پڑھا کریگا تو غرض کو فوق المراد پائیگا فائدہ صیغے درود ہای ماثورہ کے قریب
تیس کے ہیں جنکو مع سند کتاب نزل الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر و حدیث نے کہا ہی کہ صلوۃ
و سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل عبادات و احسن حالات و اعظم قربات و اشرف
مقامات ہی ادب درود شریف کا یہ ہی کہ اسمیں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمد اور لفظ آل
و اصحاب ہو ایک درود و سلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوات متعددہ سے افضل ہی بعض خواص نے
کہا ہی خذ حرفا قل الفا اور اثناء صلوۃ مین لفظ صلوۃ و سلام معاً ذکر کرے اور واسطے تکثیر ثواب کے
اسم عدد بھی ذکر کرے جسطرح حدیث میں دربارۂ تسبیح وغیرہ آیا ہی سبحان اللہ عدد کذا و کذا یہ سب
آداب صلوۃ ناریہ مین بحمدہ تعالی موجود ہیں غرضکہ بعد تلاوت قرآن و ذکر خدا کی کوئی وظیفہ و دعا بہتر درود شریف
سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کتاب نزل الابرار میں ہی ویسا کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے

برای کشف وقائع آیندہ

قول جمیل میں لکھا ہی بعض مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہی وقائع آئندہ کی کشف ہونے پر بیشک
شک وہ یہ ہی کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو ملکر مصلے

بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنے داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسیطرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقعہ کو اسپر ظاہر فرمائے پھر اسم ذات کا ذکر شروع کرے اور آنکھ بند کیے۔ تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایک بار سامنے یہانتک کہ اپنے دل میں کشائش و نور کو پائے سات دن یا مانند اسکے اس عمل پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا شاہ ولی اللہ رح بعد اسکی فرماتے ہیں قلت ہذا ما قیل و فی قلبی منہ شئ لما فیہ من اساءۃ الادب بالمصحف انتہی مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مولف نے سچ فرمایا اسکی کیا حاجت ہے اصل مقصود تو استخارۂ مسنونہ سے بھی حاصل ہوتا ہے انتہے میں کہتا ہوں یہ امر داخل رسوم مشائخ ہے اسکی لیے جہد کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے ولہذا حضرت شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نی ارزد انتہی پھر اسکے بعد کہا ہے کہ ہماری والد نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین نام سے کرے یا علیمُ یا مبینُ یا خبیرُ با شروط مذکورہ باستثنای وضع مصاحف انتہی اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن الصباح یغنی عن المصباح ہمکو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت صحیحہ مامور بہا کو در بارۂ استخارۂ ماثورہ ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں

برای کشف ارواح

مشائخ قادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کی ہمارا مجرب ہے وہ یہ ہے کہ ہمراہ خلوت و لباس پاک و غسل و خوشبو کے مصلے پر بیٹھکر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگائے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکۃ کی اور دل میں والروح کی انتہے

برای حصول امر مشکل

امور مہمۂ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے

جسقدر اسکی واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حیّ کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسطرح ہزار بار کرے

برای انشراح خاطر و دفع بلا

بلاؤں کی دور کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لا الہ الا ہو کی اسطرح ضرب لگائے جسطرح نفی و اثبات میں بیان کیا گیا ہے اور الحی کی ضرب داہنی طرف و القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائے

برای شفای مرض وغیرہ

جب اللہ سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کی اسماء حسنی میں سے لیکر اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کی ساتھ ذکر کرے مثلا یوں کہے یا شافی او یا صمد او یا رازق او یا مذل الی غیر ذلک

ربط قلب بشیخ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا باندھنا اور لگانا ہے مرشد کے ساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اللہ صاحب رح کہتے ہیں قلت ان للہ تعالی مظاہر کثیرۃ فما من عابد عبد کائنا ما کان او ذکیا الا وقد ظہر بحذائہ صار معبود الہ فی مرتبتہم ولہذا السر نزل الشرع باستقبال القبلۃ والاستواء علی العرش قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ تعالی بینہ وبین قبلتہ وسأل جاریۃ سوداء فقال این اللہ فاشارت الی السماء فسألہا من انا فاشارت باصبعہا تعنی انہ رسول اللہ فقال ہی مومنۃ فلا علیک ان لا تتوجہ الا الی اللہ ولا ترتبط قلبک الا بہ ولو بالتوجہ الی العرش وتصور النور الذی وضعہ علیہ وہو ازہر اللون کمثل لون القمر او بالتوجہ الی القبلۃ کما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیکون کالمراقبۃ لہذا الحدیث انتہی یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادت اور ربط قلب بالشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے اور اس عبارت

میں یہ ارشاد کیا ہی کہ عبادت میں کوئی شی بھی سوا اللہ واحد کی قبلہ توجہ نہو خواہ نور عرش ہو یا اور کچھ میں کہتا ہوں آیۂ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا باشارۃ النص نافی و ناہی ہے تصور شیخ سی ولیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں۔

براے کشف قبور و استفاضہ بدان

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان مین جای سورۂ انا فتحنا دو رکعت مین پڑہی پہر سامنے میت کے ہو کر قبلے کو پشت دیکر بیٹھے پہر سورۂ ملک پڑہے اور اللہ اکبر و لا الٰہ الا اللہ کہی اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑہے پہر میت سی قریب ہوجاے پہر کہے یارب یارب اکیس بار پہر کہے یا روح اور اسکو آسمان مین ضرب کری اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگائی یہانتک کہ کشائش و نور پائے پہر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سی ہو اسکے دل پر انتہیٰ یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا ہے لکن اسپر کچھ تکلم نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہی کہ یہ کشف قبور اسلیے نہیں ہی کہ حال نعیم و عذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہی بلکہ واسطے فیض لینے کے میت صالح سی ہی سو ہر چند ایک جماعت کثیر مشائخ کا اسپر اتفاق ہی اور وہ اپنا تجربہ بتاتے ہیں لکن ادلۂ شرع سی اسکا رائحہ تک نہیں ملتا بلکہ سنت صحیحہ سی خلاف اسکی ثابت ہوتا ہی حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ رواہ مسلم پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہوچکا کہ بعد موت کی عمل منقطع ہوجاتا ہی تو افادہ و افاضہ بھی بالیقین نہیں ہوسکتا اسلیے کہ یہ عمدہ عمل ہی اور تین چیزیں جنکا استثناء کیا ہی وہ عمل خارجی میت کا ہی نہ عمل قلب اور اس بات سی کہ تعلق روح کا اپنی مدفن سی رہتا ہی گو روح اپنی مقر مین ہو یہ بات لازم نہیں آتی ہے کہ وہ اتنے تعلق کی وجہ سی عامل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی احیاء کو نہیں کرسکتی پہر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے۔ حدیث ابن عباس میں آیا ہی کہ حضرت نے اپنی اصحاب

سے فرمایا ہے تمہارے بھائی جب دن احد کی شہید ہوے تو اللہ نے انکی روحیں جوف مین سبز پرندوں کے رکھیں وہ پرندے انہار جنت پر آکر جنت کی میوی کہاتی ہیں سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں زیر سایۂ عرش جگہ پکڑتی ہیں انھوں نے جب مزہ کہانے پینے کا پایا اور خوابگاہ پاکیزہ پائی تو کہا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ لئلا یزھدوا فی الجنۃ ولا ینکلوا عند الحرب اللہ تعالی نے فرمایا انا ابلغھم عنکم فانزل اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون الآیہ رواہ ابو داؤد یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اخبار سے اپنے حال کی عاجز رہی اسلیے کہ بعد موت کے عمل انکا بالکل منقطع ہوگیا تہا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبۂ ولایت ہی پہر ولی سی بعد موت کے فیض و فائدہ لینا اور انکا فیاض ہونا کس طرح ہوسکتا ہی اور اگر یہ بات ممکن ہی تو سب سے زیادہ حق ساتھ استفاضہ و استفادہ کے ہمارے حضرت اور صحابہ ہیں کہ انکی ارواح سی فیضیاب ہونا چاہیے اور اگر یہ استفادہ بسبب کم ہمتی و کم رتبگی مستفید کی نہیں ہوسکتا ہے تو یہ بات خلاف واقع ہی حضرت و صحابہ کی حیات میں اہل کفر و فسق حاضر ہوکر استفادہ کرتے تھے حالانکہ انکو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی غرضکہ یہ دعوی مشائخ کا طریق شرع پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سی اسکا پایا جانا یا سلف صلحا سی اسکا نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے ہماری نزدیک ایسے مسائل و مکاشفات میں توقف کرنا سلوک سبیل سلامت ہی اور یہ گذر چکا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ دونون کو ناپسند کیا ہی اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہی اور یہ تو اوس سے بھی بڑہکر بات ہے حالانکہ ساری مشائخ و علماء صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقۂ باطن مشیدبہ کتاب و سنت ہی اور جو طریقت کہ خلاف شریعت کے ہو وہ مقبول نہیں واللہ اعلم

صلوۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے والجشتیۃ صلوۃ تسمی صلوۃ المعکوس لم نجد من السنۃ ولا اقوال الفقہاء ما تشد ہا بہ فلذلک حذفناہا والعلم عند اللہ تعالیٰ

صلوۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اسکا یہ نام اسلیے رکہا ہے کہ مطلب برآری میں اسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جسکو سخت حاجت پیش آئے وہ بدھ جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ یکبار اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایک بار اور سو بار یوں کہے ای آسان کنندۂ دشوار ہا وای روشن کنندۂ تاریکیہا پھر سو بار استغفار اور سو بار درود پڑھے اور حضور دل سے دعا مانگے جب تیسری رات ہو تب بھی اسی طرح کرے پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے پچاس بار دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول ہوگی انتہی ما فی القول الجمیل - آستین کا گردن میں ڈالنا مثل تحویل رداء کے نماز استسقا میں سمجھا گیا ہے مطلب اظہار تضرع اور اشعار گردش حال ہے پس بس لیکن سنت صحیحہ اس نماز سے ساکت ہے اور بظاہر اس نماز میں کوئی فعل نامشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ ہے اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جنکی اصل سنت میں موجود ہے واللہ اعلم

برای سلب مرض

بیماری کا دور کر دینا یوں ہوتا ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اسپر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آجائیگی اور وہ اچھا ہو جائیگا قول جمیل

میں کہا ہے وھذا من عجائب صنع اللہ فی خلقہ انتہی - مولانا عبد العزیز دہلوی نے کہا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف بخشوع دل متوجہ ہو اور زبان سے بھی کہے یا من یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء اور اس مناجات و تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلای معصیت زائل ہو جائے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہے انتہی مرزا مظہر جانجاناں نے فرمایا ہے قاعدہ سلب آنست کہ تصور نماید کہ با نفسے کہ اندرون میرود عوارض جسمانی شخص از قالب او می برآید و کشیدہ می شود و با نفسی کہ بیرون می آید تصور نماید کہ آن عوارض معہودہ جسمانی بر روی زمیں می افتد و از اندرون سلب کنندہ بیرون می آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نہ گردد مریض را پیش رو نشانید و بقدر یا نصد نفس سلب مرض باید کرد انتہی - یہ ترکیب ماورای ہر دو ترکیب مذکور ہے

برای اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچائے پھر اگر اسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اسکے دل کی ہے کذا فی القول الجمیل اسکے بعد قول جمیل میں طریقہ کشف وقائع آیندہ کا طریقۂ مشائخ پر لکھا ہے کہ بذریعۂ ہاتف یا واقعہ فی الیقظہ یا رؤیا فی المنام کے ہوتا ہے پھر طریقہ دفع بلای نازل کا بیان کیا ہے صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کی رجوع کرے تنبیہ - میں نے اس رسالے میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہے جو بنہایت صحت و قبول و شہرت کے ساتھ ماثور ہیں اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہے اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول بہا ہیں انمیں سے چند اعمال

صیح و مجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہی اسوجہ سی کہ انمیں طول عمل تھا
یا مجرب ہونا انکا معلوم نہیں ہی یا صورت شرعی سی بعید پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں

اگر مجلہ را سعدی انشا کند   بگرد فترے دیگرا املا کند

ان اعمال کے بجالانے مین وجود اثر کا اوسی وقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول ع
معتقد ہو جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سی یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقوی اور صاحب
نسبت تھی یہی وجہ ہی کہ ان کا عمل تخلف نہ کرتا تھا اب جو اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل
اور غالب عاطل کے کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتی اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتی اسلیے یہ خیال
کرتے ہیں کہ یہ اعمال مؤثر نہیں ہیں حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہی بلکہ عُمّال کا ہی عمل کو محل
قابل میسّر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کی حق میں جو فرمایا ہے یضل بہ کثیرا
اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ محل ناقابل میں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفاء محض ہی بلکہ اس
آیت سی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلالت کثرت سی ہیں اسی طرح حال ہر دعای نافع کا ہی
کہ کثرت فسق کی وجہ سے اسکی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی واللہ اعلم

فصل بیان مین اعمال حیاۃ الحیوان کے

طبرانی نے معجم اوسط مین باسناد صحیح ابی مزینہ دارمی سی روایت کیا ہی کہ دو مرد صحاب نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتی یہانتک کہ ایک دوسری پر والعصر ان الانسان لفی خسر پڑھتے

برای انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی رح نے کتاب سر الاسرار میں ابن عمر سی نقل کیا ہی کہ جس کسی کو کوئی حاجت
ہو وہ چہارشنبہ پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھی پھر جمعے کے دن طہارت کر کے مسجد جامع میں جائے اور
کہے اللھم انی اسألك باسمك بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ

ہو الرحمن الرحیم واسألك باسمك بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم
لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض واسالك باسمك بسم اللہ
الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الابصار و وجلت القلوب من
خشیتہ ان تصلی علی محمد وعلی ال محمد وان تعطینی مسئلتی وتقضی حاجتی برحمتك یا
ارحم الراحمین اور بعد لفظ حاجتی کے نام حاجت کا لی وہو سر لطیف مجرب انتھی میں کہتا ہوں کہ
یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر

برای حصول قوت بر طاعت و رویت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ ۳۵ بار لکھکر اپنی ہمراہ
رکھیگا اللہ اسکو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دیگا اور ضررات شیاطین سی کفایت
کریگا اور اگر وہ ہر دن وقت طلوع آفتاب کے بحالت درود خوانی اوس بطاقہ مین مدام نظر
کیا کریگا تو حضرتؐ کو کثرت سے خواب مین دیکھیگا وہو سر لطیف مجرب

برای نجات روز قیامت وحیات قلب

امام احمد نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار صدم پھر دیکھونگا تو کچھ سوال
کرونگا۔ دیکھا تو پوچھا کہ ای رب لوگ دن قیامت کو بسبب کس چیز کے نجات پائینگے فرمایا جو شخص
ہر بکرہ و عشی کو تین بار یہ ذکر کریگا وہ ناجی ہوگا سبحان الابدی الابد سبحان الواحد الاحد
سبحان الفرد الصمد سبحان من رفع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی ماء جمد سبحانہ
لم یتخذ صاحبۃ ولا ولد سبحانہ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد پھر امام احمد نے کہا کہ جو شخص
ہر دن درمیان نماز فجر و صبح کے چالیس بار یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال
والاکرام یا لا الہ الا انت اسألك ان تحیی قلبی بنور معرفتك یا ارحم الراحمین کہیگا اللہ اسکو دل کو

زندہ کریگا جسدن کہ دل مرینگی انتہی میں کہتاہوں یہ الفاظ بھی مشتمل ہیں اسامی عظام پر وللہ الحمد

برای حفظ ایمان تا قیامت

ابن عمر سے رفعًا مروی ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اسکا ایمان محفوظ رہی تا قیامت وہ ہر دن بعد سنت مغرب کے قبل تکلم دو رکعت پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کی اخلاص چھ بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑہے پہر سلام پہیری اللہ تعالی اسکی ایمان کو محفوظ رکہیگا یہانتک کہ وہ دن قیامت کے ایمان کے ساتھ اپنے رب کے پاس آئیگا راوی نے کہا وھذہ فائدۃ عظیمۃ غنیمۃ کذا فی البستان وذکرہ النسفی بسند طویل لکن اتنا زیادہ کیاہی کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبل اخلاص کے پڑہے اور بعد سلام کے ۲۵ بار تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہی پہر یہ دعا مانگی اللھم انت العالم بما اردت بھاتین الرکعتین اللھم اجعلھما لی ذخرا یوم لقائک اللھم احفظ بھما دینی فی حیاتی وعند مماتی وبعد وفاتی اللہ اسکو سلب ایمان سی امن میں رکہیگا وھذہ فائدۃ عظیمۃ من اعظم المھمات

اسم اعظم

ایک مرد نے صلحاء موحدین میں سی جو صاحب ابراہیم ادہم تہا انسی کہا کہ مجھی اسم اعظم سکہا دو کہ جب میں ساتھ اسکی دعا کروں قبول ہو جو کچھ مانگوں وہ مجھی ملے فرمایا ان کلمات کو صبح و شام کہا کر انکے کہنے سی خائف امن میں ہوتا ہے سائل کو اسکا مسئلہ ملتا ہی یامن لہ وجہ لا یبلی ونور لا یطفی واسم لا ینسی وباب لا یغلق وستر لا یھتک وملک لا یفنی اسالک واتوسل الیک بجاہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان تقضی حاجتی وتعطینی مسئلتی بعض علمانی کہاہی اسم اعظم دعای یونس علیہ السلام اور یہ کلمات میں اللھم انی اسالک بانی اشھد انک انت اللہ الاحد اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انتہی میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعًا آئی ہیں اسکو اہل سنن

اربع نی روایت کیاہی مگر احد سی تا کفوا احد ذکر کیاہی رسالہ غراس الجنۃ میں ہمنی بیان اسکا بسط سی لکہا ہے تعیین اسم اعظم مین بہ قول ہیں راجح تر از روی سند کے یہی حدیث ہے قال الحافظ ابن حجر رح امام نووی سی پوچہا تہا کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس سورت میں ہی کہا اس بارے میں احادیث کثیرہ آئے ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابو امامہ سی رفعًا روایت ہی کہ اسم اعظم تین سورمین ہی سورہ بقرہ وآل عمران وطہ بعض ائمہ متقدمین کہتی ہیں کہ لفظ الحی القیوم ہی کیونکہ یہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آئی ہی اور اول آل عمران میں وارد ہی اور طہ کی اس آیت میں ہے وعنت الوجوہ للحی القیوم دمیری نے کہا وھذا استنباط حسن واللہ اعلم انتہی میں کہتاہوں حافظ ابن القیم نے بہی کتاب ہدی نبوی میں اسی کو اسم اعظم ٹہیرایا ہے

برائے قضاء حوائج

ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں کہ یہ فائدہ مجرب وعظیم البرکۃ ہے واسطے تفریج ہم وغم کی اور ایک سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشا کے طہارت کاملہ پر ایک ہی جلسہ مین اللہ کا نام لطیف سولہ ہزار اور چھ سو اکتالیس بار پڑہے اور زیادت ونقص سی نہایت درجہ حذر کری کہ اسمیں ابطال سر ہوتا ہی حیلہ اسکی شناخت کا یہ ہی کہ ایک تسبیح لی جسکا شمار ۱۲۹ ہی پہر اس نام کو ۱۲۹ بار پڑہے مقصود حاصل ہو جائیگا یہ طریق اقرب طرق مستقیمہ ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے پہلی کہ شمار اوسکی حروف کا چار حرف ہین ل ط ی ف یہ سب ۱۲۹ ہوی جب انکو اسکی مثل مین ضرب دیا تو یہ سولہ ہزار چھ سو اکتالیس بار ہو گئے اور اپنی حاجت کا نام لی وہ انشاءاللہ تعالی پوری ہو جائیگی لا محالہ اور ہر ایک سو انیس بار پر یوں کہی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر یہ ظالم پر بد دعا بہی ہی اور جالب خیر ورزق وبرکت بھی ہی اسکو ہر نماز کے بعد سو بار کہی پہر کہے اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز اور واسطی دفع کید ظلمہ کے یوں کہے

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر اور جب قراءت اسم مبارک تمام
کر چکے تو یہ دعا مانگے اللھم وسع علی رزقی اللھم اعطف علی خلقک اللھم کما صنت وجھی
عن السجود لغیرک فصنہ عن ذل السؤال لغیرک برحمتک یا ارحم الراحمین شیخ ابو الحسن شاذلیؒ
نے فرمایا ہے کن متمسکا بھذہ الصفات الحمیدۃ تفز بسعادۃ الدارین لا تتخذ من الکافرین ولیا
ولا من المومنین عدوا وارتحل بزادک من التقوی فی الدنیا وعد نفسک من الموتی واشھد
للہ بالوحدانیۃ ولرسولہ بالرسالۃ وحسبک عمل صالح وان قل وقل امنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر فمن کان متمسکا بھذہ
الصفات الحمیدۃ ضمن اللہ لہ عز وجل اربعۃ فی الدنیا الصدق فی القول والاخلاص فی العمل
والرزق کالمطر والوقایۃ من الشر واربعۃ فی الاخرۃ المغفرۃ العظمی والقربۃ الزلفی و
دخول جنۃ الماوی واللحوق بالدرجۃ العلیا

برای صدق ورزق وسلامت وغیرہا

جو شخص چاہے کہ مجھے صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قراءت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پر
مداومت کرے اور اگر چاہے کہ رزق مثل باران کی برسے تو قراءت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت
رکھے اور اگر شر مردم سے سلامت رہنا چاہے تو قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر جلب خیر
ورزق وبرکت کا خواہاں ہو تو اس پر مداومت کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا الملک الحق المبین
ھو نعم المولی ونعم النصیر اور سورۂ واقعہ وسورۂ یس پڑھا کرے رزق مثل باران کے آیگا اور
اگر یہ چاہے کہ اسے ہر ہم سے کشادگی اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق بے گمان دے تو استغفار کو لازم
پکڑے اور اگر یہ چاہے کہ خوف وفزع سے امن میں رہے تو یوں کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات
من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون اسکی بعد دمیری نے

المفظان اردت کذا فافعل کذا بہت سے اوراد ذکر کیے ہیں جنکی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا
ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تھا اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے مفید ہیں

برای دخول بر سلطان جائر

جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے الذین امنوا وعلی ربھم یتوکلو
الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ
ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ
ذو فضل عظیم یہ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے وللہ الحمد

برای عدم جوع وعطش

دوام قراءت سورۂ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے دمیری کہتے ہیں وقد جربت ذلک مرارا وصح

برای تجارت

سورۂ شعرا کو لکھکر موضع تجارت میں لٹکا دے بیع وشرا بکثرت ہونے لگے گی

برائے خوف تلف

سورۂ قصص کو لکھکر اوس شخص پر لٹکا دینا جسپر خوف تلف کا ہے موجب امان ہے دمیری نے کہا وھو مجرب لطیف

برائے درد سر

امام شافعی کہتے ہیں گھر میں بعض بنی امیہ کی ایک ڈبہ چاندی کا مقفل بز رملا اسکے اوپر لکھا تھا
شفاء من کل داء اوسکے اندر یہ کلمات تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اسکن ایھا الوجع سکنتک بالذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ
ان اللہ بالناس لرؤف رحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اسکن ایھا الوجع سکنتک بالذی یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما

من احد من بعدہٗ انہ کان حلیما غفورا شافیؒ کہتی ہین فما احتجت معہ الی طبیب قط باذن اللہ
تعالی فانہ ہو الشافی یہ دلیل ہی اسپر کہ امام صاحب نی اس جگہہ عمل فقط وجادت پر کیا انتظار اجازت کا نہ فرمایا

ایضا براے صداع

ایک ورقہ سفید پر لکھکر اس کو محل صداع پر چپکا دی باذن اللہ درد سر دور ہوجائیگا دمیری کہتی
ہین ہو صحیح مجراب د مرہ حرل ۵

ایضا براے صداع

ان حروف کو ایک چوب یا مکان پاک مین لکھکر ایک مسمار سی حرف اول کو سبک دابے اور
یہ آیت پڑہی الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ولہ ما سکن فی اللیل والنہار
وہو السمیع العلیم اگر صداع نہ ٹہیری تو پہر مسمار کو خوب زور سی دابے اسپر بہی نہ جای تو ایک حرف
سے طرف دوسری حرف کے نقل کری یہانتک کہ صداع ساکن ہوضروری کہ کسی نہ کسی حرف
پر اوسکو سکون ہوجائیگا وہ حروف یہ ہین اح اک ح ع ح ام ح اور جگہہ مسمار کی سیاہی ہے
دمیری کہتے ہین جرب ذلک مرارا وبجمعہا قولک ـــہ

انی حملت الیک کل کریمۃ فاوائل الکلمات منہا مقصدی		حوراء عن حظ المتیم ماحنت لصداع راس یافتی قد جربت

فصل براے رغبت در اوامر و نفرت از منہیات

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایاہی بسیار گفتن لا حول ولا قوۃ الا باللہ و نفی و اثبات کلمہ
توحید و ضرب آن بر قلب بشد و مد و خواندن سورہای معوذتین صبح و شام مفید این معنی ست و اکثار
این کلمہ مع معوذتین بعد از نماز صبح و مغرب یازدہ یازدہ بار براے حفظ از مکائد نفس و
ابلیس نافع ست

برای عفو جرائم و حسن عاقبت

اکثار استغفار و ذکر کلمہ طیبہ و تلاوت آیۃ الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب ست۔

برای سہل شدن سکرات موت

مداومت آیۃ الکرسی و سورۂ اخلاص، و برای دفع عذاب قبر سورۂ تبارک بعد از نماز عشا قبل
از خفتن در حدیث آمدہ و ہمچنین خواندن سورۂ دخان مروی ست

برای حفظ آبرو و حرمت

اسم یا عزیز جہل و یکبار خواندہ بر روی خود دمیدن وقت صبح و ہر وقتی کہ ارادۂ رفتن نزد حاکم باشد مجرب ست

برای حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیا

سی و سہ آیت بعد از نماز شام باید خواند و اگر فرصت نباشد آیۃ الکرسی دہ بار بوقت صبح و
یا حفیظ دو ہزار بار خواندہ حزب البحر درین باب مجرب ست

برای دفع شر اعدای دنیوی

وقت بے وقت و بے قید طہارت و عدد و شرائط دیگر مداومت این دعا مجرب ست و وقت
خواندن این دعا صورت اعدا در خیال آوردہ سنگ بر سینہ آنہا بزند بسیار مجرب ست اللہم انا
نجعلک فی نحورہم و نعوذ بک من شرورہم و خواندن سورۂ تبت و سورۂ فیل برای دفع اعدا نیز مجرب ست

دعاء کرب

برای مشکلات و صعوبات دنیوی دعاء الکرب بے طہارت و وضو و بے قید عدد درین باب
مجرب ست و دعا این ست لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم سبحان اللہ
رب السموات السبع و رب العرش العظیم اللہم انی اسالک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک
والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ ولا حاجۃ

لی من حوائج الدنیا والاخرة الا قضیتها یا ارحم الراحمین ہمی مین کہتا ہون یہ ذکر دعا حصن حصین

مین موجود ہے لیکن قدرے تفاوت ہے

درود برای وظیفۂ دوام

درود باین صفت اگر ہر شب باشد والا شب جمعہ صد بار ورد اوست باید کرد اللھم صل علی سیدنا محمد
النبی الامی و الہ و بارک وسلم و بہترین استغفار سید الاستغفار است در وقت خفتن با ملاحظہ معانی باید خواند انتہی

برای حفظ از آفات دارین

کتاب قوت القلوب مین مسبعات عشر کو اس کام کے لیے لکھا ہے قبل طلوع و قبل غروب آفتاب
کے اسکو پڑہنا چاہیے ہر ذکر کو سات بار پڑہے (۱) فاتحہ (۲) سورۂ ناس (۳) فلق (۴) اخلاص
(۵) کافرون (۶) آیۃ الکرسی (۷) کلمۂ تمجید (۸) یہ درود اللھم صل علی محمد عبدک وحبیبک و
نبیک ورسولک النبی الامی وعلی ال محمد وبارک وسلم (۹) یہ دعا اللھم اغفر لجمیع المومنین
والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع
الدرجات یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین (۱۰) اللھم یا رب افعل بی وبھم عاجلا
واجلا فی الدین والدنیا والاخرة افعل بنا ما انت اھلہ ولا تفعل بنا ما نحن لہ اھل انک
غفور جواد کریم ملک رؤف رحیم

نوع دیگر

سید جلال الدین بخاری فرماتے ہین اگر فرصت نہو تو بجای مسبعات عشر کی اس دعا کو سات
بار ہر دن ایک بار مع بسملہ پڑہ کیا کرے اللھم انت ربی لا الہ الا انت رب العرش الکریم علیک
توکلت وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما
لم یشأ لم یکن اشھد ان لا الہ الا اللہ اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل

شیء علما واحصی کل شیء عددا اللھم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ
بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب اعظم میں بھی تفاوت آئی ہے

فصل اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ تعالی

برای جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت

بسم اللہ کا ابجد حروف جمل کبیر یعنی ۷۸۶ بار لگاتار چند روز تک پڑہنا واسطے امور مذکورہ کی نافع و مجرب ہے

برای محبت و مودت

بسملہ کو ۷۸۶ بار پڑہکر ایک آب پر دم کرکے پلا دے شارب کو محبت شدید ہو جائیگی

برای خصب زرع و حصول برکت

ایک ورقہ پر سو بار اور ایک بار بسم اللہ الخ لکھکر زرع میں دفن کر دے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہیگی

برای زندگی اولاد

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الخ لکھکر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالی
اسکی اولاد زندہ رہیگی دیربی کہتے ہیں وقد جربت ذلک وصح واللہ علی کل شیء قدیر

برای ہلاک دشمن

اس جدول بسملہ کو ایک قطعۂ رصاص پر لکھے اور بجای فلان کے نام دشمن کا رکھے پھر جلتیت
و ثوم احمر سے دہونی دیکر قریب آگ کی دفن کر دے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو نہ
لگنے پائے ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا اور عامل سامنے اللہ کی مطالب ہوگا پھر اس دعا کو
اوس وقت پڑہے اللھم انی اسالک باسمک الاعظم وھو بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی
عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت منہ خشیۃ القلوب ان تصلی وتسلم علی سیدنا

محمد وعلی آله وصحبه ان تقضی حاجتی فی فلان اللهم ان کنت تعلم انه یرجع عما هو فیه فاهده
ووفقه وان کنت تعلم انه لایرجع فانزل علیه بلاءك وسخطك وغضبك واهلكه یا قائم
یا قهار یا قادر یا مقتدر یا الله اس دعا کو سات بار پڑھکر سات سو بار دعا کری ظالم ظلم سی باز آئیگا
یا سریعاً ہلاک ہو جائیگا فاتق الله فی ذلك کذا ذکره البونی فی شمس المعارف الکبری صورت وفق بسمله یہ ہے

دوسری ترکیب اسکی بونی نے کتاب الرقیم
میں یوں لکھی ہے کہ اسکو لوح رصاص پر
لکھکر اور نام مطلوب وسط جدول میں رکھکر
دن جمعه کی جس ساعت میں چاہے زم
آگ سی حلتیت و لبان کا بخور کری آگ سے

بسم	الله	الرحمن	الرحیم	فلان
الله	الرحمن	الرحیم	فلان	بسم
الرحمن	الرحیم	فلان	بسم	الله
الرحیم	فلان	بسم	الله	الرحمن
فلان	بسم	الله	الرحمن	الرحیم

علیحده رکھی ورنه معمول له ہلاک ہو جائیگا فاتق الله ایها الفاعل واعلم ان العفو اعظم الوسائل
زروق رحمه نے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنی میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کی قدری متفاوت
ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگین پر کنده کراکے حلتیت و زرنیخ سرخ سی دھونی دی والله اعلم
اور یہ لکھا ہے وایاك ان تلحق النار الخاتم فیهلك فتحاسب بین یدی الله تعالیٰ

برای سوختن جن

آسیب زده کے کان میں سات بار اذان دی پھر فاتحة الکتاب ومعوذتین وآیة الکرسی و
سوره صافات و آخر سوره حشر و سوره طارق پڑھے وه آگ میں باذن خدا جل جائیگا دیربی
نے کہا مجرب صحیح معمول به مراراً والله علی کل شیٔ قدیر

برای حسن حال

غره محرم کو فاتحه تین سو ساٹھ بار مع بسمله پڑھکر یہ دعا کری اللهم یا محول الاحوال حول حالی الی

احسن الاحوال بحولك وقوتك یا عزیز یا متعال وصلی الله علی محمد وعلی آله وصحبه وسلم
وه شخص اوس سال ہر مکروہ سی محفوظ رہیگا مجرب وصحت ولله الحمد ذکره ابو العباس القطان عن الشیخ دیربی شرح

برای جای خوفناک

اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف
بعض کے ہو پھر اونپر ایک دائره سات بار آیة الکرسی پڑھتے ہوے کھینچے پھر یوں کہے
ولا یؤده حفظهما وهو العلی العظیم وحفظاً من کل شیطان مارد وحفظاً ذلك
تقدیر العزیز العلیم وحفظناها من کل شیطان رجیم انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون
له معقبات من بین یدیه ومن خلفه یحفظونه من امر الله حفیظ علیهم وما انت علیهم
بوکیل ان کل نفس لما علیها حافظ بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ فان تولوا فقل حسبی الله
لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم پھر تین بار یا حفیظ کہے پھر یا حافظ احفظنا
اللهم احرسنا بعینك التی لا تنام واکنفنا بکنفك الذی لا یرام پھر تین بار یا الله یا رب العالمین
کہکر خاموش ہو جاے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت ثقلین یا ربیعه ومضر
داخل ہوگی تو بھی ان کو نه دیکھیگی اور نه ضرر دیگی اور نه ایذا پونچائیگی بلکه الله انکو اوس سے
مخفی رکھیگا وقد جرب ذلك مراراً والله علی کل شیٔ قدیر

براے ہلاک عدو

اکتالیس کنکری لیکر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سوره یٰس پڑھکر ایک ایک کنکری کو ایک
مغاك لطیف میں رکہکر به نیت و نام معمول له نماز جنازه پڑھکر مٹی سی توپ دی وه جلد ہلاک ہو جائیگا
ذکره الشیخ ابو الفضل بن یعقوب وقد جربه القائل وصح عنده

وهو تتمه

برای محموم یعنی تپ زدہ

ایک تاگا کتان کا لیکر اوس پر سورۂ الم نشرح پڑہے ہر کاف پر گرہ لگائے یہ نو گرہ ہوں بائیں ہاتھ پر محموم کے فوق کوع باندہ دے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہو جائیگا و قد جُرِّبَ وَصَحَّ

برای امن مکان

سورۂ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم مین لکھکر اندر گھر وغیرہ کے دفن کر دے وہ موضع مامون رہیگا جب تک کہ یہ ظرف اسمیں باقی ہے۔ وذلک مشہور مجرّب۔

براے دفع دشمن

نماز فجر مین الم نشرح رکعت اولی میں اور سورۂ فیل رکعت ثانیہ میں پڑہنے سے دشمن کا موںھ اسکی طرف سے پہر جائیگا اور کوئی رستہ اسکو اسکی طرف نہ ملیگا سنوسی نے کہا من لازم ذلك لا یصل الیہ ید علاوتھے غزالی رح نے اسکو ایک جماعت صلحاء اصحاب خلوسی باوجود سہولت و دوام کے نقل کرکے کہا ہے وھذا صحیح مجرب لا شك فیہ

ختم سورۂ انعام

برکت اس سورت جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اوسکی نصر علی الاعداء و ہلاک اعداء مین مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑہے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پہر بعد فراغ کی دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا میں لکھی ہے اور بعض لوگ اسکو واسطی شفاء مریض کے اہم بار ترکیب خاص کی ساتھ پڑہتے ہیں سنوسی نے کہا ہے کہ واسطے وجع مفاصل و سائر امراض کے اس سورت کو لکھکر پی لے اور بدن پر ملے تخفیف ہو جائیگی انتہٰ

برای ویرانی باغ و خانۂ دشمن

سورۂ نحل کو لکھکر دیوار یا باغ میں لٹکا دے سارا باغ بے برگ و ثمر ہو جائیگا اور جس گھر میں

لٹکائی جائیگی ایک سال کے اندر ایسی احوال حادث ہونگی کہ ساری اعداء اوجز جائمین گے فلیتق اللہ فاعلھا ولا یعملھا الا الظالم یہی خاصیت سورۂ نحل کی اسی ترکیب کے ساتھ ہے کہ دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی اسکی لکھکر لٹکانی سے ہو جاتی ہے فاتق اللہ ولا تعملہ الا لمستحقہ

برای کفایت ہم

ہر دن سات بار یہ آیت پڑہے حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم اللہ تعالی اوسکے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کریگا صادق ہو یا کاذب اسکا ذکر بحوالۂ حدیث پہلی ہو چکا ہے دیربی کہتے ہین قف علی ھذا واعتبر فان کثیرا من الاذکار متوقفۃ علی الصدق والحضور وقد عمت الرحمۃ فی ھذا الذکر دون سائر الاذکار وحصلت بہ الکفایۃ من الھموم الدنیویۃ والاخرویۃ لمن وفقہ اللہ وان لم یکن لہ قدم فی التوکل فھذہ نعمۃ لا یقدر قدرھا ولا یقام بواجب شکرھا فللہ الحمد والشکر کذا ذکرہ السنوسی فی مجرباتہ میں کہتا ہوں اسکا پڑہنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں آیا ہے اور میں ہمیشہ اسکو پڑہا کرتا ہوں بے شبہہ یہ مجرب ہے مجھکو بخوبی اسکا تجربہ حاصل ہو چکا ہے وباللہ التوفیق اگرچہ اسکی سند حدیث میں قدری تکلم ہے لکن تجربہ اسکو صحیح بتاتی ہے۔

برای اذہاب خوف و فزع و ہم و غم و حزن

بعد بسملہ کے درود لکھکر آیت اولی سورۂ آل عمران کی لکھے یعنی ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ منکم الی قولہ الصدور دوسری آیت سورۂ فتح کی محمد رسول اللہ تا آخر سورہ پہر انکو اپنے پاس رکھے جمیع احوال مین برکت ہوگی اور اعداء پر نصرت ملیگی ہر غم و ہم دور ہوگا جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہیں ہر دو آیت مین ساری حروف معجم جمع ہین انکو ایک پاک برتن مین لکھکر دہن ورد زیت طیب یا شیرج سے محو کرکے دماغ و

وطلوع وحرازو ثاٰیل وقروح پر طلا کردی جلد باذن خدا زائل ہوجائینگی کما جرب مرارا ۱۲
سنوسی نے کہا مجرب صحیح

برای حرز از خوف وفزع از راہزنان

محمد بن سیرین رح نے اسکا ایک قصہ بیان کیا ہی یہ ۳۳ آیتیں ہیں جو کوئی انکو رات میں پڑہیگا وہ ہر درندہ و دزدسی اپنی جان ومال واولاد میں محفوظ رہیگا دیربی کہتے ہیں انکا نام آیات الحرس والحرز ہے ویقال ان فیہا شفاء من مائۃ داء مثل الجذام والبرص ومنہا لا تعد ولا تحصی انتہی میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بہی واسطی زوال اثر سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں انکو گنکر لکہدیا ہی اور شرجی نی حکایت مذکور بطولہا نقل کی ہی اور اس رسالی میں طرف اوسکے اشارہ گذر چکا ہی وللہ الحمد۔ محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میںنے انکو ایک شیخ مفلوج پر پڑہا تہا اللہ تعالے نے انکی برکت سے اسکا فالج دور کردیا وہی حجاب عظیم وحرز جسیم ومن قرأہا عند جبار اٰمن من شرہ بعض عارفین نے کہا ہی انکے ہمراہ یہ آیت بہی اضافہ کرے والٰھکم الہ واحد الآیہ واول سورہ حدید تا قولہ بذات الصدور اور آخر سورہ توبہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم ۱

برای رفع مصیبت وازالۂ کرب وہمّ

جوف شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہکر روبقبلہ ہوکر اس درود کو ہزار بار پڑہے اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد صلوۃ تحل بہا عقدتی وتفرج بہا کربتی وتنقذنی بہا من وحلتی وتقیل بہا عثرتی وتقضی بہا حاجتی اللہ تعالی اوس مصیبت نازلہ کو بہت جلد دور کردیگا فشدّ یدیک علی ہذہ الذخیرۃ فمنافعہا کثیرۃ قال السنوسی فی مجرباتہ انتہی ۱

وینبغی للعاقل اللبیب ان یکثر من الصلوۃ والسلام علی النبی الحبیب فان ذلک مجلب لکل نفع ودفع لکل ضر دنیا واخری وباللہ التوفیق

دوا ہم وغم

شعرانی رح نی منن کبری مین فرمایا ہی شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہٗ نی مجہکو یہ حدیث سنائی اور مجہکو اوسکا تجربہ بہی ہوا قال روینا بالسند المتصل الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال راٰنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب مالی اراک حزینا فقلت ہو ذاک یا رسول اللہ قال فمر بعض اہلک یؤذن فی اذنک فانہ دواء لکل ہم قال علی ففعلت ذلک فزال عنی انتہی مین نی اس روایت کو کتاب الزاہر تالیف شیخ ابو الحسن فرحون مالکی میں بہی دیکہا ہے کہ انہوں نی اسکو بسند متصل روایت کیا ہی اور کہا ہی جربتہ فوجدتہ صحیحا کما جربہ جمیع رجال سندہٖ فوجدوہ کذلک ولو قدران احد الطعن فی سندہٖ کان العمل علی التجربۃ انتہی وللہ الحمد

برای عزل ظالم

اپنے گہر مین شب جمعہ کو بعد نماز عشا کے طہارت پر داخل ہوکر ہزار بار یہ درود پڑہے اللہم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وسلم ہر سوبار درود کی اول یوں کہے یا اللہ استجیر بک من فلان بن فلانۃ فخذ لی حقی منہ وہ شخص معزول ہوجائیگا اگر والی ملک ہی اور اسپر ویل نازل ہوگا یہ صحیح ومجرب ہے

برائے ہلاک عدو

تین دن روزہ رکہے ذی روح کو اور جو اس سی نکلتا ہے نہ کہائے تیسرے دن ایک ہزار ڈلی نمک کی لیکر ہر ڈلی پر سورہ تبت یدا بغیر بسملہ ایک بار پڑہے یہانتک کہ سو بار تمام کرے اور ہر

کے اول ایک بار دعا مانگی اسی طرح تمام الف تک کری پھر ایک سفید جنڈی میں لپیٹ کر جا
یا نہر یا کسی ادر جگہہ میں پھینک دے وہ فی الفور ہلاک ہو جائیگا مجرب صحیح لاشک فیہ فانہ اللہ تعالیٰ
فیہ کلانہ من الاعمال الجلیلۃ المھلکۃ فی الوقت والساعۃ دیربی نے کہا جرب وصح واعلم انہ کما یستجاب
لک یستجاب علیک ہلاک اوسکا موقوف ہی اذابت ملح پر اور جو عزیمت اول میں سو بار کہے
پڑہی جاتی ہے وہ یہ ہی اللھم اھلک عدوی فلان بن فلانۃ کما اھلکت اعداء الانبیاء
والمرسلین واقہر فلان بن فلانۃ فی ھذہ الساعۃ اللھم یا قاھر یا ذا البطش الشدید یا فعالا
لما یرید اللھم اھلک عدوی فلان بن فلانۃ بحق سورۃ تبت یدا وبحروف تبت یدا
وبکلمات تبت یدا اللھم بسر انبیائک وبسر حبیبک محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
وبسر قہر جلالک وبرحق اسمائک انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم انک لا
تخلف المیعاد یا قاضی الحاجات یا مجیب الدعوات یا قادر یا قاھر انک علی کل شیء قدیر

ختم قرآن شریف

بعض علمانی کہا ہے ختم القران لقضاء الحاجۃ مجرب لاشک فیہ وان قرأہ علی ھذا الترتیب
کان اسرع للاجابۃ دن جمعے کے اول بقرہ سی آخر مائدہ تک سنیچر کو اول انعام سی آخر توبہ تک
اتوار کو اول سورہ یونس سی آخر سورہ مریم تک پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سی آخر
صٓ تک بدھ کو زمر سی آخر رحمٰن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کری سجدی میں جا کر
اللہ تعالیٰ سی اپنی حاجت مانگی وہ باذن اللہ پوری ہوگی ایک طریقہ ختم کا پہلے بھی اس رسالی میں مفصلاً گذر چکا ہے

سبع منجیات

سورہ سجدہ سورہ یٰسٓ سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک سورہ ہل اتٰی سورہ بروج بعض اہل علم نے
کہا ہے من داوم علی قرأتھن صباحا ومساءً نجا من جمیع الآفات وناھیک بتسمیتھن المنجیات

برای نجات از نار

صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑہیگا وہ آگ دوزخ سے
آزاد ہو جائیگا اوسنے اپنی جان کو گویا نار سے خرید کر لیا ذکرہ الیافعی وابن عربی واوصی بالمحافظۃ
علیھا لکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے من قال لا الٰہ الا اللہ سبعین
الفا فقد اشتری نفسہ من اللہ صحیح ہی یا حسن یا ضعیف سا وسکی جواب میں لکھا اما الحدیث
المذکور فلیس بصحیح ولا حسن ولا ضعیف بل ھو باطل موضوع لا تحل روایتہ الا مقرونا
ببیان حالہ انتہی ھکذا قالہ النجم الغیطی وعقبہ بقولہ لکن ینبغی للشخص ان یفعلھا اقتداء
بالسادۃ وامتثالا لقول من اوصی بھا وتبرکا بافعالھم انتہی میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں
آیا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ افضل ذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہی اکثار ذکر پر اس بنیاد
پر کثرت اس ذکر کی بے شبہہ افضل اذکار ہو سکتی ہی گو تعیین عدد ثابت نہو جو کوئی عالم اس
کلمے کا ہو کر مر جاتا ہے یا یہ کلمہ آخر کلام اوسکا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت
ہوگا ولِلّٰہ الفضل والمنۃ

برای امن از سوء خاتمہ

بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑہے ہر رکعت میں فاتحہ وآیۃ الکرسی واخلاص ومعوذتین پھر بعد
سلام پھیر کر دس بار درود پڑہکر تین بار یوں کہی اللھم انی استودعک دینی فاحفظہ علی
حیاتی وعند مماتی وبعد وفاتی ذکرہ الدمیری فی حیاۃ الحیوان الکبری میں کہتا ہوں
اسکو سنوسی نے بھی اپنے مجربات میں ذکر کیا ہے لکن اس ترکیب سی کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ
کے انا انزلنا دو بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑہے پھر سجدے میں دعای مذکور مانگے
لکن لفظ دعا کا نزدیک انکی یوں ہی اللھم انی استودعک دینی وایمانی فاحفظھما علی ف

حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی پھر کہا ہی کہ ہو شفاء للصدر والسقیمة قال بعض العارفین
باللہ ممن یتکلم بالمواہب الربانیة والعلوم اللدنیة ان من داوم علی ہاتین الرکعتین امن
من سوء الخاتمة بفضل اللہ تعالی انتہی اسی کے مثل وہ روایت ہی جو حکیم ترمذی سے
منقول ہی کہ اونھوں نے رب العزت کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا
فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں ۴۱ بار بعد نماز فجر قبل صبح یوں کہا کر یا حی یا قیوم
یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام نور قلبی بنور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ
انتہی میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئی ہیں اگرچہ یہ ترکیب
بعینہ وارد نہیں ہے وللہ الحمد

برای التباس امر

امام یافعی کہتے ہیں اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اسکا معلوم نہو اور چاہے کہ معرفت
اسکی حاصل ہو تو نماز عشا پڑھکر پہلوی راست پر رو بہ قبلہ لیٹ کر سورہ واللیل والضحی و
الم نشرح سات سات بار پڑھکر یوں کہی اللہم اجعل لی من امری فرجا ومخرجا سات بار
پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص آکر اسکو کہدیگا کہ مخرج کذا وکذا ہے۔

برای سکون دریا

وقت ہیجان بحر وتلاطم امواج کی ان حروف کو لکھکر دریا میں ڈالدی وہ ساکن ہو جائیگا
کھیعص ق الرحم ن انتہی ذکرہ الغزالی بعض نے کہا ہی کہ یہ احرف نورانیہ چودہ حرف ہیں
الر کھیعص طس حم ق ن ومجموعہا بعضہم بقولہ۔ طس سمعک النصیحہ عبد الرحمن بن
عوف ان حروف کو لکھکر اموال ومتاع میں رکھدیتے تھے اور بعض علما وقت رکوب بحر کے
انکو پڑھ لیتی تھی پوچھا تو کہا ما تلیت فی موضع من بحر او بر الا حفظ تالیہا فی نفسہ مالہ من ف الثلف والغر

حزب البحر

یہ دعا ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور
میں کہتی ہیں بعض مشائخ راسخین نے کہا ہی ان التاثیر موقوف علی الاجازة والاستیذان
ومن لم یستاذن فہو کالقاصد لجواز البحر من غیر سفینة پھر کہا ہی کہ اس حزب کی لیے ایک
اعتصام واختتام ہی انتہی۔ دعاء مذکور مع اعتصام وغیرہ معروف ومشہور ہی۔ شعرانی رح نے
کتاب منن کبری میں نقل کیا ہی وسمعت سیدی علی الخواص رح یقول ایاک ان تبتدع لک
وردا فان الحق تبارک وتعالی لا یجالس عبدہ الا فیما شرعہ نبیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
ولما اعترض بعض الفقراء علی حزب سیدی ابی الحسن الشاذلی رح المسمی بحزب البحر قال
للشیخ واللہ لقد اخذتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حرفا بحرف انتہی فان کنت
یا اخی من اہل ہذا المقام فابتدع لک حزبا والا فیما ورد فی الشریعة غنیة من ذلک انتہی

برای عین ونظرہ

یہ وہی عزیمت ہی جو گذر چکی عزمت علیک ایتہا العین الی آخرہا مگر اسکا شروع یوں ہے
بسم اللہ ولا بلاغ الا باللہ ۳ بار پھر فاتحہ پھر یہ دعا آمین تا گا نا پتے ہیں اگر کم یا زیادہ ہوا
تو نظر ہے والا فلا میں نے اسکا تجربہ بار ہا کیا ہمیشہ صحیح ومجرب پایا وللہ الحمد

تعویذ تپ

اسکو لکھکر بازوی محموم کے باندھ دی باذن خدا جلد صحت ہو جائیگی یہ وہی دعا ہی جسمیں ام ملدم
آیا ہے اور قول جمیل سے نقل ہو چکی ہے اور محرر سطور کے تجربہ میں بار ہا آئی ہی وللہ الحمد

ایضا برای حمی

آیات تخفیف کو لکھکر باندھ لی جلد اچھا ہو جائیگا ذلک تخفیف من ربکم ورحمة یرید اللہ

يخفف عنكم وخلق الانسان ضعيفا الآن خفف الله عنكم وعلم ان فيكم ضعفا انسى بهلى بسم الله
اور آخر مین درود لکھی اور اگر اس آیت کو زیادہ کردی تو اور بھی احسن ترہی قلنا یا نار کونی بردا
وسلاما علی ابراهیم اور اس آیت کو بہی اضافہ کری ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون
وقوله تعالی وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يمسسك بخير فهو على كل
شیء قدیر اور ذکر اسکا مجملاً پہلے بہی ہو چکا ہے

حجاب القرناء والتوابع

یہ ایک حجاب عظیم ہی مثل اسکی ذخائر مین نہین ملتا بار ہا اسکو کیا صحیح پایا ولله الحمد ماہ سوم یا پنجم
یا ہفتم مین لکھی اور طمس حروف سی بچے اور کاتب طہارت کامل پر ہو اور اسکو تر عتیق مین
مثل حجاب کے لٹکادی پہلے بسم الله لکھی ۷۵ بار پہر صلی الله علی محمد ۴۰ بار پہر لا اله الا الله چالیس بار
پہر محمد رسول الله ۴۷ بار پہر آمنت بالله ۵۰ بار پہر واعتصمت بالله ۵۳ بار پہر حسبی الله ۷۸ بار
پہر توکلت علی الحی الذی لا یموت ۴۳ بار پہر لاحول ولا قوۃ الا بالله ۴۰ بار پہر آیۃ الکرسی تا خالدون
پہر لله ما فی السموات وما فی الارض تا آخر سورہ ۵۲ تمام وکمال

برای رعاف یعنی خون بینی

اس آیت کو ان الله يمسك السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده انه كان حليما
غفورا۔ وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء لکھکر سر پر شخص مرعوف کی رکھکر
ان آیات کو پیشانی پر یون لکھی کفا ایها الرعاف بحق الواحد القهار العزیز الجبار اسکو دیر بی نزمجرب کہا ہے

برای قوت جماع

سبز پتی پودینے کی لیکر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار لگاتار استعمال کرے مقوی
مجرب صحیح ہے۔

برای شئے ضائع شدہ

یا حفیظ ایک سو اونیس بار بغیر زیادت ونقصان پڑھکر یون کہے انها ان تک مثقال حبة
من خردل فتکن فی صخرة او فی السموات او فی الارض یات بها الله ان الله لطیف خبیر اسکو
بھی ایک سو اونیس بار پڑھے الله تعالی اس ضالہ کو پھیر لائیگا اور ضائع ہونے سی محفوظ رکھیگا
صحیح مجرب ہے ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شے کے سورہ والضحی پڑھتی تھے
وہ شی انکو ملجاتی تہی وقد تقدم البیان فی هذه الرسالة

برای شناخت دزد

دو آدمی آمنے سامنے بیٹھکر ایک ابریق کو انگشت باتین پر اٹھائیں اور نام متہم کا ابریق پر لکھیں
اور سورہ یٰس وجعلنی من المکرمین تک پڑھین اگر وہی شخص دزد ہے تو ابریق کو گردش ہوگی
ورنہ اسکا نام مٹاکر دوسرے شخص متہم کا نام لکھیں واحدا لعبد واحد جسکے نام پر ابریق پکر
کھائے وہی سارق ہی وذلك مجرب صحیح وقد جرب وصح

برای طرد بق وبرغوث ونمل وموش

چار پرچہ کاغذ پر لکھکر اوس جگہ چپکا دے جہاں یہ چیزیں ہوں یٰس والقرآن ص والقرآن
ق والقرآن لو انزلنا هذا القران لئن لم تنتهوا لنرجمنكم وليمسنكم منا عذاب اليم اذهب
ایها البق والبرغوث والنمل باذن الملك الحق وبالف لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم
پہر ان اوراق کو لبان ذکر کے حصے سے بخور کرے

فصل اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ الله تعالی

برای درازی عمر وحفظ از مرگ

جو شخص اس آیت شریف سورہ توبہ کو لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم

حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم دن یا رات مین پڑھیگا اوس دن نہ مریگا نہ مقتول ہوگا نہ کوئی زخم آہن اوسکو لگیگا قرطبی نے اسکو کنز الابرار مین روایت کیا ہے یہ روایت ہے بعض صالحین کو یوںبھی اپنی بیماری مین اوسکو پڑھنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص ہفتاد سالہ تھا ہمیشہ اسکو پڑھتا ایک سو تیس برس تک زندہ رہا جب الله نے اوسکا مرنا چاہا حضرت کو خواب مین دیکھا فرمایا کب تک تو ہم سے بھاگتا رہیگا اوسنے آیت کا پڑھنا چھوڑ دیا وہ مر گیا فسبحان من یمحو ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب

برای جمع میان احبہ

جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی شے گم شدہ سے از رجا ہے کہ اجتماع حاصل ہو تو صدق نیت سے یوں کہے اللهم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیه ان الله لا یخلف المیعاد اجمع بینی وبین کذا وکذا الله قادر ہے ہر شے پر درمیان اسکے اور اوس شخص کی اجتماع بخشیگا وھو عجیب جدا وفیہ سر لطیف لارباب الجمع بعد الفراق ولمن یرید الجمع بین فنون العلم والتمکن فی جمیع المقامات والاحوال الشریفة وبالله التوفیق

برای قوت بر طاعت

ایک پارچہ ابریشم سفید پر نام خدا دو دفعہ لکھے اور محمد رسول الله ۳۵ بار اور الحمد لله ۳۵ بار بعد نماز جمعے کے لکھے الله اوسکو قوت طاعت وبر پر بخشیگا اور ہمزات شیاطین سے کفایت کریگا اور جو شخص اس کتابت کو اپنے پاس رکھیگا اوس کی ہیبت لوگون کے دلون مین ہوگی اور جو شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اوس مین نظر کریگا اور حضرتؐ پر درود بھیجیگا وہ حضرتؐ کو کثرت سے خواب مین دیکھیگا

برای رویت نبوی صلی الله علیہ وآلہ وسلم در خواب

دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص سو بار پڑھکر یہ ۱۰۰ بار پڑھے یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل ارنی وجہ مبارک محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم اوسکو حضرتؐ کی رویت ہوگی

برای حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ وگزندہ

آیة الکرسی اور سہ آیتؐ سورۂ اعراف ان ربکم الله تا محسنین وصافاتؑ تا لازب وسورۂ رحمن تا ستفرح لکم ایها الثقلان الی قوله فلا تنتصران پڑھے ان سب آفات سے محفوظ رہیگا یہ انس ابن مالک رضی الله عنہ سے مروی ہے خواہ دن مین پڑھے یا رات مین وھو مجرب صحیح عجیب جدا

برای اقبال خلق

یا ایها الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی تا وجیھا والقیت علیک محبة منی یحبونهم کحب الله والذین امنوا اشد حبا لله والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس والله یحب المحسنین او من کان میتا فاحییناه تا کذلک زین فلما راینه اکبرنه تا ملک کریم وقل الحمد لله الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا ان آیات کو کثرت سے پڑھنے مین سارا جہان اسکی طرف متوجہ ہو جائیگا اور اسکو دوست رکھیگا وھو سر عجیب جدا

برای دفع ثقیل

جب ایسا شخص پاس آ بیٹھے جو گران گزری تو چپکے سے اس آیت کو پڑھے وہ جلدا ٹھ جائیگا تذروه الریاح وکان الله علی کل شیء مقتدرا ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون یومئذ یصدر الناس اشتاتا انفروا خفافا وثقالا

براے حل معقود

سورۂ بقرہ کو ایک برتن میں لکھکر اور پانی میں دہوکر بعد غسل بدن کے اوپر سے نہاوے
بحکم خدا حل ہو جائیگا وهو عجیب

برای ولادت مولود ذکر

ناف پر عورت کی بحالیکہ وہ سوتی ہو ہاتھ سے مسح کری اول حمل میں اگرچہ شروع ماہ سوم
مین کیون نہو پہر تین باریون کہی اللهم ان کنت خلقت خلقا فی بطن هذه المرأة فکونه ذکرا
واسمیه محمد ابحق محمد صلی الله علیه واله وسلم رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین و هذا من الفوائد المجربة

برای عرق النسا

ایک الیہ گوسفند اعرابیہ لیکر آبجوش طیار کری اور اسکے تین حصے بنائے ہر دن نہار مونہ ایک
حصہ پی لی سنوسی کہتی ہین وهو مجرب صحیح من غیر تراخ وقد استعمل لاکثر من اربعین رجلا
فبرؤا یہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ علاج ایک حدیث مرفوع مین بھی آیا ہے۔

براے توسیع رزق حلال

ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے ستر باریوں کہی اللهم یا غنی یا کریم اغننی بحلالك عن
حرامك وبفضلك عمن سواك اس عدد کو درمیان اذان اول کے پورا کری ختم ہونے کی
پہلے عبد الرحمن ثعلبی استعمال اس عدد کا بعد نماز ہر جمعہ کی رو بقبلہ ہو کر کرتے تہی جب تک
پڑھ نہ لیتی کسی سی بات نہ کرتی وہ کہتی میں وجدت برکته سنوسی نی کہا فداوم علی هذا تجد برکته
فی القلیل مع التجربة وهو عجیب جدا رزقنا الله رزقا حلالا لا اثم فیه ولا تباعة بمنه وکرمه

براے قضاء حاجت

ابو عبد اللہ مغربی نے کہا ہی میںے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکہا عرض کیا میری
ایک حاجت ہی میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جسکو کچہ حاجت ہو وہ سجدی میں باشارہ

سبا بہ چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہی اسکی دعا قبول ہوگی رواہ الغافقی عن ابی اسحاق
ابراهیم بن شیبان اور حدیث میں آیا ہی من دعا بدعوة یونس علیه السلام استجیب له طریقہ
اسکے ختم و دعا کا پہلے اس رسالے میں گذر چکا ہے

برای تفریج هم و کربت

جسکو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پونہچی وہ ان کلمات کو لکھکر آب رواں میں ڈالدی اسکے رنج و
ہم کو دور کریگا بسم الله الرحمن الرحیم من العبد الذلیل الفقیر الی المولی الجلیل رب انی
مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اللهم بحرمة محمد صلی الله علیه واله وسلم اکشف ضری و
همی وفرج عنی غمی یہ عمل منجملہ فوائد مجربہ کے ہی ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ ان کلمات کو
کہی اللهم انی اسالك خوف العاملین لك وعلم الخائفین منك ویقین المتوکلین علیك اسکر
کہنے سے فرح ہم قرت عین طول فرح ہوگا سنوسی نی کہا کل ذلك مجرب بسهولة انتهی

برای حفظ از احتلام

سوتی وقت وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ
تک پڑہی پہر کہی صدق الله وعده ونصر عبده وکذب الشیطان وحده اوسکو احتلام ہوگا اسیطرح
اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکہیگا توبھی احتلام سے بچا رہیگا

آیات شفاء

ان آیات کو لکھکر استعمال میں لائے سنوسی کہتی ہیں قد استعملتها لرجل بلی بهذا المرض فکتبت
له الآیات وشربها ایاما فبرئ وتدهن بها ایاما فبرئ ولم یبق به اثر وینبغی لکاتبها ان یتیقن
الشفاء ببرکة کلام الله وکلام رسوله لان الله یعطی الاجر علی مقدار نیة صاحبها وهی۔ ویشف
صدور قوم مومنین قل هو للذین امنوا هدی وشفاء وشفاء لما فی الصدور وننزل من

القرآن ما هو شفاء و رحمة للمومنین یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء
للناس واذا مرضت فهو یشفین ۔ وقد مرض ولد لبعض الصالحین بالحمی فاعیا الاطباء
داؤہ فرأی ابوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی النوم فشکا الیہ مرض ولدہ فقال لہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این انت من آیات الشفاء فکتبها لہ ابوہ فی اناء وسقاها الولد فبرئ
فی الحین نسالہ سبحانہ وتعالی الشفاء لنا ولکم من هول الدارین بجاہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنة عرشہ ومداد کلماتہ انتهی میں کہتا ہوں کہ یہ
حکایت مرض ولد کی قشیری سے ماثور ہے اور ذکر ان آیات کا بیشتر ہو چکا مجھکو بھی تجربہ
انکا شفائے مریض میں حاصل ہو چکا ہے وللہ الحمد

برای استحصال خیرات دارین

اسمائے الٰہی مفصلہ ذیل کو کہ بیس نام مبارک ہیں اپنا ورد روزانہ مقرر کریں یا اللہ یا سمیع یا علیم
یا سریع یا واسع یا عدل یا علی یا عظیم یا متعال یا عزیز یا غفور یا باعث یا فعال یا رافع
یا معید یا معبود یا مانع یا نافع یا جامع یا بدیع سنوسی کہتے ہیں ومن الذخائر النفیسة ان
من ذکر هذہ الاسماء کل یوم عند طلوع الفجر سبعا وسبعین مرة وکانت من حملة وردہ رای
برکتها من الخیرات فی دینہ ودنیاہ ونفسہ اشیاء عجیبة حتی لا تکاد همتہ تتعلق
باحد من الخلق وسخر اللہ لہ الخلق بحسب همتہ وهی عشرون اسما وهو عجیب انتهی ۔

برای رویت حبیب زندہ یا مردہ

پاک لباس سفید و فراش پاک پر علیحدہ اہل خانہ سے سونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے
رکعت اولی میں بعد فاتحہ سورۂ والشمس وضحاها سات بار دوسری رکعت میں بعد فاتحہ
واللیل اذا یغشی سات بار پھر سلام پھیر کر بقدر طاقت درود پڑھے اور یہ خاتم لکھکر نیچے سر کے

ال م ص
الم ص ا
م ص ال
ص ال م

رکھ کے سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہوگی وہ ظاہر ہوگا خاتم یہ ہے ...
اور اگر یہ مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ
یا اس سے کچھ سوال کرنا چاہے تو وقت خواب کے وضو کرکے جامۂ پاک پہن کر
فراش طاہر پر روبقبلہ جانب یمین پر آرام کرے اور سات بار والشمس وضحها اور سات
بار واللیل اذا یغشی اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ پڑھے پھر کہے اللهم ارنی فی
منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابة
دعوتی اگر پہلی رات کچھ دیکھے تو فبہا ورنہ دوسری تیسری ساتویں رات تک ضرور ہی کچھ
معلوم ہوگا اگر کچھ بھی نظر نہ آیا تو جان لینا چاہیے کہ عمل میں کچھ فرق پڑا سنوسی کہتے ہیں انہ مجرب صحیح

برای زیادت عمر و وقایت از سوء خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق

صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کہا کریں سبحان اللہ ملء المیزان ومبلغ العلم ومنتهی الرضوان وزنة العرش

حفیظہ

جو شخص اسکو سات بار سفر میں کہکر ہاتھ سے ہر چہار طرف اشارہ کریگا وہ ہر برائی سے محفوظ رہیگا اگر سامان
وصندوق میں اسکو لکھکر رکھدیگا تو چوری سے امن میں رہیگا اللہ حفیظ لطیف قدیم ازلی حی قیوم لا ینام

برای تسلی از زن غیر میسر

جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہو اور اس سے نکاح کرنے پر قدرت نہ ہو سکے اور یہ چاہے کہ
اس سے متسلی ہو اور اسکو بھول جائے تو ان حروف کو ہتھیلی پر لکھکر نہار منہ چاٹ لے یا برتن میں
لکھکر پی لے تین دن اسطرح کرے اسکو بھول جائیگا اب ق ال دو ل در ک م پھر آیت پڑھے الیوم
ننساکم کما نسیتم لقاء یومکم هذا ونسی ما قدمت یداہ ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد لہ
عزما کذلک ینسی فلان بن فلانة کذا وکذا انشاء اللہ تعالی پھر خطرہ اسکا دل میں نہ آئیگا مجرب ہے

برای زوال حب

جس شخص پر غلبہ شہوات جسمانیہ کا ہو وہ ایک ظرف نظیف میں ہر وہ نام اللہ تعالی کا جسمیں حرف یار تحتانیہ منجملہ اسمار حسنے کے آیا ہے جیسے حلیم قدیر علیم علی عظیم رحیم عزیز کریم لکھکر نہار موغر سات دن تک پی لی اسکر دل میں جوش محبت باذن خدا سرد پڑ جائیگا۔

برای انجاح حاجت

جب واسطی کسی کام کے کسی کے پاس جائے تو راہ میں یہ آیت پڑہتا جای اللہ تعالی اس حاجت کو آسان کردیگا ولما دخلوا من حیث امرھم ابوھم ما کان یغنی عنھم من اللہ من شیٔ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا اسکو سات بار پڑھے

برای حفظ ودیعت ومتاع

جب چور اور ہر موذی سے بچانا اپنی سامان کا منظور ہو تو بسم اللہ الخ لکھکر یہ دعا اسمیں رکھدی باذن خداوہ ودائع وامتعہ سارق ولص و ہر موذی سی محفوظ رہینگے یا حفیظ لا ینسے ویا من نعمہ لا یحصے ویا من لہ العروۃ الوثقی ویا من لہ العزۃ والثنا یا من لہ الاسماء الحسنے احفظ کذا وکذا بما حفظت بہ الارض والسماء الحجات ظہری فی حفظ ذلك الی الحی القیوم فانك قلت وقولك الحق فی کتابك المنزل انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم انتھی

برای صلح بین الزوجین

اس آیت کو لکھدی وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما وقولہ یصلح لکم اعمالکم وقولہ وان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا فلا جناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحا والصلح خیر وقولہ عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ

برای تسہیل ولادت

ایک پاک برتن مین یہ آیات لکھی کانھم یوم یرون ما لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا وقولہ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیٔ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ اذا السماء انشقت واذنت لربھا وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیھا وتخلت پہر اسکو پانی سے محو کرکے پلادے اور کچھ پانی شکم وناف پر چھڑک دی باذن خدا جلد بچہ پیدا ہو جائیگا اسی طرح لٹکانا شب یمانی کا بائین ران پر سرعت ولادت کی لیے بحکم خدا نافع ہے

ایضا برای تسہیل ولادت

د	ط	ب
ج	ه	ز
ح	ا	و

ان کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھکر عورت کے باندہ دے اسکو بعض اہل علم نے مجرب صحیح کہا ہے مجھکو اسمیں فقط اتنا تامل ہوا کرتا ہے کہ ان حروف میں کوئی امر خلاف شرع نہو اسلیے کہ نہ معنی انکے معلوم ہیں اور نہ الفاظ مفہوم لکن اس بنیاد پر کہ یہ عمل ان علما عاملین کا ہے جو شرک وبدعت سی ظاہرا بمراحل دور تھی امید ہوتی ہے کہ موافق حق ہوں وقد جرب وصح باذن اللہ تعالی واللہ اعلم ولہذا اس رسالی میں حروف واعداد واوفاق کا ذکر کرنا یک قلم موقوف رکھا ہے اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات متضمنہ توحید خالص کو الفاظ شائع سی اختیار کیا ہے

برای تپ

بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانۃ من کل ما یعرض لہ باذن اللہ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم فارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین او کالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا الی قولہ قدیر اسکو لکھکر گلے میں محموم کی لٹکا دی انشاء اللہ تعالی صحت ہو جاویگی

برائے دفع جن

اس آیت شریف کو لکھکر مجنون پر لٹکادی باذن خدا جن بھاگ جائیگا لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم ۝ قل اوحي الي تا شططا ۝

برای دفع وسوسۂ شیطان

جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان وسواس شیطان کے حائل ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے یا الله الرقيب الحفيظ الرؤف الرحيم يا الله الحي الحليم العظيم الرؤف الكريم يا الله الحي القيوم القائم على كل نفس بما كسبت حل بيني وبين عدوك وبالله التوفيق وصلى الله على سيدنا محمد عدد ما احاط به علمك واحصاه كتابك هذا آخر ما ذكره السنوسي رح

فصل بیان میں اذکار وادعیۂ ماثورہ کے کتاب عدۃ الحصن الحصین سے بروایات مرفوعۂ صحیحہ۔ اللهم حققنا بذلك

دعای صبح وشام

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ۳ بار بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شئ في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم ۳ بار اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق ۳ بار قل هو الله احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ۳ بار اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيى وبك نموت واليك النشور وقت شب کے اليك المصير کہے اللهم اني اسالك العفو والعافية في ديني ودنياي واهلي ومالي اللهم استر عوراتي وآمن روعاتي اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتي ۷ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و

له الحمد وهو على كل شئ قدير ۱۰ بار یا سو بار یا دو سو بار پڑھے رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا ۳ بار يا حي يا قيوم برحمتك استغيث اصلح لي شاني كله ولا تكلني الى نفسي طرفة عين اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علي وابوء بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم ۷ بار سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ۰ بار سبحان الله الحمد لله لا اله الا الله الله اكبر سو بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر لا اله الا الله وحده لا اله الا الله ولا شريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله ہر سہ قل سوای کافرون رات کو تین بار پڑھکر دم کرکے ساری بدن پر ہاتھ پھیری اور آیۃ الکرسی مع تسبیح فاطمہ پڑھے استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه ۳ بار سوتی وقت فاتحہ وسورہ اخلاص وکافرون پڑھکر سوئی جب جاگے کہے الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور بستر پر کروٹ لی تو کہے لا اله الا الله الواحد القهار رب السموت والارض وما بينهما العزيز الغفار دعا ان کلمات کے ساتھ مانگے لا اله الا الله تا قدير ولا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله يا ذا الجلال والاكرام يا ارحم الراحمين لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين اسم اعظم الله لا اله الا هو الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد اللهم احسن عاقبتنا في الامور كلها واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة

ادعیۂ بلا قید صبح وشام

برای ہم وغم وحزن لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب العرش الكريم توكلت على الحي الذي لا يموت والحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا يا حي يا قيوم برحمتك استغيث اللهم رب جبرئيل وميكائيل

واسرافیل وآل ابراهیم واسمٰعیل واسحٰق عافنی ولا تسلطن احدا من خلقك علی بشیء لا طاقة لي به

اللّٰهم اکفنی بحلالك عن حرامك واغننی بفضلك عمن سواك سبحان الله وبحمده عدد خلقه و

رضا نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته اللّٰهم اغفر للمؤمنین والمؤمنات اللّٰهم انا نعوذ بك من

جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء اللّٰهم انی اسألك المعافاة والعافیة

فی الدنیا والاخرة اللّٰهم اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ٥

ختم حصن حصین

شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی رح متوفی ۸۳۳ھ کو تیمور لنگ نی بلایا تھا وہ بھاگ کر اس کتاب کے ساتھ متحصن ہوگئے حضرتؐ کو خواب میں بجانب دست راست بیٹھا دیکھا فرمایا تو کیا چاہتا ہے عرض کیا میری اور مسلمانوں کی لیے دعا کیجیے حضرتؐ نی ہاتھ اٹھا کر دعا کر کے ہاتھ موںہ پر پھیرا شب پنجشنبہ کو یہ واقعہ ہوا شب یکشنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نی اس کتاب کی برکت سی تفریج کرب مسلمین فرمائی ۷۹۱ھ میں اس تالیف سی وہ فارغ ہوئے تھے دمشق ہر طرف سی حصار سخت میں تھا دروازی شہر کی پتھروں سے چن دیے گئے تھے رسد آب و دانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان ومال پر خوف تھا ہاتھ واسطے دعا کے طرف آسمان کے مرفوع تھے اور ظاہر شہر کو آگ لگا کر جلا دیا تھا اور خلق کو لوٹ چکے تھے اس کتاب کی برکت سے وہ بلا دور ہوئی کسی نی خوب کہا ہے ؎ اِن نابك الامر المهول + اذکر اله العالمینا واذا بغی باغ علیك + فذ وبك الحصن الحصینا + یہ کتاب تالیف کی دن سے اس دم تک شرقا و غربا وظیفہ اہل علم میں ہے اسکی تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اسکی دعوت کا بعض علمائے راسخین سے اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع سے پہلے حضرت کے عہد و صبیح شب یکشنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع کر کے روز یکشنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوے پہلے دن اول کتاب سے کیفیت صلوٰۃ تک پڑھے دوسرے دن وہاں سے تا آخر الفاظ یا کوہ ثمرۃ تیسری دن

فصل الادعیة التی ھی غیر مخصوصة تک چوتھی دن تا آخر کتاب پھر اول کتاب سے شروع کرے اور ہر چار دن میں پورا کرے حصص مذکورہ پر خواہ یہ ختم ایک بار کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ اتم ہے اجابت میں لیکن ساتھ حضور دل اور یقین اجابت کی اور حروف علامات کو انہیں حرکات سے جو اسامی اصلیہ میں واقع ہوئے ہیں پڑھے حال اس کتاب کے شروح کا اتحاف النبلاء میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری رح نے کیا ہے اور اسکا نام عدۃ الحصن الحصین رکھا ہے اسمیں التزام روایات صحیحہ قویہ کا کیا ہے فی الحال وہ ملخص حسب فرمایش میری طبع ہونیوالی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل کتاب کا نہو سکے تو پھر اسی ملخص پر اکتفا کرے انشاء اللہ تعالیٰ منافع بیشمار اور رفع کرب وبلایا میں اثر عظیم پائیگا میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور ٹوٹنے کو تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا وہ بھی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ نے مجھکو صحیح سالم مکہ معظمہ پونہچا دیا ولله الحمد والمنة

دلائل الخیرات

یہ کتاب ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رح کے صیغہای صلوٰۃ میں تالیف ہے اور اہل علم میں متداول اگرچہ بعض محققین نی اسکے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہے لیکن اکثر لوگ اسکی اجازت شیوخ سے لیتے ہیں اور ایک ہفتہ میں اسکا وظیفہ ختم کرتے ہیں مولف رح نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے انکے ہاتھ پر توبہ کی تھی انکی کرامات مشہور ہیں شارح دلائل محمد مہدی لکھا ہے وکان واقفا عند حدود الله عاملا بکتاب الله وسنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم توفی مسموما فی صلوٰۃ الصبح اما فی السجدة الثانیة من الرکعة الاولی او فی السجدة الاولی من الرکعة الثانیة سادس عشر ربیع الاول عام سبعین وثمانمائة ثم بعد سبع وسبعین سنة من موته نقل من سوس الی مراکش فدفنوه بریاض العروس منها ولما اخرجوه من قبره لیوجد وجدوه کهیئته یوم دفن اثر تسبیح علی الارض ولم یغیر طول الزمان من احواله شیئا واثر الحلق من شعر راسه ولحیته ظاهر کحالة یوم موته

قریب عہد بالحلق وقبرہ بمراکش علیہ جلالۃ عظیمۃ ومہابۃ کبیرۃ وسطوۃ ظاہرۃ والناس یزدحمون علیہ
ویکثرون من قراءۃ دلائل الخیرات عندہ وثبت ان رائحۃ المسک یوجد من قبرہ من کثرۃ صلوتہ
علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وطریقتہ شاذلیۃ ولکلام کثیر فی الطریق انتہی ملخصا من شرحہ المسمی
مطالع المسرات ہکذا وجدت بخط سیدی الوالد المرحوم حسن بن علی الحسینی البخاری القنوجی
رحمہم اللہ تعالی والد مغفور کو اجازت اس کتاب کی شیخ عبدالحق بن فضل اللہ سے حاصل تھی اس
قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں جیسے جواہر مضیئہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت وقبول میں
یہ کتاب مشار الیہ ہے اسمیں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قراءت افضل واکمل ہے صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ
انشاء صیغ صحیحۃ المعانی فصیحۃ المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہے تمام بحث اس مقام کی ہماری کتاب
نزل الابرار میں ہے مینے ایک مدت دراز تک دلائل الخیرات کو قراءت کیا تھا بعض الفاظ اس کتاب
کے ہر چند ماول ہوں لائق اسقاط کے ہیں جیسے کہ قندیل عرش اللہ ونحوہا قاری کو چاہیے کہ
عوض انکے الفاظ ماثورہ اختیار کرے تاکہ ضیق خلاف سے عافیت میں رہے وباللہ التوفیق۔

برای دفع سحر وحرز از شیطان ودزدان ودرندہا

الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناہم
ینفقون والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ہم یوقنون اولئک علی
ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات
وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بشیء
من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما وہو العلی العظیم لا اکراہ فی
الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی
لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا

اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون للہ ما
فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب
من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل آمن باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النہار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق
والامر تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد
اصلاحہا وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما
تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد للہ الذی
لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتالیات ذکرا ان الہکم لواحد رب السموات والارض وما بینہما ورب المشارق انا زینا السماء الدنیا
بزینۃ الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملا الاعلی ویقذفون من کل جانب
دحورا ولہم عذاب واصب الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب فاستفتہم اہم اشد خلقا ام
من خلقنا انا خلقناہم من طین لازب یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار
السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای آلاء ربکما تکذبان یرسل علیکما شواظ
من نار ونحاس فلا تنتصران لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ
وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم

هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما
يشركون هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز
الحكيم قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به ولن
نشرك بربنا احدا وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا

تمت

اس رسالے میں باب اول سے تا آخر باب پنجم جو آیات وادعیہ واعمال لکھے گئے ہیں صورت انکی اجازت
کی رسالہ نویس کو اس طرح پر ہے کہ آیات کتاب عزیز واحادیث سنن مطہرہ کی لیے اعمال واستعمال
میں ضرورت اجازت کی نہیں ہے اسلیے کہ اللہ ورسول کا کلام جس مقصد وکام کی لیے عمل میں آئیگا ہمراہ
رعایت آداب وحسن اعتقاد کی اثر کامل عاجلاً وآجلاً بخشیگا مقصد الاجازت تمسک بالقرآن کی خود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بنص حدیث ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ
وسنة رسوله رواه مالك في الموطا مرسلاً ثابت ہے اور یہی حدیث اجازت استعمال واعمال
سنن پر بھی دلیل ہے بلکہ جتنے احادیث صحیحہ دربارۂ اعتصام بالکتاب والسنة آئی ہیں اور کتب حدیث
میں لکھی ہوئی ہیں وہ سب دلیل ہیں اسی اجازت پر حدیث جابر میں مرفوعاً آیا ہے خیر الحدیث
کتاب اللہ وخیر الهدی هدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ رواه مسلم اور حدیث عرباض بن
ساریہ میں فرمایا ہے فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ
الحدیث رواه احمد واهل السنن الا النسائی یہ نص ہے تمسک بالسنة پر اور اجازت عامہ ہے عمل
بالحدیث پر اور حدیث ابراہیم عذری میں ارشاد کیا ہے یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون
عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین رواه البیهقی فی کتاب المدخل مرسلاً
اس حدیث میں حاملان علم قرآن وحدیث کو عدول ٹھیرایا ہے اور نشان انکی عدل کا یہ فرمایا کہ وہ

نافی تحریف وانتحال وتاویل ہیں پس جس عالم میں یہ وصف موجود ہوگا وہ زبان نبوت پر عدل ٹھیرا
ہے اور جب وہ عادل ٹھیرا تو اسکا عمل سراپا اثر ونصفت ہوگا وللہ الحمد اب حاصل قرآن وحدیث
پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت کی نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت
یا تاثیر جس کلمے کی حدیث میں آئی ہے اسکے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے یا لکھنے میں وہ اثر ہر دم
موجود ہوتا ہے اور ہمکو حکم ہے کہ جو بات ہمکو حضرت سے پہنچی ہم اسکو دوسری تک اسی طرح بلا کم وبیش
پہونچا دیں چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے نضر اللہ عبداً سمع مقالتی فحفظها ووعاها واداها
فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه الخ رواه الشافعی والبیهقی فی المدخل و
رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی عن زید بن ثابت دوسرے لفظ انکے یہ ہیں نضر اللہ
امرأ سمع منا شیئاً فبلغه کما سمعه فرب مبلغ اوعی له من سامع رواه الترمذی وابن ماجة ورواه الدارمی
عن ابی الدرداء ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ امر شامل ہے ہر امر ونہی وموعظت وذکر ودعا
وعمل کو ولهذا حدیث ابن عمرو میں آیا ہے بلغوا عنی ولو آیة رواه البخاری اور جو شخص کسی کو کسی طرح کا نفع
پہنچائے اسکو خیر الناس کہا ہے اسلیے جو فوائد ومنافع دار فانی ودار آخرت کے آیات واحادیث سے
صحیح وثابت ہوئی ہیں انکو اس جگہ لکھا گیا اور بجا آوری ابلاغ کی عمل میں آئی ہے ولو تیر از گنج مقصود نشان
گرماند رسیدیم تو باری برسی + علاوہ اسکی علمای محدثین میں اتصال سند واجازت کتب سنن بطریقہ حدیثیا
وحدیثاً مروج رہا تو یہ ہے مجھکو اجازت کتب صحاح وسنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل اس
اجمال کی کتاب سلسلة العسجد میں لکھی گئی ہے باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقہ سے اس جگہ نقل کیے گئے ہیں منجملہ
انکی ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری کی
ہے انھوں نے یہ تجرید ۸۹۳ ہجری میں لکھی ہے شرجی اسانید علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سند کتاب
سنن ابی داؤد وجامع ترمذی ونسائی وابن ماجہ وشفا قاضی عیاض وسلاح المؤمن ومشکوة المصابیح واحیاء العلوم

وغیرہ ذلک میں نام انکا ضمن سند میں آتا ہی اسلیے یہ اعمال جو انکی کتاب سے لکھی ہیں داخل دائرۂ اجازت ہیں اور جو
اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں انکی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہی اور وہ اعمال جو
مرزا مظہر جانجاناں سے نقل کیے گئے ہیں وہ غالبًا موافق قول جمیل یا موافق بعض احادیث ہیں الا ماشاء اللہ تعالی اور جو
دو ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کیے ہیں انکی اجازت مجھکو نہیں ہی لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار
اخذ کی مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہوسکتے ہیں اور جس صورت میں کہ تعامل اعمال کتاب و سنت کا بلا اجازت خاصہ
جائز ہے تو اعمال وعزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہی گو اجازت نہو ہاں اتنی بات درکار ہی کہ شیخ کا مجربہ معلوم
ہو اور طریقہ مقررہ پر وہ عزیمت عمل میں لائی جاوے ورنہ جب احتیاط و رعایت آداب کی طرف سے عازم و
معمول لہ کی نہیں ہوتی ہی تو پھر عمل کتاب و سنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ قصور اپنی طرف کا ہی نہ دوسرے کی
طرف کا اس رسالے میں جسقدر اعمال لکھے گئے ہیں غالبًا وہ مجربات ہیں قدماء علماء و مشائخ نے انکا تجربہ کیا ہی اور بعض کا
تجربہ مجھکو بھی حاصل ہوا ہی اور ایسے اعمال جنکے تجربے کا حال معلوم نہیں ہی وہ ایک فن میں ہی نہیں آسکتے
ہیں اسلیے انکا ذکر ترک کر دیا ہی طرح وہ تعاویذ و تعالیق و اوفاق وعزائم جنکی صورت شرعی موافق
ظاہر سنت کی نہیں تھی گو نفس الامر میں جائز العمل و دافع الخلل ہوں انکو بھی چھوڑ دیا ہی اصح الصحیح و
النفس نفیس و روح الروح کو اس جگہ ضبط کیا ہی میں ان ادعیہ و اعمال کی اجازت خاصہ اپنی اولاد
و احفاد کو ذکرانًا و اناثًا دیتا ہوں کہ وہ اوقات حاجات میں ان اعمال کو اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے
ضرور عمل میں لایا کریں اور جب کسی مسلمان کو طرف انکی حاجت ہو اسکے لیے یہ عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس
من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و قیمت سمجھیں انشاء اللہ تعالی برکات و منافع عجائب انکو ظاہر ہونگی
وباللہ التوفیق وهو المستعان وخیر رفیق و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی
خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین روز یکشنبہ وقت نیم روز ایک ہفتہ کے اندر یہ رسالہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۰۵ ہجری
کو ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی ع ان ختم اللہ بغفرانہ فکل ما لاقیتہ سہل * تمت

